Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 65

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian

شمارہ 40

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

4 محرم 1438 ہجری قمری 6 اخاء 1395 ہجری شمسی 6 اکتوبر 2016ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور انور نے 30 ستمبر 2016 کو مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ) میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیشگوئی موجود ہے

جو شخص خدا اور رسول کے بیان کو نہیں مانتا اور قرآن کی تکذیب کرتا ہے اور عمدًا خدا تعالیٰ کے نشانوں کو ردّ کرتا ہے اور مجھ کو باوجود صدہا نشانوں کے مُفتری ٹھیراتا ہے تو وہ مومن کیونکر ہوسکتا ہے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

سوال (٦): حضور عالی نے ہزاروں جگہ تحریر فرمایا ہے کہ کلمہ گو اور اہل قبلہ کو کافر کہنا کسی طرح صحیح نہیں ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ علاوہ اُن مومنوں کے جو آپ کی تکفیر کر کے کافر بن جائیں صرف آپ کے نہ ماننے سے کوئی کافر نہیں ہوسکتا۔ لیکن عبدالحکیم خان کو آپ لکھتے ہیں کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اُس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔ اِس بیان اور پہلی کتابوں کے بیان میں تناقض ہے۔ یعنی پہلے آپ تریاق القلوب وغیرہ میں لکھ چکے ہیں کہ میرے نہ ماننے سے کوئی کافر نہیں ہوتا اور اب آپ لکھتے ہیں کہ میرے انکار سے کافر ہو جاتا ہے۔

الجواب: یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے کیونکہ جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ اِسی وجہ سے نہیں مانتا کہ وہ مجھے مُفتری قرار دیتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا پر افترا کرنے والا سب کافروں سے بڑھ کر کافر ہے جیسا کہ فرماتا ہے فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوۡ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ (یونس:18) یعنی بڑے کافر دو ہی ہیں ایک خدا پر افترا کرنے والا۔[1] دوسرا خدا کی کلام کی تکذیب کرنے والا۔ پس جبکہ میں نے ایک مکذب کے نزدیک خدا پر افترا کیا ہے۔ اس صورت میں نہ میں صرف کافر بلکہ بڑا کافر ہوا، اور اگر میں مُفتری نہیں تو بلاشُبہ وہ کفر اُس پر پڑے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اِس آیت میں خود فرمایا ہے۔ علاوہ اِس کے جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیشگوئی موجود ہے۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ آخری زمانہ میں میری اُمت میں سے ہی مسیح موعود آئے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی خبر دی تھی کہ میں معراج کی رات میں مسیح ابن مریم کو اُن نبیوں میں دیکھ آیا ہوں جو اِس دنیا سے گذر گئے ہیں اور یحییٰ شہید کے پاس دوسرے آسمان میں اُن کو دیکھا ہے اور خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں خبر دی کہ مسیح ابن مریم فوت ہوگیا ہے اور خدا نے میری سچائی کی گواہی کے لئے تین لاکھ سے زیادہ آسمانی نشان ظاہر کئے اور آسمان پر کسوف خسوف رمضان میں ہوا۔ اب جو شخص خدا اور رسول کے بیان کو نہیں مانتا اور قرآن کی تکذیب کرتا ہے اور عمدًا خدا تعالیٰ کے نشانوں کو ردّ کرتا ہے اور مجھ کو باوجود صدہا نشانوں کے مُفتری ٹھیراتا ہے تو وہ مومن کیونکر ہوسکتا ہے اور اگر وہ مومن ہے تو میں بوجہ افترا کرنے کے کافر ٹھیرا کیونکہ میں اُن کی نظر میں مفتری ہوں اور اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ قَالَتِ الۡاَعۡرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلۡ لَّمۡ تُؤۡمِنُوۡا وَلٰکِنۡ قُوۡلُوۡۤا اَسۡلَمۡنَا وَلَمَّا یَدۡخُلِ الۡاِیۡمَانُ فِیۡ قُلُوۡبِکُمۡ (الحجرات:15) یعنی عرب کے دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔ اُن سے کہہ دو کہ تم ایمان نہیں لائے۔ ہاں یوں کہو کہ ہم نے اطاعت اختیار کر لی ہے اور ایمان ابھی تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ پس جبکہ خدا اطاعت کرنے والوں کا نام مومن نہیں رکھتا۔ پھر وہ لوگ خدا کے نزدیک کیونکر مومن ہو سکتے ہیں جو کھلے کھلے طور پر خدا کے کلام کی تکذیب کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے ہزارہا نشان دیکھ کر جو زمین اور آسمان میں ظاہر ہوئے پھر بھی میری تکذیب سے باز نہیں آتے۔ وہ خود اس بات کا اقرار رکھتے ہیں کہ اگر میں مفتری نہیں اور مومن ہوں تو اس صورت میں وہ میری تکذیب اور تکفیر کے بعد کافر ہوئے اور مجھے کافر ٹھیرا کر اپنے کفر پر مہر لگا دی۔ یہ ایک شریعت کا مسئلہ ہے کہ مومن کو کافر کہنے والا آخر کافر ہو جاتا ہے۔ پھر جب کہ قریباً دو سو مولوی نے مجھے کافر ٹھیرایا اور میرے پر کُفر کا فتویٰ لکھا گیا اور انہیں کے فتویٰ سے یہ بات ثابت ہے کہ مومن کو کافر کہنے والا کافر ہو جاتا ہے اور کافر کو مومن کہنے والا بھی کافر ہو جاتا ہے۔ تو اب اِس بات کا سہل علاج ہے کہ اگر دوسرے لوگوں میں تخم دیانت اور ایمان ہے اور وہ منافق نہیں ہیں تو اُن کو چاہئے کہ ان مولویوں کے بارے میں ایک لمبا اشتہار ہر ایک مولوی کے نام کی تصریح سے شائع کر دیں کہ یہ سب کافر ہیں کیونکہ انہوں نے ایک مسلمان کو کافر بنایا۔ تب میں اُن کو مسلمان سمجھ لوں گا۔ بشرطیکہ اُن میں کوئی نفاق کا شبہ نہ پایا جاوے اور خدا کے کُھلے کُھلے معجزات کے مکذب نہ ہوں۔ ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ الۡمُنٰفِقِیۡنَ فِی الدَّرۡکِ الۡاَسۡفَلِ مِنَ النَّارِ (النسا:146) یعنی منافق دوزخ کے نیچے کے طبقے میں ڈالے جائیں گے اور حدیث شریف میں یہ بھی ہے کہ مَا زَنَا زَانٍ وَ ھُوَ مُؤۡمِنٌ وَمَا سَرَقَ سَارِقٌ وَھُوَ مُؤۡمِنٌ[2] یعنی کوئی زانی زنا کی حالت میں اور کوئی چور چوری کی حالت میں مومن نہیں ہوتا۔ پھر منافق نفاق کی حالت میں کیونکر مومن ہوسکتا ہے۔ اگر یہ مسئلہ صحیح نہیں ہے کہ کسی کو کافر کہنے سے انسان خود کافر ہو جاتا ہے تو اپنے مولویوں کا فتویٰ مجھے دکھلا دیں میں قبول کر لوں گا اور اگر کافر ہو جاتا ہے تو دو سو مولوی کے کفر کی نسبت نام بنام ایک اشتہار شائع کر دیں۔ بعد اس کے حرام ہوگا کہ میں اُن کے اسلام میں شک کروں بشرطیکہ کوئی نفاق کی سیرت اُن میں نہ پائی جائے۔[3]

---

[1] ظالم سے مُراد اِس جگہ کافر ہے۔ اِس پر قرینہ یہ ہے کہ مُفتری کے مقابل پر مکذّب کتاب اللہ کو ظالم ٹھہرایا ہے اور بلاشبہ وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے کلام کی تکذیب کرتا ہے کافر ہے۔ سو جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ مجھے مفتری قرار دے کر مجھے کافر ٹھہراتا ہے۔ اِس لئے میری تکفیر کی وجہ سے آپ کافر بنتا ہے۔ منہ

[2] صحیح بخاری میں اسی معنی کی روایت اس طرح مذکور ہے لَا یَزۡنِی الزَّانِی حِیۡنَ یَزۡنِیۡ وَھُوَ مُؤۡمِنٌ وَلَا یَسۡرِقُ حِیۡنَ یَسۡرِقُ وَھُوَ مُؤۡمِنٌ۔

[3] جیسا کہ میں نے بیان کیا کافر کو مومن قرار دینے سے انسان کافر ہو جاتا ہے کیونکہ جو شخص درحقیقت کافر ہے وہ اُس کے کفر کی نفی کرتا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ جس قدر لوگ میرے پر ایمان نہیں لاتے وہ سب کے سب ایسے ہیں کہ اُن تمام لوگوں کو وہ مومن جانتے ہیں جنہوں نے مجھ کو کافر ٹھہرایا ہے پس میں اب بھی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتا لیکن جن میں خود اُنہیں کے ہاتھ سے ان کی وجہ کفر کی پیدا ہوگئی ان کو کیونکر مومن کہہ سکتا ہوں۔ منہ

(روحانی خزائن، جلد 22، حقیقۃ الوحی، صفحہ 167 تا 169)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر: نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

قسط ۲

حضور کی mta سے استفادہ کی تلقین

”خلافت کی اطاعت اور خلیفہ کی ہدایات کی تعمیل کا اہم ذریعہ ہے ایم ٹی اے“

گزشتہ چند شماروں سے ہم ایم ٹی اے کی اہمیت و افادیت سے متعلق سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات پیش کررہے ہیں۔ حضور ہر فردِ جماعت کو ایم ٹی اے سے وابستہ ہونے کی بار بار تلقین فرمارہے ہیں کہ یہ خلافت سے وابستگی، خلافت کی اطاعت اور خلیفہ وقت کی ہدایات کی تعمیل کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور انور کے چند ارشادات پیش ہیں۔

میرے خطبات جمعہ اور اہم مواقع پر کی گئی تقاریر کو غور سے سنیں اس کے نتیجہ میں خلافت کے بابرکت نظام کے ساتھ آپ کا تعلق مضبوط ہوگا

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :

مَیں اس بات کی طرف بھی آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ میرے خطبات جمعہ اور اہم مواقع پر کی گئی تقاریر کو غور سے سنیں۔ اس کے نتیجہ میں خلافت کے بابرکت نظام کے ساتھ آپ کا تعلق مضبوط ہوگا۔ نیز اپنے بچوں اور نسلوں کو بھی خلافت کی عظیم الشان برکات سے آگاہ کرتے رہیں کہ وہ بھی ہمیشہ خلیفۂ وقت کے باوفا اور اطاعت گزار بننے والے ہوں۔ یاد رکھیں کہ آج غلبہ اسلام کا فریضہ اور اس کی تکمیل نظام خلافت کے ساتھ وابستہ ہوچکی ہے۔ اس لئے مقدّس نظام خلافت کے ساتھ خود بھی اور اپنی نسلوں کو بھی وابستہ رکھنے کی جدّ وجہد کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(جلسہ سالانہ گوئٹے مالا (جنوبی امریکہ) منعقدہ دسمبر 2014 کیلئے حضور ایدہ اللہ کا پیغام، الفضل لندن 23 جنوری 2015، صفحہ 15، کالم 3)

......☆......☆......☆......☆......

مَیں آپ پر زور دیتا ہوں کہ باقاعدگی سے میرے خطبات جمعہ، دیگر خطابات اور تقاریر سننے کی عادت ڈالیں

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :

مَیں آپ پر زور دیتا ہوں کہ باقاعدگی سے میرے خطبات جمعہ، دیگر خطابات اور تقاریر سننے کی عادت ڈالیں۔ اس طرح آپ کا بابرکت نظامِ خلافت سے رشتہ مضبوط ہوگا۔ آپ کو اپنے بچوں کو بھی خلافت کی مخصوص برکات سے متعلق بتانا چاہئے اور انہیں تلقین کرنی چاہئے کہ وہ ہمیشہ خلیفۂ وقت کے وفا شعار اور مخلص خدام میں شامل رہیں۔ آج تبلیغ اسلام کی عظیم ترین خدمت صرف خلافت احمدیہ کے نظام کے ساتھ منسلک ہوکر ہی بجالائی جاسکتی ہے۔ اس لئے آپ کو ہمیشہ اس بابرکت نظام کے ساتھ منسلک رہنا چاہئے اور اس بات کا یقین کرلینا چاہئے کہ آپ اور آپ کی آئندہ نسلیں ہمیشہ خلافت احمدیہ کی بابرکت رہنمائی اور سایہ تلے پروان چڑھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(جلسہ سالانہ نائیجیریا منعقدہ دسمبر 2014 کیلئے حضور ایدہ اللہ کا پیغام، بحوالہ الفضل لندن 20 فروری 2015، صفحہ 14، کالم 4)

......☆......☆......☆......☆......

مَیں آپ کو تلقین کرتا ہوں کہ میرے خطبات جمعہ اور دیگر خطابات کو باقاعدگی سے سنا کریں

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :

مَیں آپ کو تلقین کرتا ہوں کہ میرے خطبات جمعہ اور دیگر خطابات کو باقاعدگی سے سنا کریں۔ اس سے آپ کا خلافت سے مضبوط تعلق قائم ہوگا۔ آج اسلام کی نشاۃ ثانیہ صرف اور صرف خلافت کے نظام سے چمٹنے سے ہی ممکن ہے۔ (جلسہ سالانہ تنزانیہ منعقدہ ستمبر 2014 کیلئے حضور ایدہ اللہ کا پیغام، بحوالہ الفضل لندن 13 فروری 2015، صفحہ 20)

......☆......☆......☆......☆......

خلافت کی اطاعت اور خلیفۂ وقت کی ہدایات کی تعمیل کا ایک بہت اہم ذریعہ ایم ٹی اے ہے اِسلئے آپ جہاں کہیں ہوں آپ کو ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے کہ میرا ہر خطبہ ضرور سنیں

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :

آپ میں یہ کامل اور غیر متزلزل اور ہر شک و شبہ سے پاک یقین ہونا چاہئے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق سچی اور حقیقی خلافت کا نظام قائم کیا جاچکا ہے جس کی کامل اطاعت اور پیروی آپ پر فرض ہے۔ خلافت کی اطاعت اور خلیفۂ وقت کی ہدایات کی تعمیل کا ایک بہت اہم ذریعہ اللہ تعالیٰ کے ایک عظیم فضل واحسان کی صورت میں قائم کیا ہوا ذریعہ ہے۔ اور وہ ایم ٹی اے ہے۔ اس لئے آپ جہاں کہیں ہوں آپ کو ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے کہ میرا ہر خطبہ ضرور سنیں خواہ وہ کسی بھی ذریعہ سے ہو۔ چاہے وہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ ہو، Laptop کے ذریعہ ہو یا آپ کے موبائل فون کے ذریعہ ہو۔ اِس دَور میں کوئی بھی یہ جائز عذر نہیں کرسکتا کہ وہ پیغام یا تعلیمات کو موصول کرنے سے قاصر رہا ہے۔ نشر واشاعت کے جدید وسائل کی بدولت اب ہر چیز تک رسائی بآسانی اور فوراً ایک بٹن کے دبانے سے ممکن ہوچکی ہے۔ اس لئے جہاں تک میرے خطبات کا تعلق ہے ان تک بھی آپ کی رسائی اور دسترس مختلف ذرائع سے ہوسکتی ہے۔ آپ میرے خطبات ایم ٹی اے پر سن سکتے ہیں یا اس کے علاوہ آپ ایم ٹی اے کی ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کرسکتے ہیں اور ایم ٹی اے کی on demand سروس کے ذریعہ بھی میرے خطبات کو سن سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایم ٹی اے کے کئی دوسرے پروگرامز بھی آپ کے لئے دیکھنا بہت ضروری ہیں۔ ان پروگراموں کے ذریعہ آپ کا دینی علم بڑھے گا اور اس طرح آپ کا خلافت سے بھی تعلق پختہ اور مضبوط ہوگا۔ اپنے دینی علم کو بڑھانے کا ایک اور ذریعہ alislam ویب سائٹ بھی ہے جہاں وسیع پیمانے پر علمی مواد میسر ہے۔ آپ میں سے جو پختہ عمر کو پہنچ گئے ہیں انہیں جہاں تک بھی ممکن ہو اپنے آپ کو ان تمام مختلف وسائل اور ذرائع سے جوڑ دینے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ایسا کرتے ہوئے جہاں آپ اپنے علم کو بڑھا رہے ہوں گے وہاں آپ کو چاہئے کہ اِن ذرائع کو خلافت کے ساتھ بھی اپنے تعلق کو مضبوط کرنے کیلئے استعمال میں لائیں۔ اور اپنی اس ذمہ داری کو نبھائیں کہ آپ دین کو دنیا کی ہر چیز پر مقدم رکھیں گے۔ اس دَور میں بیشمار ایسے پروگرام ہیں جو ٹی وی، ویب سائٹس اور انٹرنیٹ وغیرہ پر دستیاب ہیں جو ایک انسان کی توجہ مسلسل اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ ان کا استعمال ایک لامتناہی کبھی نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے۔ اگر آپ یہ کہیں گے کہ ہمیں پہلے اپنے دنیاوی کاموں کو مکمل کرنا ہے اور پھر ٹی وی پر یا streaming کے ذریعہ ایم ٹی اے دیکھیں گے تو آپ کو کبھی ایم ٹی اے دیکھنے کا وقت نہیں ملے گا۔ یہ وسائل اور ذرائع آپ کے علم کو بڑھانے میں فائدہ مند ثابت ہوں گے لیکن اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کیلئے آپ کو بہرحال اپنے دین کو مقدم رکھنا ہوگا۔ اور اپنی دنیوی مصروفیات اور پروگراموں پر دین کو ترجیح دینی ہوگی۔

(جماعت احمدیہ یوکے کے نیشنل وقف نو اجتماع کے موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز خطاب کا اردو مفہوم، فرمودہ یکم مارچ 2015ء بروز اتوار بمقام طاہر ہال، بیت الفتوح، مورڈن/ بدر 1 ستمبر 2016 صفحہ 12)

......☆......☆......☆......☆......

اللہ تعالیٰ نے ہمیں mta کی سہولت سے نوازا ہے جس میں میرے خطبات باقاعدہ آتے ہیں اور دوسرے ایسے پروگرام بھی جاری رہتے ہیں جو ہماری روحانی ترقی کیلئے ضروری ہیں ہر خطبہ کا مخاطب ہر احمدی ہوتا ہے چاہے وہ دنیا کے کسی بھی حصہ میں رہتا ہو

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :

باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں mta کی سہولت سے نوازا ہوا ہے، جس میں میرے خطبات باقاعدہ آتے ہیں اور دوسرے ایسے پروگرام بھی جاری رہتے ہیں جو ہماری روحانی ترقی کے لئے ضروری ہیں، پھر بھی سو فیصد افرادِ جماعت اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور ایک خاصی تعداد مردوں، عورتوں اور نوجوانوں میں ایسے افراد کی ہے جو باقاعدگی سے خطبہ بھی نہیں سنتے۔ یا سن لیں تو یہ خیال کرتے ہیں کہ شاید جس جگہ خطبہ دیا جارہا ہے وہاں کے لوگوں کے لئے ہے۔ حالانکہ ہر خطبہ کا مخاطب ہر احمدی ہوتا ہے چاہے وہ دنیا کے کسی بھی حصہ میں رہتا ہو۔ خاص طور پر جو پرانے احمدی ہیں ان میں یہ بڑی غلط رَو پیدا ہوگئی ہے۔ نئے ہونے والے احمدیوں میں عربوں میں سے بھی لکھتے ہیں، یا جو نو مبائعین ہیں ملاقاتوں میں بتاتے ہیں کہ بعض خطبات میں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ ہمارے حالات کے متعلق آپ کہہ رہے ہیں۔ اب کچھ عرصہ سے رشین میں بھی باقاعدہ خطبہ کا ترجمہ mta سے نشر کیا جاتا ہے اور روس کے مختلف ممالک سے احمدیوں کے، جو وہاں کے مقامی احمدی ہیں، خطوط بڑی کثرت سے آنے لگ گئے ہیں کہ خطبات نے ہم پر مثبت اثر کرنا شروع کردیا ہے اور بعض اوقات تربیتی خطبات پر یوں لگتا ہے کہ جیسے خاص طور پر ہمارے حالات دیکھ کر ہمارے لئے دیئے جارہے ہیں۔ بلکہ شادی بیاہ کی رسوم پر جب میں نے خطبہ دیا تھا تو اس وقت بھی خط آئے کہ ان رسوم نے ہمیں بھی جکڑا ہوا ہے اور خطبہ نے ہمارے لئے بہت سا تربیتی سامان مہیا فرمایا ہے۔ تو جو احمدی اس جستجو میں ہوتے ہیں کہ ہم نے خلیفہ وقت کی آواز کو سننا ہے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی ہے، اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینی ہے وہ نہ صرف شوق سے خطبات سنتے ہیں بلکہ اپنے آپ کو ہی ان کا مخاطب سمجھتے ہیں لیکن جیسا کہ میں نے کہا ایک تعداد ایسی بھی ہے جو یا تو خطبات کو سنتی نہیں یا اپنے آپ کو اس کا مخاطب نہیں سمجھتی یا رسمی طور پر سن لیتی ہے۔

(خطبہ جمعہ 23/اپریل 2010، اخبار بدر یکم جولائی 2010، صفحہ 3)

......☆......☆......☆......☆......

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پر دل وجان سے عمل کرنے، حضور پُرنُور کی کامل اطاعت وفرمانبرداری اور خلافت سے کامل وابستگی کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ (منصور احمد مسرور)

خطبہ جمعہ

ہر انسان جو دنیا میں آتا ہے ایک دن اس نے اس دنیا سے رخصت ہونا ہے بلکہ کسی چیز کو بھی ہمیشگی نہیں ہے۔ بعض انتہائی بچپن میں اللہ تعالیٰ کے پاس چلے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں اپنے پاس بلا لیتا ہے۔ بعض جوانی میں، بعض بڑی عمر میں ہو کر اور بعض لوگ اپنی عمر کے انتہائی حصہ کو پہنچتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اَرْذَلِ الْعُمُر کہا ہے، جس عمر میں پہنچ کر پھر دوبارہ ان کی بچپنے کی، محتاجی کی اور بے علمی کی حالت ہو جاتی ہے۔ آخر وہ بھی اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہر تکلیف اور مشکل اور افسوس اور صدمہ کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کی دعا سکھائی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ہی ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اور جب اس دنیا سے رخصت ہونے والے کے قریبی انتہائی صبر کا مظاہرہ کرتے ہیں، یہ دعا پڑھتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ جہاں مرحوم کے درجات بلند کرتا ہے وہاں پیچھے رہنے والوں کے تسکین کے سامان بھی پیدا فرماتا ہے

عزیزم رضا سلیم (ابن مکرم سلیم ظفر صاحب) متعلّم جامعہ احمدیہ یو.کے. کی اٹلی میں ہائیکنگ کے دوران ایک حادثہ میں ناگہانی وفات

مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ حاضر

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 16 رستمبر 2016ء بمطابق 6 تبوک 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

ہر انسان جو دنیا میں آتا ہے ایک دن اس نے اس دنیا سے رخصت ہونا ہے بلکہ کسی چیز کو بھی ہمیشگی نہیں ہے۔ بعض انتہائی بچپن میں اللہ تعالیٰ کے پاس چلے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں اپنے پاس بلا لیتا ہے۔ بعض جوانی میں، بعض بڑی عمر میں ہو کر اور بعض لوگ اپنی عمر کے انتہائی حصہ کو پہنچتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اَرْذَلِ الْعُمُر کہا ہے، جس عمر میں پہنچ کر پھر دوبارہ ان کی بچپنے کی، محتاجی کی اور بے علمی کی حالت ہو جاتی ہے۔ آخر وہ بھی اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ ہر ایک کے قریبی رشتہ دار کو اپنے قریبیوں کے دنیا سے رخصت ہونے کا صدمہ ہوتا ہے چاہے وہ کسی بھی عمر میں رخصت ہوا ہو۔ لیکن بعض وجود ایسے ہوتے ہیں جن کے اس دنیا سے رخصت ہونے پر، وفات پانے پر، افسوس کرنے والوں کا دائرہ بڑا وسیع ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی ایسی پسندیدہ شخصیت نوجوانی میں اور اچانک اس دنیا سے رخصت ہو جائے تو دکھ اور افسوس بہت بڑھ جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہر تکلیف اور مشکل اور افسوس اور صدمہ کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کی دعا سکھائی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ہی ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اور جب اس دنیا سے رخصت ہونے والے کے قریبی انتہائی صبر کا مظاہرہ کرتے ہیں، یہ دعا پڑھتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ جہاں مرحوم کے درجات بلند کرتا ہے وہاں پیچھے رہنے والوں کے تسکین کے سامان بھی پیدا فرماتا ہے۔

پچھلے دنوں ہمارے ایک بہت ہی پیارے عزیز، جامعہ احمدیہ کے طالبعلم رضا سلیم کی ایک حادثے کے نتیجہ میں تئیس ((23 سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ایک عزیز نے مجھے بتایا کہ ان کے دوست اپنی اہلیہ کے ساتھ اطلاع ملنے کے دو گھنٹے کے اندر ہی مرحوم کے والدین کے پاس افسوس کے لئے گئے تو کہتے ہیں کہ میری بیوی کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب عزیز مرحوم کی والدہ نے کہا کہ وہ میرا بہت ہی پیارا بیٹا تھا لیکن اس کو بلانے والا اس سے بھی پیارا ہے۔ یہ مومنانہ شان کا وہ جواب ہے جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے والوں میں نظر آتا ہے۔ کوئی چیخنا چلّانا نہیں، ہاں افسوس ہوتا ہے۔ اس میں انسان روتا بھی ہے۔ صدمہ کی انتہائی حالت بھی ہوتی ہے۔ اور ماں سے زیادہ کس کو جوان بچے کی وفات کا احساس ہو سکتا ہے۔ اس سے زیادہ کس کو تکلیف ہو سکتی ہے۔ یا باپ سے زیادہ کس کو اپنے جوان بچے کے رخصت ہونے کا احساس ہو سکتا ہے۔ باپ کے متعلق مجھے یہی بتایا گیا کہ حادثہ کی اطلاع ملتے ہی انتہائی صدمہ کی حالت میں تھے۔ روئے بھی اور دعا بھی کر رہے ہوں گے لیکن جب صورتحال واضح ہو گئی، اور تھوڑی دیر بعد ہی جب یہ اطلاع ملی کہ وفات ہو گئی ہے تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھ کر پُرسکون ہو گئے۔ پس یہی حقیقی مومنانہ شان ہے۔ جوان بچے کی اچانک موت کو اتنی جلدی بھلایا تو نہیں جا سکتا لیکن ایک مومن اپنے درد اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو کر بیان کرتا ہے۔ روتا بھی ہے اور تسکین قلب اور مرحوم کے درجات کی بلندی کے لئے دعا بھی کرتا ہے۔

مَیں جرمنی کے سفر پر تھا۔ واپسی کا سفر اس دن شروع ہوا تھا۔ سفر شروع کرنے سے پہلے ہی مجھے اطلاع ملی کہ حادثہ ہو گیا ہے اور پھر راستے میں وفات کی اطلاع بھی ملی۔ عزیز بچے کا چہرہ بار بار میرے سامنے آتا رہا۔ دعا کی توفیق بھی ملتی رہی۔ بڑا ہی پیارا بچہ تھا۔ جامعہ یو کے (UK) کے بچے باقاعدگی سے کیونکہ مجھے ملتے رہتے ہیں اس لئے ہر ایک سے ایک ذاتی تعلق بھی ہے اور ان سے واقفیت بھی ہے۔ ملاقات کے دوران اگر میرے پاس کچھ وقت ہو تو سوال و جواب بھی کر لیتے ہیں۔ اس بچے کی آخری ملاقات جب میرے ساتھ ہوئی تو کچھ سوال اس کے ذہن میں تھے۔ اس کے جواب میں کچھ وقت لگا۔ کافی تفصیل سے میں نے اس کو بتایا۔ مجھے تو یہ اس کے والد کے کہنے پر یاد آیا کہ اس ملاقات کے بعد عزیزم رضا بڑا خوش تھا کہ آج کم و بیش پندرہ سولہ منٹ کی ملاقات میں میرے سوال کا تفصیلی جواب مجھے ملا۔ ہمیشہ اس کی آنکھوں میں خلافت کے لئے ایک خاص پیار اور چمک ہوتی تھی۔ جب عزیز جامعہ میں داخل ہوا ہے تو میرا خیال تھا کہ شاید اس کو کھیل کود میں زیادہ دلچسپی ہو اور اخلاص و وفا بھی جیسا ہر احمدی کا ہوتا ہے ویسا ہی ہو گا اور اتنی بچپن کی عمر میں تو جو بچوں کا ہوتا ہے وہی ہو گا۔ لیکن اس بچے نے میرے اندازے کو بالکل غلط ثابت کر دیا۔ پڑھائی میں بھی ہوشیار نکلا۔ بیشک کھیلوں میں دلچسپی تھی۔ اور اخلاص و وفا میں بھی بہت بڑھا ہوا تھا۔ ایک جذبہ تھا کہ خلافت اور دین کی حفاظت کے لئے مَیں ننگی تلوار بن جاؤں اور جیسا کہ بعض حالات اس کے دوستوں نے لکھے ہیں اس نے یہ کر کے بھی دکھایا۔ بیشمار لکھنے والے اس کے دوستوں نے، اس کے کلاس فیلوز نے، جامعہ کے طلباء نے، بہن بھائی اور والدین نے مجھ سے اس کی خوبیوں کا ذکر کیا۔ ایک بات تو تقریباً ہر ایک نے لکھی کہ عاجزی، خوش خلقی، دین کی غیرت، خلافت سے تعلق اور محبت، مہمان نوازی، جذبات کا احترام یہ اس کے خاص وصف تھے۔ ایسے لوگ جن کی ہر ایک تعریف کرتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ان لوگوں میں شامل ہوتے ہیں جن پر جنّت واجب ہو جاتی ہے۔ اور یہ بچہ تو دین کی خدمت کا ایک خاص جذبہ رکھتا تھا اور شاید کھیلوں اور ہائیکنگ وغیرہ میں بھی اس لئے حصہ لیتا تھا کہ صحتمند جسم دین کی خدمت کے لئے ضروری ہے۔ اس کے کوائف لکھنے والوں نے اس پیارے بچے کے بارے میں جو اظہار کئے ہیں وہ ہر ایک اظہار ایسا ہے جو اس کی خوبیوں کو ظاہر کرتا ہے۔

عزیزم رضا سلیم جو ہمارے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے کارکن سلیم ظفر صاحب کے بیٹے تھے 10 رستمبر 2016ء کو اٹلی میں ہائیکنگ کے دوران ایک حادثہ میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ 27 رستمبر 1993ء کو گلفورڈ، یو کے (UK) میں پیدا ہوئے تھے۔ وقفِ نَو کی تحریک میں شامل تھے۔ ان کے خاندان میں احمدیت ان کے پڑدادا محترم الہ دین صاحب کے ذریعہ آئی جن کا تعلق قادیان کے قریب ایک گاؤں سے تھا۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ عزیز نے 2012ء میں جامعہ احمدیہ یو کے میں داخلہ لیا۔ وہ اپنے خاندان میں پہلے مربی بن رہے تھے اور درجہ ثالثہ پاس کر چکے تھے اور رابعہ میں جانے والے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ وصیت کا فارم انہوں نے فِل کر دیا ہوا تھا اور کارروائی ہو

رہی تھی جس پر مَیں نے کارپرداز کو لکھا کہ وصیت ان کی منظور ہے۔ والدین کے علاوہ ان کے دو بہنیں اور دو بھائی بھی ہیں۔

حافظ اعجاز احمد صاحب جو جامعہ احمدیہ یوکے (UK) کے استاد ہیں اور ہائیکنگ کے انچارج بھی ہیں وہ ساتھ گئے ہوئے تھے۔ وہ اس واقعہ کی کچھ تفصیلات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ہم نے ایک روز قبل پہاڑ کی چوٹی مکمل کی اور رات تقریباً پانچ سو میٹر نیچے ایک hut میں گزاری۔ اوپر سے نیچے آ گئے تھے۔ جو مشکل رستہ تھا وہ طے کر چکے تھے۔ جہاں ہمارے ساتھ تقریباً دس کے قریب دیگر ہائیکرز بھی تھے۔ صبح تقریباً 8 بجے ہم hut سے واپسی کے لئے روانہ ہوئے۔ اس وقت موسم بھی بالکل صاف تھا۔ ہم سب قطار میں اکٹھے جا رہے تھے کہ یکدم عزیزم رضا سلیم کا پاؤں پھسلا یا کسی پتھر سے ٹکرایا جس کی وجہ سے وہ سنبھل نہ سکے اور تیز رفتاری سے ڈھلوان ہونے کی وجہ سے آگے کی طرف بھاگے مگر قابو نہ رکھ سکے اور سر کے بل نیچے گرے انہوں نے سر پر ہیلمٹ پہن رکھا تھا مگر اس کے باوجود نیچے گرنے کی وجہ سے سر پہ چوٹ آئی۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ گرنے کے دوران میں یا پہلے ہی بیہوشی کی کیفیت تھی یا چوٹ لگنے سے پہلے ہی سانس رُک گیا تھا کیونکہ سیدھے گرے تھے۔ بہرحال کہتے ہیں کہ اتنے میں خاکسار نے ان کو پکڑنے کی کوشش کی لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ پھر ایک اور طالبعلم عزیزم ہمایوں جو آگے جا رہے تھے ان کو آواز دی انہوں نے بھی پکڑنے کی کوشش کی۔ عزیزم ہمایوں کا ہاتھ ان کو لگا بھی مگر وہ پکڑنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ عزیزم رضا سلیم گہرائی کی طرف گر گئے۔ حادثہ دیکھ کر بعض دوسرے طالبعلموں نے بھی ان کو بچانے کے لئے نیچے جانے کی کوشش کی۔ مگر کہتے ہیں مَیں نے ان کو منع کر دیا کیونکہ اس وقت شاک (shock) کی وجہ سے کسی میں بھی چلنے کی ہمت نہیں تھی۔ دوسرے اس سے بڑے نقصان کا خطرہ تھا۔ بعدازاں اس وقت راستہ پر چلنے والے دوسرے افراد کی مدد سے باقی تمام طلباء کو اوپر لے کے آیا۔ جو باقی طلباء ساتھ تھے یہ لوگ بھی کافی نیچے اتر گئے تھے۔ حادثہ کے فوراً بعد ایمرجنسی سروس کو فون پر اطلاع دی گئی اور بیس منٹ کے اندر ہیلی کاپٹر آ گیا۔ عزیزم رضا سلیم ہماری نظر کے سامنے تھا۔ ہم نے ہیلی کاپٹر کو جگہ کا بتایا جہاں انہوں نے ہیلی کاپٹر کی مدد سے اپنا آدمی اتار دیا۔ جب تک سارا گروپ ہیلی پیڈ تک نہیں پہنچ گیا اس وقت تک انہوں نے عزیزم رضا سلیم کی وفات کے متعلق کوئی اطلاع نہ دی۔ جب تمام طلباء ہیلی پیڈ کے پاس بخیریت پہنچ گئے تو ایمرجنسی سروس والوں نے عزیزم رضا سلیم کی وفات کنفرم کی۔ اس کے بعد ایک گھنٹے کے اندر اندر قریبی شہر میں تمام طلباء کو ہیلی کاپٹر کے ذریعہ پہنچا دیا گیا۔ اس حادثے کے وقت موسم بالکل صاف تھا اور جس ٹریک پر ہم چل رہے تھے اس کا نام ہی نارمل ٹریک ٹُو پِیک ہے۔ رضا سلیم کے والد سلیم صاحب بھی وہاں گئے تھے۔ انہوں نے بھی مجھے بتایا کہ وہاں کے لوگ ملے اور لوگ تو کہتے تھے کہ بالکل نارمل ٹریک تھا۔ کوئی مشکل نہیں تھا۔ ہمارے بچے بھی یہاں سے گزرتے تھے۔ اور ایک بوڑھا آیا اس نے بھی بتایا کہ مَیں روزانہ یہاں سیر کرتا تھا۔ کہتے ہیں عمومی طور پر بچے بڑے سب اس ٹریک پر چلتے ہیں۔ وہاں پر موجود لوکل لوگوں میں سے جس کو بھی اس حادثے کی خبر ملی انہوں نے کہا کہ بظاہر اس ٹریک میں کوئی خطرہ نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہی معلوم ہوتی ہے۔

بہرحال یہ ساری تفصیل تو اس لئے بھی مَیں نے بتائی ہے کہ بعض لوگ فونوں پر، پیغامات اور واٹس اَیپ یا دوسرے ذریعوں سے بعض غلط قسم کے تبصرے بھی کر رہے ہیں کہ شاید اکیلا باہر چلا گیا تھا۔ موسم خراب تھا۔ پورے انتظامات نہیں تھے۔ لباس نہیں پہنا ہوا تھا۔ حالانکہ وہاں کے لوکل اخبار نے جو خبر لکھی ہے اس نے بھی بتایا کہ پورے طور پر جو ضروری سامان ہوتا ہے، لباس ہوتا ہے وہ ان لوگوں نے پہنا ہوا تھا۔ ایسے تبصرے کرنے والے لوگوں کو بھی عقل سے کام لینا چاہئے۔ ایسے موقعوں پر فضول تبصروں کے بجائے ہمدردی کے جذبات کا اظہار ہونا چاہئے۔ اس میں نہ انتظامیہ کا قصور ہے۔ اور نہ ہی کسی کا قصور ہے۔ بس اللہ تعالیٰ نے وقت رکھا ہوتا ہے۔ آئی تھی، پتھر پھسلا ہے یا کیا ہوا، کس طرح گرا، چکّر آیا یا جو بھی وجہ ہوئی لیکن بہرحال ایک تقدیر تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی زندگی اتنی ہی رکھی تھی۔ جو باقی بچے ساتھ تھے وہ بھی صدمہ میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی ہمت اور حوصلہ دے اور اپنی عام زندگی میں وہ جلد واپس آ جائیں۔ یادیں تو بھلائی نہیں جا سکتیں جیسا کہ پہلے بھی میں نے کہا۔ دوستوں میں ذکر چلتے بھی رہیں گے لیکن جامعہ کے طلباء کو بھی اس سے کسی بھی قسم کی مایوسی پیدا نہیں ہونی چاہئے، خوف پیدا نہیں ہونا چاہئے۔

سلیم ظفر صاحب لکھتے ہیں کہ میرا بہت ہی پیارا بیٹا تھا۔ بہت سی خوبیوں کا مالک تھا۔ کہتے ہیں چند ایک کا ذکر کرتا ہوں۔ ہمیشہ سچ بولتا تھا۔ اگر کوئی غلطی ہو گئی ہے تو چھپاتا نہیں تھا۔ اگر ڈانٹ بھی پڑے تو اس کی پرواہ نہیں کرتا تھا۔ اپنی غلطی کو تسلیم کرنا اور سچ پر قائم رہنا اس کی عادت میں شامل تھا۔ بچوں سے بڑا پیار کرنے والا تھا۔ اپنی بہن کے بچوں سے بہت پیار کرتا۔ اگر وہ بہن اپنے بچوں کو ڈانٹتی تو یہ اتنا حسّاس تھا کہ خود رو پڑتا اور یہ کہا کرتا تھا کہ بچوں کی اصلاح مارنے سے نہیں ہو جاتی۔ میرے سے ملاقات کا پہلے ذکر کیا ہے۔ انہوں نے بھی لکھا ہے کہ جب بھی ملاقات ہوتی بڑا خوش ہو کے فون پہ بتایا کرتا تھا کہ آج میری ملاقات ہوئی ہے اور کہتے ہیں ہمیں بھی ان خوشیوں میں شامل کرتا۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ملاقات سے پہلے دفتر میں نیل کٹر (Nail Cutter) ضرور مانگتا تھا کہ میں اندر جا رہا ہوں، مصافحہ کرتے ہوئے کہیں میرا ناخن نہ لگ جائے۔ کتنے ہیں جو اس باریکی سے احساس کرنے والے ہیں۔ دوسروں کو چیزیں دے کر خوشی محسوس کرتا تھا۔ کہتے ہیں بچپن سے ہی ہم اس کے لئے چاکلیٹ یا دوسری چیزیں وغیرہ لے کر آتے تھے تو ہفتہ کا سامان لاتے تھے اور وہ اگر پہلے دن ہی اس کے ہاتھ لگ گئیں ہیں تو لے جا کے اپنے سٹوڈنٹ میں بانٹ دیا کرتا تھا۔ جامعہ میں تعلیم کے دوران بھی جو لڑکے لندن سے باہر سے آئے ہوتے تھے، weekend پہ اپنے گھروں کو نہیں جا سکتے تھے تو اپنی امی کو یا بہن کو بتا دیا کرتا تھا کہ میرے ساتھ اتنے دوست آ رہے ہیں اس لئے وہ ہمارے ساتھ کھانا کھائیں گے کھانا تیار رکھیں۔ اگر کوئی چیز کھانے کے لئے اس کو دیتے کہ ہوسٹل میں جا رہے ہو یہ رکھ لو تو اگر تو وہ وافر ہوتی تو لے کر جاتا کہ میرے رُوم میٹ (Room mate) جو ہیں ان کو پوری آ جائے ورنہ چھوڑ جاتا کہ میں چھپ چھپ کے کھانے نہیں کھا سکتا۔ کہتے ہیں اپنے دوستوں کے کپڑے بھی بعض دفعہ گھر لے آتا تھا کہ میرے دوست کے کپڑے ہیں ان کو دھو کر استری کر دیں۔ بہن بھائیوں سے بھی بہت پیار کا تعلق تھا۔ پوری ذمہ داری سے ہر ایک کے کام کرنا، خدمت کرنا۔ اپنی ذات کے لئے تو بیشک ہاتھ روکتا تھا، اسے کنجوسی تو نہیں کہنی چاہئے، لیکن اسراف نہیں تھا۔ دوسروں کے لئے بہت کھلا ہاتھ تھا اور وصیت بھی جیسا کہ مَیں نے کہا اس کی اللہ کے فضل سے منظور ہو گئی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلافت سے بے پناہ محبت تھی اور اس کے خلاف کبھی کوئی بات نہیں سنتا تھا اور بات سن کے کبھی خاموش نہیں رہتا تھا۔ اگر کوئی ایسی بات سنے چاہے کوئی بھی ہو، کہتے ہیں ہمیشہ چہرہ سرخ ہو جایا کرتا تھا۔ کہتے ہیں کہ کیونکہ بہت صابر تھا، کبھی مانگتا نہیں تھا اس لئے ہمیں اس کی ضروریات کا خود ہی خیال رکھنا پڑتا تھا۔ پڑھائی کے دوران ہمیشہ ان لڑکوں کی انگلش میں بڑی مدد کیا کرتا تھا جو یوکے (UK) سے باہر کے، خاص طور پر یورپ سے آنے والے تھے۔ بعض لڑکوں نے بھی مجھے لکھا، بڑے سینئر لڑکوں نے بھی لکھا کہ انگلش کے پرچے کے دوران پڑھانے کی ہماری بڑی مدد کیا کرتا تھا۔ غصّہ نام کی تو کوئی چیز اس میں نہیں تھی۔ ہمیشہ اس کو ہنستے مسکراتے دیکھا اور یہ ہر ایک نے یہی لکھا ہے۔ پاکیزہ مذاق خود بھی کرتا تھا اور اس سے لطف اندوز ہوتا تھا۔ نماز کا انتہائی پابند۔ وقف نو میں تو تھا ہی۔ والد کہتے ہیں اس کے واقف زندگی ہونے کا اعزاز بھی اللہ تعالیٰ نے دیا۔ ہمیشہ سچ بول کر صفت صدیقی کو اپنایا اور اپنی توفیق کے مطابق اس میں حصہ پایا۔ کہتے ہیں میری دیرینہ خواہش تھی کہ یہ مربی بن کر سلسلہ کی خدمت کی توفیق پائے۔ انہوں نے مجھے بھی کہا تو میں نے ان کو یہی کہا تھا کہ یہ بچہ تو جامعہ کی تعلیم مکمل کرنے سے پہلے ہی مربی بن چکا تھا۔ اور بعض واقعات بتاؤں گا کس طرح اس کو تربیت کا بھی، تبلیغ کا بھی شوق تھا۔ اور یہ جو سفر تھا یہ بھی جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ اس نے صحتمند جسم کے لئے یقیناً یہ سفر کیا اس نے اور اس لحاظ سے اس کو بھی ایک دینی سفر ہی کہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اس کے درجات بھی بلند فرماتا رہے اور قربیوں میں جگہ بھی دے۔ ان کے والد صاحب لکھتے ہیں مانچسٹر وقف عارضی پر گیا ہوا تھا جس دن واپس آنا تھا وہاں سے کسی نے ایک لفافہ اس کی جیب میں ڈال دیا۔ اس نے اسے کھول کر دیکھا تو اس میں کچھ رقم تھی۔ رضا نے شکریہ کے ساتھ واپس کی اور کہا کہ انکل ہمیں یہ لینا منع ہے۔ اسی شخص نے چند دن بعد مجھے بھی خط لکھا کہ ایک چھوٹا سا بچہ جو مربی بن رہا ہے وہ یہاں آیا تھا اور ہمیں حیران کر گیا۔ اگر ایسے بچے مربی بنیں گے تو یقیناً جماعت میں روحانی تبدیلی آئے گی کیونکہ (مجھے لکھا کہ) اس طرح اسے دیا گیا اور اس نے لینے سے انکار کر دیا اور انتہائی محنت سے اپنے کام کو سرانجام دیا۔

ان کی والدہ لکھتی ہیں کہ میرا بیٹا اپنے والدین اور جماعت کی اطاعت کرنے والا تھا۔ میرے ساتھ اس کا محبت کا تعلق تھا۔ ویسے تو ہر بچے کا والدین سے محبت کا تعلق ہوتا ہے لیکن اس کا پیار کا انداز بہت نرالا تھا۔ خیال رکھنے والا، بات ماننے والا، ہر چھوٹے سے چھوٹے معاملہ میں بڑے ہی اچھے انداز سے بات کرتا۔

کلامُ الامام

”زندہ نبی وہی ہو سکتا ہے جس کے
برکات اور فیوض ہمیشہ کیلئے جاری ہوں۔“
(ملفوظات جلد 4، صفحہ 629)

طالبِ دُعا: سکینہ الٰہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندر آباد

کلامُ الامام

”تم اس بات کو کبھی مت بھولو کہ
خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر جی ہی نہیں سکتے۔“
(ملفوظات جلد 4، صفحہ 616)

طالبِ دُعا: الٰہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

چھوٹوں اور بڑوں سے بڑے پیار سے پیش آتا۔ جب بھی گھر میں ہوتا میرے گھر کے کاموں میں مدد کرتا۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد پوچھتا کہ آپ تھک گئی ہیں، کوئی مدد کردوں۔ کبھی مجھے پریشان نہیں دیکھ سکتا تھا اور یہی کہتا تھا کہ آپ کی آنکھوں میں آنسو نظر نہ آئیں۔ جامعہ سے واپس آتے ہی گھر میں سب لوگوں کا پوچھتا کہ پورے ہفتہ سب کیسے رہے؟ بڑی فکر سے سب کا پوچھتا۔ چھوٹا تھا تو اس وقت جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اسلام آباد جایا کرتے تھے تو سکول سے آتے ہی بھاگ جاتا تھا کہ میں حضور کو ملنے جارہا ہوں اور ساتھ سیر بھی کرنی ہے۔ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ جو ربوہ کی ہیں اور آجکل یہاں کافی بیمار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحت دے، ان کا ان کے گھر سے کافی تعلق تھا، کہا کرتا تھا کہ میں ان کے لئے بڑی دعا کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ ان کو صحت دے۔ اللہ تعالیٰ اس کی دعائیں بھی ان کے لئے قبول کرے۔ یہ لکھتی ہیں کہ میں نے جمعہ کی رات خواب میں دیکھا کہ میرے گھر بڑے لوگ آرہے ہیں اور بڑی تصویریں بن رہی ہیں۔ میں ڈر کر اٹھی اور اپنے شوہر کو کہا کہ مجھے خواب آئی ہے جس سے میں ڈر گئی ہوں۔ اس خواب کا مجھے اچھا تاثر نہیں ہے تو صبح ہوتے ہی صدقہ دے دیں۔ انہوں نے کہا کہ دفتر جاؤں گا تو صدقہ دے دوں گا۔ لیکن اس سے پہلے ہی یہ افسوسناک اطلاع آگئی۔ والدہ کہتی ہیں کہ جب بھی کوئی کپڑا لاکر میں دیتی تو آرام سے پہن لیتا اور بڑی تعریف کرتا۔ مہمان نوازی میں تو بہت ہی بڑھا ہوا تھا۔ اگر کوئی ایک دفعہ اس کی دعوت کرلیتا تو پھر بھولتا نہیں تھا اور جب بھی وہ کہیں ملتے یا اسلام آباد آتے تو فوراً گھر آکر کہتا کہ فلاں فلاں لوگ آئے ہوئے ہیں کھانا بنائیں۔ ان کو کھانے پہ بلائیں۔

پھر یہ کہتی ہیں کہ اپنے ٹرپ پر جانے سے پہلے مجھے فون پر اردو میں لکھنا سکھاتا رہا کہ آپ کو دوسرے بہن بھائیوں سے حال پوچھنا پڑتا ہے تو آپ مجھے اردو میں لکھیں اور خود میں آپ کو جواب دیا کروں گا۔ کہتی ہیں جو بھی میں نے نصیحت کی اس پر عمل کرنے کی پوری کوشش کرتا اور یہی اس نے دوستوں کو بھی بتایا۔ خلافت کے ساتھ تعلق قائم رکھا۔ نظام جماعت کے ہر چھوٹے سے چھوٹے حکم پر عمل کرنے کی کوشش کرتا۔ اس کی والدہ کہتی ہیں کہ ایک دفعہ مجھے کہا کہ امی میرا دل کرتا ہے کہ میں اتنا اچھا مربی بنوں کہ جماعت کی بہت تبلیغ کروں اور اتنے احمدی بناؤں کہ آپ کو مجھ پر فخر ہو۔

ان کی بہن رفیعہ صاحبہ کہتی ہیں بڑا ہی پیارا بھائی تھا۔ چھوٹا تھا مگر اس کی سوچ بڑی گہری تھی۔ چھوٹا ہوکر سب کا خیال رکھنے والا اور ہر عمر کے لوگوں کے ساتھ ان کی عمر کے مطابق ہوکر بات کرتا اور آج تک کبھی اس نے کسی کا دل نہیں دکھایا۔ ہر بات کو بڑے آرام سے سنتا اور بڑی عزت کے ساتھ جواب دیتا۔

اسلام آباد میں کام کرنے کے لئے جو دور کر لوگ جاتے تھے، پہلے بعض مرتبہ وغیرہ ہوتی تھیں یا لجنہ ہال بن رہا تھا تو وہاں بھی ان کا خیال رکھنا۔ چائے پہنچانا یا دوسری کھانے پینے کی چیزیں دینا، ہر وقت ان کی خدمت کرتا تھا اور لوگ کہتے تھے کہ صرف یہ لڑکا ہی ہے جو ہمیں پوچھتا ہے۔

اس کے بھائی اسد سلیم کہتے ہیں کہ بہت سادہ مزاج کا حامل تھا۔ صاف اور سیدھی بات کرتا۔ ہم نے حال ہی میں عزیزم کے لئے ایک نئی گاڑی خرید کردی اور اسے سرپرائز دیا۔ دونوں بھائی اچھے کام کرتے ہیں انہوں نے اپنے چھوٹے بھائی کو گاڑی خرید کردی۔ کہتے ہیں سب سے پہلی بات جو عزیزم نے اس گاڑی کے متعلق پوچھی وہ اس کی قیمت تھی اور کہا کہ بطور مربی مجھے سادہ زندگی گزارنی چاہئے اور بیش قیمت چیزیں نہیں لینی چاہئیں۔

ان کی ہمشیرہ امۃ الحفیظ صاحبہ لکھتی ہیں۔ ایک خوبی اس میں یہ تھی کہ کسی شخص کی برائی سننا پسند نہیں کرتا تھا اور اس میں یہ صلاحیت تھی کہ لوگوں کے منفی خیالات کو اچھے رنگ میں بدل دیتا تھا۔ اس کا کہنا یہی ہوتا تھا کہ ہمیں لوگوں کی اچھائیوں پر نظر رکھنی چاہئے اور ان کی برائیوں کے متعلق باتیں کرنے کی بجائے ان کے متعلق دعا کرنی چاہئے۔ طبیعت میں سادگی کی ایک مثال یہ ہے کہ والدہ صاحبہ اس کو عید پر نئے کپڑے خرید کردیتیں تو وہ کپڑے پہن کر بہت فکرمند رہتا، کہیں ان کپڑوں میں ضرورت سے زیادہ تکلف اور دکھاوا نہ ہوجائے۔ اس لئے اپنی کوئی پرانی چیز، کوئی جیکٹ وغیرہ اوپر پہن لیتا۔

قدوس صاحب استاد جامعہ احمدیہ ہیں وہ بھی ساتھ تھے کہتے ہیں کہ میں بچپن سے رضا سلیم کو جانتا ہوں۔ جامعہ میں داخلہ لیا تو اس وقت میں شاہد کلاس میں تھا اس لحاظ سے کہتے ہیں خاکسار نے جامعہ میں ایک ہی سال ان کے ساتھ گزارا ہے۔ لیکن خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاسز، اجتماعات اور جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیاں اکٹھے دینے کا موقع ملتا رہا۔ صدر خدام الاحمدیہ نے بھی مجھے بتایا کہ وہاں خدام الاحمدیہ کے اجتماعات پر لڑکوں کے ساتھ سوال جواب میں یہ بڑا اچھا کام کرتا رہا ہے۔ قدوس صاحب لکھتے ہیں عزیزم رضا سلیم کی ڈیوٹی hygiene کے شعبہ میں لگتی تھی۔ یہاں hygiene کہتے ہیں۔ لفظ بڑا چنا ہوا ہے لیکن اصل چیز یہی ہے کہ صفائی وغیرہ کا خیال رکھنا تو کبھی بھی انہوں نے یہ نہیں کہا کہ اس شعبہ میں ان کی ڈیوٹی کیوں لگائی گئی ہے بلکہ وہ یہ ڈیوٹی بہت محنت، لگن اور مستقل مزاجی سے سرانجام دیا کرتا تھا۔ یہ کہتے ہیں کہ مجھے جامعہ میں پڑھانے کا بھی موقع ملا۔ بہت لائق طالبعلم تھا۔ کلاس میں سب سے آگے attentively بیٹھتا اور ہمیشہ مسکرا کر بات کرتا۔ مجھے یاد نہیں ہے کبھی اس نے کسی قسم کے غصہ کا اظہار کیا ہو بلکہ دوسروں کی مدد کرنے کی ہمیشہ کوشش کرتا۔ کرکٹ کا بھی شوق تھا لیکن اگر سکور وغیرہ دیکھنا ہوتا تو ہمیشہ ٹیچر سے پوچھ کے جاتا۔ کہتے ہیں کہ اس ہائیک (Hike) کے دوران ہم نے ایک رات hut میں گزاری جس کے غسل خانے کے دروازے کا لاک (Lock) نہیں تھا۔ سب نے اسے کہا کہ وہ دروازے پر کھڑا رہے تو بڑی خوشی سے اس نے یہ کام کیا اور یہ بھی کہا کہ اگر رات کو کسی کو جانا پڑے تو اس وقت مجھے بیٹھک اٹھا دینا۔ اپنے ہائیک کے دوران اپنے کلاس میٹ عزیزم ظافر کے ساتھ ہائیکنگ کے بعد کروشیا جانا تھا۔ وہاں ظافر کی آنکھ پہ چوٹ لگ گئی تو بار بار فکر کا اظہار کیا کہ فارغ ہوکر بائیک سے نیچے جاکر انشاءاللہ تمہیں ہسپتال سے چیک اپ کروائیں گے۔ یہ لکھتے ہیں کہ رضا سلیم بہت ہی مخلص واقف زندگی تھے۔ محنت، مستقل مزاجی اور ہر ایک سے اخلاق سے پیش آنا اس کے نمایاں اوصاف تھے۔

اسی طرح ظہیر خاں صاحب ایک ٹیچر ہیں۔ جامعہ احمدیہ کے استاد ہیں۔ وہ بھی لکھتے ہیں کہ گذشتہ دو سالوں سے عزیزم رضا کی کلاس کو پڑھانے کی توفیق پا رہا تھا۔ خاکسار نے اس بچہ میں ایک منفرد خوبی یہ دیکھی تھی کہ جو کام اس کے سپرد کیا جاتا اسے وہ نہایت محنت، لگن اور ذمہ داری کے احساس کے ساتھ کرتا۔ بعض اوقات میں نے دیکھا کہ اس کام پر مامور باقی بچے اگر اِدھر اُدھر چلے گئے ہیں تو یہ اکیلا اس کام کو سرانجام دے رہا ہوتا تھا اور جب تک کام مکمل نہ ہوجاتا اپنی بساط کے مطابق اس پر جتا رہتا تھا۔ رضا سلیم کی ایک بہت پیاری عادت یہ تھی کہ کبھی غیر ضروری سوال نہیں پوچھتا تھا اور جب کبھی سوال پوچھتا تو وہ عموماً مغربی دنیا میں اسلام اور احمدیت کے بارے میں ہونے والے اعتراضات پر مبنی ہوتے اور بعض اوقات بتاتا کہ اس کی کسی غیر مسلم یا غیر احمدی دوست سے بات ہوئی اور اس نے یہ سوال پوچھا تھا۔ گویا اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں اسلام اور احمدیت کے دفاع اور ان پر ہونے والے اعتراضات کے جواب دینے کی ایک جوت جلا رکھی تھی۔

کہتے ہیں عزیزم رضا ایک دو مرتبہ میرے ساتھ گاڑی پر بیٹھا۔ لفٹ لی اور دو مرتبہ اس کی یو ایس بی سٹک (USB Stick) جیب سے گاڑی میں گرگئی اور وہ سٹک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی آڈیو ریکارڈنگ پر مشتمل ہوتی تھی۔ کوئی اُوٹ پٹانگ چیز نہیں ہوتی تھی۔

اسی طرح وہاں کے استاد سید مشہود احمد لکھتے ہیں کہ ٹیوٹوریل گروپ میں شامل تھا۔ نصابی سرگرمیوں کے ساتھ علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں بھی غیر معمولی دلچسپی لیا کرتا تھا۔ عزیزم کا جنرل نالج دیگر طلباء کے مقابلہ پر بہت اچھا تھا۔ اور اسی طرح کہتے ہیں گزشتہ سال مقابلہ بیت بازی میں حصہ لینے کے لئے عزیز نے تقریباً پانچ سو سے زائد اشعار یاد کئے تھے اور یہ خوبی بڑی نمایاں تھی کہ اشعار کو یاد کرنے سے پہلے یہ صرف رٹا نہیں مارلیتا تھا بلکہ ان کا مضمون سمجھا کرتا تھا اور جس کے لئے سینئر طلباء اور اساتذہ سے رہنمائی لیا کرتا تھا۔ کہتے ہیں رضا سلیم کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ گزشتہ سال عزیزم کو وقف عارضی کے لئے وولور ہیمپٹن کی جماعت میں بھجوایا گیا جہاں عزیزم نے لیف لیٹس کی تقسیم کے علاوہ مقامی احباب جماعت کے ساتھ مل کر متعدد تبلیغی سٹال بھی لگائے اور اس دوران ان کی ملاقات ایک انگریز سے ہوئی جو مذہباً ایک فعال عیسائی تھا۔ عزیزم نے جب انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ تحقیق کی روشنی میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے صلیب سے نجات پانے اور کشمیر کی طرف ہجرت کرنے کے بارے میں بتایا تو وہ بہت حیران ہوا۔ بعد ازاں اس کے ساتھ اس کو مسجد کا وزٹ بھی کروایا۔ اس کو دعوت دی اور اس کے بعد بھی اس سے مستقل تبلیغی رابطہ رکھا۔ اسی طرح مقامی جماعت اسلام آباد اور جامعہ احمدیہ کے ساتھ لیف لیٹس کی تقسیم اور تبلیغی سٹال کے لئے ہمیشہ تیار رہتا۔ گزشتہ سال یہاں سے ان کی کلاس کے کچھ طلباء یا جامعہ کے طلباء گرمیوں میں سپین گئے تھے اور وہاں انہیں میں نے کہا تھا کہ کم از کم پچاس ہزار لیف لیٹس، پمفلٹس تقسیم کرکے آنے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس گروپ نے وہاں پچاس ہزار پانچ سو لیف لیٹ تقسیم کئے۔

ارشاد
حضرت
امیر المومنین

"ہمارا پہلا اور سب سے بڑا فرض جو بنتا ہے
وہ یہ کہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں اور اسے مضبوط کریں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 / مارچ 2016)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ ارم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد
حضرت
امیر المومنین

"ہر ایسی چیز جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے وہ منکر ہے، جب تک کل
اخلاق رذیلہ کو نہ ترک کیا جاوے تزکیہ نفس حاصل نہیں ہوسکتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 11 / مارچ 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ہنگل باغبانہ، قادیان

اسی طرح منصور ضیاء صاحب جامعہ کے استاد ہیں، لکھتے ہیں کہ بڑے ہی دھیمے مزاج کے طالبعلم تھے۔ کبھی میں نے ان کے چہرے پر تیوری یا غصہ کے آثار نہیں دیکھے۔ خلافت اور جماعتی عقائد پر ناحق اعتراض جب کسی نے کئے۔ تو اس موقع پر کہتے ہیں کہ میں نے عزیز کے چہرے پر شدید غصہ دیکھا اور کہتے ہیں یہ باتیں یہ بیّن ثبوت تھیں کہ عزیزم کے رگ و ریشہ میں خلافت سے محبت اور اس کیلئے غیرت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ کہتے ہیں خلافت سے وابستگی کی ایک مثال یہ بھی ہے اور اسی طرح دینی علم سیکھنے کی بھی کہ جب بھی میں نے کلاس میں میرے خطبات کے بارے میں ذکر کیا اور خطبہ کے حوالہ سے کوئی جائزہ لیا تو عزیزم کو بہت سی باتیں یاد ہوتی تھیں۔ بڑے غور سے سننے والا تھا۔ پھر یہ بھی وہی کہتے ہیں جو سارے لکھ رہے ہیں کہ مشاہدہ کیا کہ عزیزم کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ سوشل میڈیا پر غیر احمدیوں کو تبلیغ کرنا عزیزم کا معمول تھا اور اساتذہ کرام کی رہنمائی میں بڑی محنت کے ساتھ غیر احمدی احباب کے اعتراضات کے مدلّل جواب تیار کیا کرتا تھا۔

پھر ان کے ایک ہم مکتب عزیزم سفیر احمد لکھتے ہیں کہ میرا تعلق بیلجیم سے ہے اور ان کو پتا تھا کہ میں وہاں سے ہوں اور weekend پہ گھر نہیں جاتا تو ہمیشہ weekend پہ مجھے اپنے گھر کا پکا ہوا کھانا کھلانے کیلئے ضرور لے کر جاتا۔ اسی طرح انگریزی ہماری کمزور ہے تو ہمیشہ انگریزی کو سمجھا کر پھر امتحان کی تیاری کرواتا۔

اسی طرح شاہ زیب اطہر ہے وہ بھی کہتا ہے عزیز بڑا نرم مزاج اور خوشی سے دوسروں کو ملنے والا شخص تھا۔ ہر وقت دوسروں کی مدد کے لئے تیار رہنا۔ کہتے ہیں جب ہمیں وقف عارضی کے لئے بھیجا گیا اور بازار میں ہم نے تبلیغی سٹال لگایا تو دو عیسائی لوگ آئے۔ رضا نے بہت احسن رنگ میں جماعت کا پیغام پہنچایا۔ مرحوم کا علم بہت وسیع تھا اور تبلیغ کرنے کا بہت جذبہ تھا۔ کبھی غصہ سے بات نہیں کرتا تھا۔ لڑکوں کو اکٹھا کرتا اور پھر دوسری تفریحات کا پروگرام بھی بناتا۔ کہتے ہیں ایک واقعہ خاکسار کو یاد ہے۔ 2014ء کے اگست کی وقف عارضی کے دوران خاکسار اور رضا سلیم مرحوم نے تبلیغی سٹال لگایا ہوا تھا۔ جانے سے تھوڑی دیر پہلے بریٹن فرسٹ (Britain First) والے آ گئے۔ یہ لوگ اسلام کے خلاف ہیں، لیف لیٹنگ کر رہے تھے۔ جب وہ ہمارے پاس پہنچے تو رضا سلیم سے غصہ کے انداز سے سوالات پوچھتے رہے لیکن انہوں نے حلم اور نرمی سے تمام سوالات کے جواب دیئے تو آخر پر ان کو پتا لگ گیا کہ یہ ان مسلمانوں میں سے نہیں ہے جو شدّت پسند ہیں۔

اسی طرح جامعہ میں ان کے ایک پڑھنے والے ظافر کہتے ہیں کہ کلاس روم میں ان کے ساتھ بیٹھا تھا تو ایک دم بورڈ مارکر ہاتھ میں لیا اور کہا کہ ظافر ہم جامعہ میں بہت وقت ضائع کر رہے ہیں اور ٹائم ٹیبل لکھنے لگا۔ فارغ وقت کو ہائی لائٹ کر کے کہتا تھا کہ ہمیں اس وقت بھی کچھ نہ کچھ کرنا چاہئے اور اس وقت کو بھی بجائے وقت ضائع کرنے کے پروڈکٹو (Productive) بنانا چاہئے۔

اسی طرح انہوں نے فارغ وقت میں اساتذہ کے ساتھ بیٹھ کے مختلف subjects کے پڑھنے کا ارادہ کیا تھا۔ پھر یہی لڑکا ہے جس کی آنکھ کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ ہلکی سی زخمی ہو گئی تھی۔ کہتے ہیں مجھے چوٹ لگی تھی اور بار بار آخر وقت تک مجھے کہتا تھا کہ ظافر جیسے ہی ہم نیچے پہنچیں گے تو ہسپتال جائیں گے تا تمہارا صحیح علاج ہو سکے اور پھر یہ کہتے ہیں کہ حادثہ سے پہلے پہاڑ سے نیچے آتے ہوئے اگر کبھی میرا پاؤں پھسلا۔ (ظافر کا پاؤں پھسلا کرتا تھا) تو مرحوم کو بڑی فکر ہوتی تھی اور کہا کرتا تھا کہ دھیان سے چلو۔ اسی طرح کہتے ہیں گزشتہ سال ہائیکنگ کے دوران مجھے اونچائی کی وجہ سے تکلیف ہو گئی جسے altitude sickness کہتے ہیں تو بار بار مجھے تسلی دیا کرتا، حال پوچھا کرتا لیکن یہ نہیں پتا تھا کہ تقدیر کو کچھ اور منظور ہے۔ پھر weekend سے واپس آ کر ہمیشہ جماعت پر ہونے والے اعتراضات یاد کر کے آتا اور اپنے اساتذہ سے ان کے جواب طلب کرتا۔

اسی طرح ایک اور طالبعلم جامعہ حافظ طٰہٰ ہیں۔ کہتے ہیں کہ خلافت کا فدائی تھا۔ خلیفہ وقت سے بے انتہا محبت رکھنے والا تھا۔ کسی سے خلیفہ وقت کے، نظام خلافت کے خلاف کوئی بات برداشت نہ کرتا تھا۔ ایک دفعہ کسی ایسے شخص نے جو جماعت سے دور ہو گیا تھا خلافت کے متعلق کوئی غلط بات منہ سے نکالی تو رضا نے اسے کہا کہ میں تمہاری ساری باتیں تو سن سکتا ہوں مگر خلافت کے متعلق یا خلافت کے خلاف کوئی بات میں برداشت نہیں کرسکتا۔

پھر ایک طالبعلم دانیال لکھتے ہیں کہ پچھلے سال کی جو ہائیکنگ تھی اس کے بعد ہم سب حافظ اعجاز صاحب سے اگلی ہائیک پہ جانے کے لئے ہائیکنگ کا lesson لے رہے تھے تو یہ بہت خوش تھا اور سب ہم مل کر فون پر ویڈیو بنا کر بھیج رہے تھے۔ ہمیشہ ہمیں خوش رکھنے کی کوشش کرتا۔ یہ کوشش ہوتی کہ وقت ضائع نہ ہو۔ ہر ہفتہ کسی نئی کتاب کا مطالعہ کر رہا ہوتا۔ مرحوم کی کوشش یہی رہتی کہ تہجد کا پابند رہے اور اپنے دوستوں کو بھی کہتا کہ تہجد کے وقت اگر وہ سویا ہو تو اسے سختی سے جگا دیا جائے۔ جامعہ کی پڑھائی کے علاوہ دنیاوی علوم حاصل کرنے کا بھی شوق رکھتا تھا۔ جنرل نالج اور شعر و شاعری کا بھی بڑا شوق تھا اس میں حصہ لیتا تھا۔

غرض کہ بیشمار واقعات لوگوں نے مجھے لکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اپنے پیاروں کے قدموں میں جگہ دے۔ وہ بچہ جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا کہ جامعہ پاس کرنے سے پہلے ہی بہترین مربی اور بہترین مبلغ تھا اور خلافت کے لئے بے انتہا غیرت رکھنے والا تھا۔ اللہ تعالیٰ دنیا کے جامعات کے تمام طلباء کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ بھی اخلاص و وفا میں بڑھنے والے ہوں اور فرائض کو ادا کرنے والے ہوں۔ عزیزم کے دوست صرف اس کی خوبیاں بیان کرنے والے نہ ہوں بلکہ دوستی کا حق تو یہ ہے کہ اسے اب اس طرح ادا کریں کہ اس کی خوبیاں اپنا کر اپنی تمام تر صلاحیتیں دین کی خدمت کے لئے استعمال کریں اور مجھے بھی اور آئندہ آنے والے خلفاء کو بھی ہمیشہ بہترین مددگار اور سلطان نصیر ملتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ والدین کو بھی اور بہن بھائیوں کو بھی سکونِ قلب عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے ان لوگوں نے جس صبر کا اظہار کیا ہے اس پر ہمیشہ یہ قائم بھی رہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے ہوں اور آئندہ ہر ابتلا اور مشکل سے اللہ تعالیٰ ان سب کو بچائے۔ نماز کے بعد انشاء اللہ نماز جنازہ ہوگی۔ جنازہ حاضر ہے۔ مَیں باہر جا کر نماز جنازہ پڑھاؤں گا احباب یہیں صفیں درست کرلیں۔

......☆......☆......☆......

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’آج کل کے زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو بھی پڑھنے کی طرف توجہ دینی چاہئے اور ان سے بھی فائدہ اٹھانا چاہئے، یہ بھی قرآن کریم کی ایک تشریح و تفسیر ہے جو ہمیں آپؑ کی کتب سے ملتی ہے......اس طرف توجہ دینی چاہئے اور یہ کتب ضرور پڑھنی چاہئیں اور انہیں کتب سے آپ کو دلائل میسر آجاتے ہیں لوگوں کے اعتراضوں کے جواب دینے کے اور یہی آج کل طریقہ ہے آپ کی مجلسوں سے فیضیاب ہونے کا، آپ کی صحبت سے فائدہ اٹھانے کا کہ پہلے بھی میں کہتا رہا ہوں کہ آپؑ کی کتب پڑھنے کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے اور اس سے ہمیں مخالفین کے اعتراضوں کے جواب بھی ملیں گے اور قرآن کریم کے علوم کی بھی معرفت ہمیں حاصل ہوگی۔‘‘ (الفضل انٹرنیشنل، 2/جولائی 2004)

احباب کرام جماعتی ویب سائٹ www.alislam.org سے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آڈیو بھی ڈاؤن لوڈ کر کے سن سکتے ہیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَیۡنَا بَعۡضَ الۡاَقَاوِیۡلِ○لَاَخَذۡنَا مِنۡہُ بِالۡیَمِیۡنِ○ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡہُ الۡوَتِیۡنَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

’’خدا کی قسم‘‘

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ

RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985

Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

مکرم محمد بکر مصطفی صاحب (2)

قسط گزشتہ میں ہم نے مکرم محمد بکر مصطفی صاحب آف مصر کے احمدیت کی طرف سفر کا پہلا حصہ پیش کیا تھا۔ اس قسط میں ان کے اس سفر کے باقی واقعات بیان کئے جائیں گے۔ وہ اپنے قبول احمدیت کے بعد ظاہر ہونے والے بعض نشانات کا ذکر کرتے ہیں جو إِنِّي مُهِينٌ مَّنْ أَرَادَ إِهَانَتَكَ کی تجلی سے عبارت ہیں۔ وہ کہتے ہیں:

زندگی کی بدترین رات!

میرا اپنے رفقاء کار کے ساتھ بہت اچھا تعلق تھا جو بفضلہٖ تعالیٰ اب تک قائم ہے۔ ہم اکثر کام پر کھانے کے وقفے کے دوران اکٹھے مل بیٹھتے اور مختلف موضوعات پر باتیں کرتے۔

قبول احمدیت کے بعد مَیں نے ان لوگوں کو امام مہدی علیہ السلام کے بارہ میں بتانے اور آپ کی تبلیغ کرنے کا ارادہ کیا۔ ایک روز ہمارے مابین کسی مسئلہ پر بحث جاری تھی کہ میں نے بیچ بیچ میں کہنا شروع کر دیا کہ اس مسئلہ کے بارہ میں امام مہدی علیہ السلام یہ کہتے ہیں۔ یہ سن کر ابراہیم نامی میرے ایک ساتھی نے اعتراض کرتے ہوئے میرے خلاف کسی قدر سخت الفاظ استعمال کئے اور پھر بات یہاں تک بڑھی کہ اس نے سب کے سامنے مجھے گالی دی۔ میں نے اس کے جواب میں کہا کہ کوئی بات نہیں کیونکہ انبیاء کے پیروکاروں کو گالیاں بھی سننی پڑتی ہیں۔ تاریخ انبیاء پر نظر ڈال کے دیکھ لیں کبھی کسی نبی یا اس کے ماننے والوں کا اس کی باقی قوم کی طرف سے والہانہ استقبال نہیں کیا گیا۔ یہ بات سن کر ابراہیم سیخ پا ہو گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی نہایت غلیظ گالیاں دینے لگا۔ اس کے بعد میرے تو وہاں بیٹھنے کا کوئی جواز نہ تھا چنانچہ میں نے ابراہیم کو کچھ نہ کہا اور فوراً بات ختم کر کے وہاں سے رخصت ہو گیا۔

اگلے روز جب ہم حسبِ معمول کھانے کے وقفے کے دوران بیٹھے باتیں کر رہے تھے تو ابراہیم آیا اور میرے پاس کھڑا ہو گیا۔ کچھ دیر بعد اس نے جھک کر میرے کان میں کہا کہ میں باہر جا کر آپ سے کوئی بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں فوراً اس کی بات سننے کے لئے چل پڑا۔ باہر جا کر اس نے کہا کہ تمہیں اور تمہارے امام مہدی کو گالیاں دینے کے بعد کل میرے ساتھ عجیب واقعہ ہوا۔ میرا گھر ایک چار منزلہ عمارت میں ہے جس کے قریب قریب اور کوئی عمارت نہیں ہے۔ کل شام جب میں فیملی کے ساتھ گھر لوٹا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ ہمارے گھر کی کھڑکیوں کے شیشوں میں سے ایک بھی سلامت نہیں ہے۔ گھر کے تمام شیشے پتھروں کی یلغار سے ٹوٹے ہوئے تھے۔ یہ کس نے کیا تھا؟ یہ سکول کے چند ناراض طلباء نے کیا تھا لیکن ہمیں ان کے بارہ میں یقینی طور پر کوئی علم نہ ہوسکا۔ یہ موسم سرما کی سرد ترین رات تھی کیونکہ ٹوٹی کھڑکیوں کے راستے ٹھنڈی ہوائیں بلا روک ٹوک اپنی دہشت پھیلا رہی تھیں۔ میں باہر نکلا کہ قریبی بازار میں شاید شیشہ گری کی کوئی دکان کھلی ہو لیکن افسوس کہ اکثر دکانیں بند ہو چکی تھیں۔ اور اگر کوئی دکان کھلی ملی تو اس کے مالک نے کہا کہ میں اس وقت اتنا بڑا کام کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں، کل آنا۔ اور بعض نے کہا کہ میں اس وقت اپنا موجودہ کام چھوڑ کر آپ کے ساتھ نہیں جا سکتا۔ بالآخر میں ناکام واپس آ گیا اور میں نے اور تمام اہل خانہ نے ساری رات لحاف اور کمبل اوڑھ کر گزاری۔ بلاشبہ یہ ہماری زندگی کی بدترین رات تھی۔

پھر اس نے مجھے مخاطب ہو کر کہا کہ: کیا تم سمجھتے ہو کہ اس کا تعلق تمہیں اور تمہارے امام کو گالیاں دینے سے ہے؟

مَیں نے کہا کہ ہوسکتا ہے بلکہ ہمیشہ ایسا ہوتا آیا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کا حضرت امام مہدی علیہ السلام سے وعدہ ہے کہ: إِنِّي مُهِينٌ مَّنْ أَرَادَ إِهَانَتَكَ (یقیناً مَیں اُسے ذلیل کروں گا جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا)۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنا وعدہ وفا کرتا ہے۔ اس کے بعد ابراہیم کا میرے ساتھ تعلق بہتر ہو گیا۔

إِنِّي مُهِينٌ مَّنْ أَرَادَ إِهَانَتَكَ کا تکرار

اسی ذیل میں ایک اور عبرتناک واقعہ بھی ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں جس میں واقعات کا تکرار گو حیران کن ہے لیکن چونکہ میں خود اس کا گواہ ہوں اس لئے اسے محض اتفاق نہیں سمجھ سکتا اور اس کے بیان سے رک نہیں سکتا۔

محسن نامی میرا ایک بہت پرانا دوست تھا۔ قبول احمدیت کے بعد میں اکثر اس کے گھر جاتا اور ہم رات بھر باتیں کرتے رہتے۔ ایک روز میں نے اسے اپنے قبول احمدیت کا واقعہ سنا دیا جس کے بعد اس کے ساتھ خروج دجال اور نزول مسیح وغیرہ کے بارہ میں تفصیلی بات ہوئی۔ وہ یہ تمام باتیں سن کر حیران ہوا اور مجھے امید تھی کہ شاید وہ ان پر غور کر کے کوئی بہتر جواب دے گا لیکن کچھ دیر کے بعد وہ کہنے لگا کہ تم سے زیادہ بے وقوف کوئی نہیں، پھر طرح طرح کے حقارت آمیز نام لے لے کر مجھ سے تمسخر کرنے لگا۔ میں کچھ دیر تک تو خاموش رہا۔ لیکن جب اس کا استہزاء طول پکڑنے لگا اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں بھی گستاخی کا مرتکب ہونے لگا تو میں نے کہا کہ مجھے اپنی توہین کی کوئی پرواہ نہیں اور میں نے تمہیں معاف بھی کر دیا ہے۔ لیکن تمہاری بہتری کی خاطر عرض کرتا ہوں کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی توہین کا مرتکب نہ ہونا کیونکہ آپ خدا کے فرستادہ ہیں اور خدا تعالیٰ کو اپنے مرسلین کی غیرت ہے اور خدا تعالیٰ نے آپ سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ: إِنِّي مُهِينٌ مَّنْ أَرَادَ إِهَانَتَكَ۔ یہ بات سنتے ہی وہ جوش میں آ گیا اور غضبناک ہو کر حضرت امام مہدی علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرنے لگا۔ میرے روکنے پر بھی جب وہ باز نہ آیا تو میں وہاں سے خدا حافظ کہہ کر رخصت ہو گیا۔

چند ماہ کے بعد ہماری دوبارہ ملاقات ہوئی تو اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم ابھی تک اس جماعت میں ہی ہو جس کے تم نے مجھے قصے سنائے تھے؟

میں نے کہا کہ نہ صرف یہ کہ میں اسی جماعت میں ہوں بلکہ روز بروز میرے ایمان میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

اس نے بعض امور کے بارہ میں مجھے جماعت کے فہم اور موقف کے بارہ میں پوچھا۔ اس وقت اس کا بیٹا بھی ہمارے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ جب میں نے جماعت کی تفسیر اور فکر پیش کی تو اس کے بیٹے نے اس کے بارہ میں غیر معمولی طور پر پسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ عقل ومنطق کے مطابق دل کو مطمئن کرنے والی تفسیر ہے۔ یہ بات سن کر محسن کو مزید غصہ آ گیا اور اس نے ہم دونوں کو بے وقوفی اور جہالت کا طعنہ دیا۔

میں نے کہا کہ مجھے تم سے محبت ہے اور ہماری دوستی بہت پرانی ہے۔ اس لئے یا تو تم میرے ساتھ جماعت کے بارہ میں بات ہی نہ کرو اور اگر تم جماعت اور امام الزمان کے بارہ میں بات کرنا چاہتے ہو تو پھر سننے کا حوصلہ بھی پیدا کرو اور اپنی گندی زبان کو لگام دو کیونکہ تمہارا یہ فعل میرے لئے تکلیف کا باعث ہے اور تمہارے لئے بہت مضر ہے۔

یہ سنتے ہی وہ کہنے لگا کہ اچھا یہ بتاؤ کہ اگر میں گالی دوں تو مجھے کیا ہوگا؟

میں نے کہا کہ خدا تعالیٰ کا حضرت امام مہدی علیہ السلام سے وعدہ ہے کہ جو اُن کی توہین کا مرتکب ہوگا اللہ تعالیٰ اسے ذلیل ورسوا کر دے گا۔ اس نے میری بات سن کر ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پھر گالی دی۔

میں نے کہا کہ یاد رکھنا کہ تم نے دوسری بار عمداً گالی دی ہے۔ اور ایسی حرکت بلا سزا نہیں رہتی۔

یوں یہ ملاقات ختم ہو گئی۔ اس کے بعد میں ایک سفر پر روانہ ہو گیا۔ واپسی پر میں نے فون پر محسن سے بات کی تو معلوم ہوا کہ اس کے پاؤں کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور وہ ہسپتال میں ہے۔ یہ سنتے ہی میں ہسپتال پہنچا اور ایک رات ہسپتال میں ہی اس کی تیمارداری میں گزاری۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ وہ کار چلا رہا تھا کہ اس کی آنکھ لگ گئی اور اتنے میں کار درخت سے جا ٹکرائی جس کی وجہ سے دیگر چوٹوں کے علاوہ پاؤں کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ میں نے کہا کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے انذار ہے اور اس گستاخی کی سزا ہے جو تم نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی شان میں کی ہے۔

یہ سن کر وہ خاموش رہا اور کوئی بات نہ کی۔ دن گزرتے گئے اور وہ کچھ عرصہ کے بعد ٹھیک ہو گیا۔ جس کے بعد ایک روز ہماری ملاقات ہوئی تو دوبارہ احمدیت کے موضوع پر بات شروع ہو گئی اور وہ پھر حسب عادت غصہ میں آ گیا اور ایک بار پھر گالیاں بکنے لگا۔

میں نے اسے کہا کہ کیا تمہیں یاد نہیں کہ اس گستاخی کی وجہ سے تمہارے ساتھ پہلے کیا ہوا ہے؟ کیا تمہیں اس بات کی کچھ پرواہ نہیں؟ شاید تم چاہتے ہو کہ خدا تعالیٰ تمہیں ایک بار اور سزا دے تا تمہیں یقین آ جائے کہ اہل اللہ کی شان میں گستاخی موجب عقاب ہوتی ہے۔

اس کے بعد محض ایک ہفتہ ہی گزرا تھا کہ مجھے اطلاع ملی کہ محسن کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے اور اس بار اس کی دائیں ٹانگ ٹوٹ گئی ہے اور اب اس کی ٹانگ میں پلیٹیں وغیرہ ڈال کر ٹانگ سیدھی کی گئی۔

میں اس سے ملنے گیا اور صحت کا حال پوچھنے کے بعد کہا کہ کیا تمہیں جواب مل گیا ہے؟ کیا اب تمہیں یقین آ گیا ہے کہ یہ اسی گندے فعل کی سزا ہے جس کا تُو عادی ہو چکا ہے؟

وہ خاموش رہا اور میں نے ہمدردی کرتے ہوئے اسے کہا کہ آئندہ ایسا کرنے سے باز آنا ہی تمہارے لئے بہتر ہے اس لئے اپنی عاقبت خراب نہ کرو اور ایسی بدزبانی سے باز آ جاؤ۔ میرا خیال تھا کہ وہ اب ایسی حرکت نہیں کرے گا لیکن تقریباً ڈیڑھ سال کے بعد جب ہم ایک بار پھر ملے تو پھر وہی باتیں چل نکلیں اور پھر اس نے وہی حرکت کی۔ میں نے اسے کہا کہ تم کیا سمجھتے ہو کہ اگر تم گستاخیوں سے باز نہیں آؤ گے تو کیا خدا سزا دیتے دیتے تھک جائے گا؟ چنانچہ وہی ہوا جس کا اب اسے بھی تجربہ ہو چلا تھا۔ تیسری بار اس کا ایکسیڈنٹ ہوا اور اس بار اس کا بازو ٹوٹ گیا۔ میں نے کہا اب تو تمہارے متعدد تجربات کے بعد یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اگر تم باز نہیں آؤ گے تو خدا تعالیٰ اپنے پیارے سے کیا ہوا وعدہ بھی پورا کرتا رہے گا۔

اس واقعہ کے ایک سال بعد ہماری ملاقات ہوئی۔ اس بار میں نے بہت احتیاط کی کہ اس سے مذہبی گفتگو نہ کی جائے لیکن تھوڑی دیر کے بعد خود اس نے پھر وہی موضوع چھیڑ لیا اور پھر گالی گلوچ کے ساتھ توہین آمیز جملے بولتا گیا۔ میں نے اسے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ تم ایک اچھے انسان بن سکتے ہو۔ لیکن مَیں نہیں چاہتا کہ تم اپنی اَنا اور تکبر کی بھینٹ چڑھ جاؤ اس لئے میں تم سے اپنا تعلق صرف اس وجہ سے توڑتا ہوں تا کہ تم چوتھی بار ہڈیوں کے ٹوٹنے سے محفوظ رہو۔ اس لئے آج کے بعد میری کوشش ہوگی کہ نہ تم سے ملاقات ہو اور نہ دینی موضوعات پر کوئی بات ہو۔

ابھی کچھ ہی عرصہ گزرا تھا کہ میں نے ایک بار پھر سنا کہ محسن کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے اور اس کا دوسرا بازو بھی ٹوٹ گیا ہے۔ میں نے خبر سننے کے باوجود اسے ملنے کے لئے نہ جانے کا فیصلہ کیا۔ چند ماہ کے بعد اس نے خود مجھ سے رابطہ کیا اور ملنے کے لئے کہا۔ مَیں بادلِ نخواستہ چلا گیا اور مذہبی بات کرنے سے پرہیز کرتا رہا۔ باتوں باتوں میں مَیں نے پوچھا کہ تمہارا بیٹا کیا پڑھتا ہے اور کہاں پڑھ رہا ہے۔ اس نے ایک علاقے کا نام لے کر کہا کہ وہ اس علاقے میں نرسنگ کا کورس کر رہا ہے۔ مَیں نے کہا کہ اس علاقے میں تو ہماری جماعت کا مرکز بھی ہے۔ یہ سنتے ہی جیسے اس پر شیطان سوار ہو گیا اور وہ غضبناک ہو کر گالیاں بکنے لگا۔

میں نے ناراض ہوئے بغیر مسکراتے ہوئے کہا کہ میرے دوست! اب تو بدگوئی سے باز آ جاؤ کیونکہ اب تو ٹوٹنے کے لئے تمہارے جسم میں مزید کوئی ہڈی بھی سلامت نہیں ہے۔ اس لئے میری نصیحت مانو اور اپنے کئے پر نادم ہو کر خدا تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرو۔ اور یقین رکھو کہ یہ تمہاری اور میری آخری ملاقات ہے کیونکہ میں بھی بار بار تجربہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہر بار میرے ساتھ تمہاری بات بالآخر تمہاری طرف سے سبّ وشتم پر ہی ختم ہوتی ہے۔ ہر بار تمہیں اس فضول گوئی کی سزا ملنے کے باوجود تمہاری انا آڑے آ جاتی ہے اور تم محض یہ ثابت کرنے کے لئے کہ یہ خدا کی طرف سے سزا نہیں تھی دوبارہ وہی غلطی کرتے ہو۔ اس لئے میں تمہارے لئے ہدایت کی دعا کرتے ہوئے تم سے علیحدہ ہو جاتا ہوں۔

دس روز کے بعد پتہ چلا کہ رات کے وقت پولیس ان کے گھر آئی اور اسے پوچھا کہ کیا تم ہی محسن ہو؟ اور اس کے اثبات میں جواب دینے کے بعد پولیس نے کہا کہ تمہیں تو اس وقت جیل میں ہونا چاہئے کیونکہ تمہارے بارہ میں آٹھ سال کی قید کا فیصلہ موجود ہے جس کی تنفیذ نہ جانے کیوں نہیں ہوسکی۔ چنانچہ اس شخص کو جو بدزبانی سے باز نہیں آتا تھا پے درپے سزاؤں کا جب کوئی اثر اس پر نہ ہوا تو خدا تعالیٰ نے اسے مجسم اہانت بنا کر جیل کی سلاخوں کے پیچھے ڈال دیا۔ کاش کہ وہ عبرت حاصل کرے اور اب بھی توبہ کی طرف رجوع کرے۔

جہاں مجھے اپنے اس دوست کی اس حالت پر افسوس ہے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ خدا کے وعدوں کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ کر آپؑ کی صداقت پر میرا ایمان مضبوط سے مضبوط تر ہو گیا ہے۔

(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 2/ستمبر 2016)

......☆......☆......☆......

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بغیر کسی دقّت کے، خوشی سے بچے بھی، نوجوان بھی، عورتیں بھی، مرد بھی اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کرتے ہیں اور اکثریت نوجوانوں اور بچوں کی یہ خدمت سرانجام دے کر سمجھ رہی ہوتی ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں افراد جماعت کا مزاج بن چکا ہے کہ جماعت کے ہر طبقے اور ہر عمر کے افراد نے جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی خدمت کرنی ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 5/اگست 2016 بطرز سوال و جواب
بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے حوالہ سے جلسہ کی ڈیوٹیاں دینے والے احباب و مستورات اور بچوں کی کن الفاظ میں حوصلہ افزائی فرمائی ؟

جواب حضور انور نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے فضل سے بغیر کسی دقّت کے اور خوشی سے بچے بھی، نوجوان بھی، عورتیں بھی، مرد بھی اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کرتے ہیں اور اکثریت نوجوانوں اور بچوں کی بھی یہ خدمت سرانجام دے کر سمجھ رہی ہوتی ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں یہ افراد جماعت کا مزاج بن چکا ہے کہ جماعت کے ہر طبقے اور ہر عمر کے افراد نے جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی خدمت کرنی ہے۔

سوال جماعت احمدیہ امریکہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر یوٹیوب پر ایک انٹرویو میں خدام الاحمدیہ کے عہدے دار سے کیا سوال ہوا اور اس عہدے دار نے اس سوال کا کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، گزشتہ ہفتے جمعہ سے اتوار تک جماعت احمدیہ امریکہ کا جلسہ تھا۔ یُوٹیوب پر مَیں نے ایک انٹرویو دیکھا۔ انٹرویو لینے والے نے خدام الاحمدیہ کے عہدیدار سے انٹرویو لیا۔ اس سے سوال پوچھا گیا کہ یہ سارا کام تم نے کیا ہے اس کے بدلے میں تمہیں کیا ملتا ہے؟ کتنی رقم ملے گی؟ کتنے ڈالر ملیں گے؟ تو اس نوجوان کا یہی جواب تھا کہ ہم تو رضا کارانہ طور پر کام کرتے ہیں جو مزدوری ہمیں ملتی ہے دنیاداروں کی سوچ سے وہ بالا ہے ہم تو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کام کرتے ہیں۔

سوال ایک دنیا دار کے بالمقابل ایک احمدی کی ترجیہات کیا ہیں ؟

جواب حضور انور نے فرمایا، جب دنیا کی ترجیحات اسکولوں کالجوں میں چھٹیوں کے دوران کھیلنا کودنا اور سیریں کرنا ہے، جب دنیاوی نوکریاں کرنے والوں کی ترجیحات نوکریوں سے رخصت ملنے پر آرام کرنا اور خاندان کے ساتھ رخصتیں گزارنا ہے، اس وقت ایک احمدی کی ترجیحات مختلف ہیں۔ اگر ان رخصتوں میں جلسہ سالانہ آ رہا ہے تو ان دنوں میں پڑھے لکھے بھی اور اَن پڑھ بھی، افسر بھی اور ماتحت بھی، پیشہ ور ماہرین بھی اور عام مزدور بھی اور طالبعلم بھی اپنے آپ کو رضا کارانہ طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے پیش کرتے ہیں۔

سوال برطانیہ کے جلسہ میں کن کن دقتوں کا سامنا کر کے رضا کار اپنے فرائض انجام دیتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا، برطانیہ کا جلسہ ایسی جگہ ہوتا ہے جہاں ہر انتظام عارضی طور پر کرنا ہے اور ہر ممکنہ سہولت کو مہیا بھی کرنا ہے۔ پھر کونسل کی طرف سے یہ شرط بھی ہے کہ کام شروع کرنے کی ابتدا سے لے کر جلسہ کے بعد ہر چیز کو سمیٹنے اور اس جگہ کو پہلے جیسی زرعی زمین یا فارم لینڈ بھی بنانا ہے اور یہ سب کام اٹھائیس دن کے اندر اندر کرنا ہے۔ کام کی نوعیت کے لحاظ سے بہت تھوڑا سا وقت ہے لیکن والنٹیئرز کے کام اٹھائیس دن، بلکہ بعض کام ایسے ہیں جو اس سے پہلے بھی شروع ہو جاتے ہیں۔ گویا یہاں کے کارکن کچھ ایسے بھی ہیں جو اپنے وقت اور مال کی قربانی تقریباً ڈیڑھ دو مہینے تک کرتے رہتے ہیں اور یہ عرصہ ایک انسان کے کام کرنے کے لئے، رضا کارانہ طور پر کام کرنے کیلئے بہت بڑا عرصہ ہے۔

سوال حضور انور نے رضا کاروں کے جذبۂ خدمت کی کن الفاظ میں تعریف کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، یاددہانی کروانے سے رضا کارانہ طور پر کام کرنے والے کارکن ہوشیار بھی ہو جاتے ہیں اور زیادہ توجہ سے اپنے فرائض سرانجام دینے کی کوشش کرتے ہیں ورنہ مجھے تو اس بات میں معمولی سا بھی تحفظ نہیں ہے کہ کارکن خدمت کے جذبہ سے سرشار ہو کر عموماً کام نہیں کرتے۔ یقیناً یہ سب کارکن خدمت کے جذبہ سے کام کرنے والے ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعثت کے مقاصد میں سے ایک مقصد کیا بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعثت کے مقاصد میں سے ایک مقصد دین کی خاطر سفر کر کے آنے والے مہمانوں کی مہمان نوازی کو بھی قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں کہ: ’’تیسری شاخ اس کارخانہ کی واردین اور صادرین اور حق کی تلاش کے لئے سفر کرنے والے اور دیگر اغراض متفرقہ سے آنے والے ہیں‘‘۔ پھر فرمایا کہ ’’یہ شاخ بھی برابر نشوونما میں ہے‘‘۔ یعنی بڑھ رہی ہے۔ پھر آپؑ نے یہ بھی فرمایا کہ ہزاروں کی تعداد میں یہ لوگ آ رہے ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں ظاہری سامانوں اور سہولتوں کے لحاظ سے قادیان کی کیا حالت تھی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، قادیان کی چھوٹی سی بستی میں جہاں اس زمانہ میں کسی قسم کی سہولت بھی میسر نہیں تھی۔ مہمانوں کی مہمان نوازی کے لئے بٹالہ سے یا امرتسر سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سامان منگوایا کرتے تھے۔ ایسے حالات میں بعض دفعہ انسان پریشان بھی ہو جاتا ہے کہ ذرائع آمد و رفت بھی نہیں ہیں۔ بعض دفعہ پیدل جانا ہوتا تھا۔ عموماً ٹانگے پہ، یکّہ پہ، جاتے تھے۔ ایسے حالات میں ایک دور دراز علاقے میں مہمان نوازی کرنا بہت مشکل ہے۔

سوال ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل کو مضبوط کرنے کے لئے کن الفاظ میں تسلی دی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل کو مضبوط کرنے کے لئے آپ کو پہلے سے ہی فرما دیا تھا۔ عربی کا الہام ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ لوگ کثرت سے تیری طرف رجوع کریں گے سو تیرے پر واجب ہے کہ تُو ان سے بدخلقی نہ کرے اور تجھے لازم ہے کہ ان کی کثرت دیکھ کر تھک نہ جائے۔

سوال جلسہ میں شامل ہونے والے یوگنڈا کے ایک وزیر نے کن تاثرات کا اظہار کیا ؟

جواب حضور انور نے فرمایا، گزشتہ سال ایک مہمان یوگنڈا سے آئے ہوئے تھے۔ وہاں کے وزیر بھی ہیں۔ کہنے لگے کہ میں مہمان نوازی اور انتظامات کو دیکھ کر حیران ہوا کہ کس طرح لوگ رضا کارانہ طور پر اتنی قربانی کر رہے ہیں۔ کہنے لگے میرے تصور میں بھی نہیں تھا کہ میں ایک ایسے جلسے میں شامل ہونے جا رہا ہوں جہاں انسان نہیں بلکہ فرشتے کام کرتے نظر آئیں گے۔ کہتے ہیں کہ بیس دفعہ بھی کوئی چیز مانگو تو ہنستے ہوئے پیش کرتے تھے۔

سوال حضور انور نے شعبہ استقبال کو کیا نصیحت فرمائی ؟

جواب حضور انور نے فرمایا، شعبہ استقبال عموماً مہمانوں کا بڑی اچھی طرح استقبال کرتا ہے۔ مہمان جب سفر کر کے آتا ہے تو اس کو تھکاوٹ بھی ہوتی ہے۔ سفر میں چاہے جتنی بھی سہولتیں میسر ہوں اِس زمانے میں بھی سفر کی کوفت اور تھکاوٹ ہوتی ہے۔ اس لئے شعبہ استقبال کو اس بات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔

سوال قیام گاہوں کے مہمان نوازوں کو حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی ؟

جواب حضور انور نے فرمایا، ہمسایہ ممالک سے جو مہمان سفر کر کے آتے ہیں وہ بذریعہ کار یا بس کئی گھنٹے کا سفر کر کے آ رہے ہوتے ہیں۔ تھکاوٹ بھی ہوتی ہے۔ اس لئے اگر یہ آنے والے جماعتی قیامگاہوں میں ٹھہر رہے ہوں تو وہاں کی انتظامیہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات کو یاد رکھنا چاہئے کہ اپنے بھائی کو مسکرا کر ملو اور یہ صدقہ ہے۔ پھر ایک موقع پر یہ بھی فرمایا کہ معمولی سی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو۔ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنا بھی نیکی ہے۔

سوال مہمانوں کو انکی قیام گاہوں تک رہنمائی کرنے کے حوالے سے متعلقہ شعبہ کو حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی ؟

جواب حضور انور نے فرمایا، سفر کر کے آئے مسافر سے ایک تو خوش اخلاقی سے ملیں پھر انہیں ان کی رہائش کی جگہوں پر پہنچائیں۔ خاص طور پر جب عورتیں اور بچے ہوں اور مرد اُن کے ساتھ نہ ہوں، تو انہیں قیامگاہوں تک پہنچانا متعلقہ شعبہ کا کام ہے اسی طرح مسکرا کر اور خوش اخلاقی سے بات کرنا صرف استقبال کا نہیں بلکہ ہر شعبہ میں کام کرنے والے کارکن کے لئے ضروری ہے۔

سوال حضور انور نے جلسہ پر آنے والے مہمانوں کو کیا نصیحت فرمائی ؟

جواب حضور انور نے فرمایا، اوّل تو تمام آنے والے مہمانوں کو بھی یہ خیال رکھنا چاہئے کہ جب وہ جلسے پر آئیں تو جماعتی تصدیق کے ساتھ آنا چاہئے یا اپنے ایمز (AIMS) کارڈ لے کر آنا چاہئے اور اگر کسی وجہ سے یہ رہ گیا ہو تو متعلقہ شعبہ کارروائی کے دوران انہیں سہولت میسر کرے کہ وہ آرام سے بیٹھ سکیں۔

سوال حضور انور نے تقسیم طعام کے حوالے سے میزبانوں کو کیا نصیحت فرمائی ؟

جواب حضور انور نے فرمایا، جلسے کے تین دنوں میں ہر شامل ہونے والا مہمان عموماً جو جلسہ سننے کے لئے آتا ہے کم از کم دوپہر کا کھانا جماعتی انتظام کے تحت کھاتا ہے۔ اس میں کھانا کھلانے والے افسران اور معاونین اس بات کا خیال رکھیں کہ خوش اخلاقی سے پیش آنا مہمان کا حق ہے اور میزبان کا فرض ہے۔ بعض لوگ کھانے کے معاملے میں کارکنوں کو تکلیف میں ڈالتے ہیں۔ مختلف قسم کے سوال کرتے ہیں یا مطالبات کر رہے ہوتے ہیں یہ چاہئے، وہ چاہئے۔ لیکن کارکنوں کو پھر بھی برداشت کرنا چاہئے۔ کھانا ایک ایسی چیز ہے جس میں کھانا کھلانے والے کا نامناسب رویہ یا معمولی سا بھی غیر ضروری تبصرہ یا کوئی بات کہہ دینا مہمان کے جذبات کو چوٹ لگاتا ہے۔

سوال حضور انور نے رضا کاروں کو کیا دعا کرتے رہنے کی تلقین فرمائی ؟

جواب حضور انور نے فرمایا، یہ دعا بھی کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس چھوٹی سی خدمت کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی کر رہے ہیں اسے قبول بھی فرمائے اور ہمارے کام ہر قسم کی ریا سے خالی ہوں اور خالصۃً لِلّٰہ ہوں۔

سوال شعبہ پارکنگ کو حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی ؟

جواب حضور انور نے فرمایا، پارکنگ بھی بہت اہم شعبہ ہے۔ بعض دفعہ مہمان یہاں غلط رویّے بھی دکھا جاتے ہیں اور اپنی مرضی سے پارکنگ کرنا چاہتے ہیں۔ ایسی صورت میں کارکن کو حتی الوسع یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اسے نرمی سے سمجھائے اور پھر اپنے بالا افسر کو اطلاع کرے۔ اگر تو کوئی صحیح مطالبہ ہے، کسی کا کوئی بیمار ہے یا کوئی اور وجہ ہے تو اسے آرام سے سمجھائیں اور بتائیں کہ مَیں اپنے بالا افسر کو بلاتا ہوں تو وہ آپ کے لئے کوئی سہولت مہیا کر دیتا ہے۔ لیکن اتنے عرصے میں آرام سے یہ درخواست بھی کر دیں کہ آپ ایک طرف کھڑے ہو جائیں۔ اور مہمانوں کو اس سے تعاون بھی کرنا چاہئے تا کہ باقی ٹریفک متأثر نہ ہو۔ کیونکہ بعض دفعہ اس بحث میں اور جھگڑوں میں کاروں کی لمبی لائینیں لگ جاتی ہیں اور دوسرے متاثر ہو رہے ہوتے ہیں۔

سوال شعبہ سکیننگ اور چیکنگ کو حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی ؟

جواب حضور انور نے فرمایا، سکیننگ اور چیکنگ کے

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی، اگست۔ستمبر 2016ء

جس اسلام کو میں جانتا ہوں وہ محبت، امن اور ہم آہنگی کا گہوارہ ہے

❁ ہم ایک بہت بڑی تباہی کی طرف بڑھ رہے ہیں، اگر ہم نے ان حالات کو محسوس نہ کیا تو ہم اپنے پیچھے اپنی اولاد اور نسل کیلئے ایک ایسی دُنیا چھوڑیں گے جس کا اُن کو پچھتاوا رہے گا*

❁ جس اسلام کو میں جانتا ہوں وہ محبت، امن اور ہم آہنگی کا گہوارہ ہے، جو تعلیم قرآن کریم دیتا ہے وہ یہ ہے کہ اپنے خالق سے، اپنے پیدا کرنے والے سے محبت کرو اور بنی نوع انسان سے محبت کرو، ہر انسان دوسرے انسان کے حقوق ادا کرے*

الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندگان کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے انٹرویو

❁ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جو تعلیم قرآن کریم میں دی ہے اور تفصیل سے ہر طبقے کے جو حقوق قائم کئے ہیں اس کا مقابلہ نہ کوئی قانون کرسکتا ہے نہ ہی کوئی قانون قائم کرنے والی تنظیموں کے دستوروں میں ان کو اس نظر سے دیکھا گیا ہے جس نظر سے قرآن کریم نے دیکھا ہے*

❁ عورت یہ دیکھے کہ اس کے فرائض کیا ہیں اور انہیں اس نے کس طرح احسن رنگ میں ادا کرنا ہے، ساس بھی، بہو بھی، بیٹی بھی، ماں بھی، اور مرد دیکھے کہ اس کے فرائض کیا ہیں اور اس نے انہیں احسن رنگ میں کس طرح ادا کرنا ہے تو گھروں کے جھگڑے بھی ختم ہو جائیں*

جلسہ سالانہ جرمنی کے دوسرے روز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب

ایک ایسے وقت میں جہاں دنیا تنازعات اور تفرقوں میں گھر رہی ہے ہم امن کے پُل بنا رہے ہیں

- میں اپنے تمام مہمانوں کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ وہ اسلام جو مغربی میڈیا پیش کرتا ہے وہ کسی صورت بھی اسلام کی سچی تعلیمات کی عکاسی نہیں کرتا*
- اسلام ایسا مذہب ہرگز نہیں ہے جو شدت پسندی اور تشدد کو فروغ دیتا ہو بلکہ ایک ایسا مذہب ہے جو امن، برداشت اور عدل کی تعلیم معاشرہ کے ہر طبقہ کیلئے دیتا ہے*
- یہ ایک بہت بڑا المیہ ہے کہ دہشت گردانہ حملے اسلام کی طرف منسوب کئے جا رہے ہیں، اسلام تو وہ مذہب ہے جو معصوموں کے قتل اور انہیں نقصان پہنچانے کو سخت ترین الفاظ میں کالعدم قرار دیتا ہے*
- معصوموں پر حملہ چاہے وہ اسٹیشنز پر ہو، ٹرین پر ہو، کلبوں میں ہو یا کسی اور جگہ ہو ان کا بالکل بھی کوئی جواز نہیں بنتا اور ان کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کرنی چاہئے*
- آجکل دنیا میں جو دہشت گردی اور شدت پسندی پھیلی ہوئی ہے اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے، حقیقت میں اسلام کا لفظی مطلب امن، صلح جوئی اور تمام لوگوں کو تحفظ دینے کا ہے*
- دُنیا میں امن قائم کرنے کیلئے میں نے متعدد بار عدل و مساوات کی اہمیت کو اُجاگر کیا ہے اور اسلام بتاتا ہے کہ امن کی کنجی معاشرہ کے ہر طبقہ میں عدل و انصاف اور ایمانداری ہے*
- تاریخ گواہ ہے کہ ابتدائے اسلام میں جو جنگیں ہوئیں وہ سب مسلمانوں پر مسلط کی گئیں اور مکمل طور پر مدافعانہ تھیں*
- یہ ہمارا پختہ ایمان ہے کہ اسلام جو عزت اور شرف انسانی زندگی اور اس کی آزادی کو دیتا ہے وہ یقیناً تمام بنی نوع انسان کی تاریخ میں بے مثال ہے*
- احمدیہ مسلم جماعت ایک پُرامن مذہبی جماعت ہے جو تمام دنیا میں برداشت، مفاہمت اور عقیدہ کی آزادی پھیلانے کی کوشش کر رہی ہے*
- یہ احمدیہ مسلم جماعت ہی ہے جو انسانیت کو پیار اور رحم کی چھتری تلے اکٹھا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ان مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے ہم ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ سو ایک ایسے وقت میں جہاں دنیا تنازعات اور تفرقوں میں گھر رہی ہے ہم امن کے پُل بنا رہے ہیں جو لوگوں کو قریب لا رہے ہیں*
- مزید برآں ہم انسانیت کی خدمت کیلئے اپنی بھرپور کوشش کر رہے ہیں، ہم ضرورت مندوں کی مدد کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور انہیں اور ان کے بچوں کو بہتر مستقبل دیتے ہیں، اس لئے ہم نے دنیا کے مختلف پسماندہ حصوں میں خدمت انسانیت کے مختلف منصوبے شروع کر رکھے ہیں*

جلسہ سالانہ جرمنی کے دوسرے روز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جرمن مہمانوں سے خطاب

{رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن}

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 2 اور 3/ستمبر 2016 کی مصروفیات

2/ستمبر 2016 بروز جمعۃ المبارک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے پانچ بجے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کے اکتالیسویں جلسہ سالانہ کا آغاز ہو رہا تھا۔ اور آج جلسہ سالانہ کا پہلا روز تھا۔ دوپہر ایک بجکر 55 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔

الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندگان کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے انٹرویو

درج ذیل الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کے منتظر تھے۔

SWR TV(1)

BADEN TV(2)

RTL TV(3)

ZDF TV(4)

ALBANIA TV(5)

DIE NEUE WELLE(6) (ریڈیو چینل)

(7) اخبار BADISCHES TAGE BLATT

(8) اخبار STUTTGARTER ZEITUNG

(9) اخبار SUDDEUTSCHE ZEITUNG

DPA PRESS AGENCY(10)

KATHOLISCHE NACHRICHTEN AGENTUR (11)

☆ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کا دُنیا کے لئے کیا پیغام ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں ایک لمبے عرصہ سے یہ پیغام دُنیا میں پہنچا رہا ہوں کہ دنیا کے امن کو قائم کرنے کے لئے

ہمیں مزید محنت کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے ہمیں آپس میں تعاون کرنا ہوگا کیونکہ ہم ایک بہت بڑی تباہی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اگر ہم نے ان حالات کو محسوس نہ کیا تو ہم اپنے پیچھے اپنی اولاد اور نسل کے لئے ایک ایسی دنیا چھوڑیں گے جس کا ان کو پچھتاوا رہے گا۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ اسلام میں بعض سزائیں بہت سخت ہیں اور مغربی معاشرہ ان پر اعتراض کرتا ہے اس بارہ میں آپ کیا کہتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: شریعت کیا ہے؟ میرے نزدیک تو شریعت وہ ضروری احکامات ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے اور جن کو جمع و محفوظ کیا گیا اور جسے قرآن مجید کہتے ہیں۔ جس کے مطابق کچھ سزا کے احکامات بھی ہیں مگر وہ تفسیر و تشریح کے محتاج ہیں اور اگر ان کی تفسیر و تشریح صحیح طرح سے نہ کی جائے تو لوگوں کو ان کی حقیقت کا علم نہیں ہوسکتا۔ بنیادی طور پر یہ بات جاننی چاہئے کہ قرآن کریم کے آغاز میں ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بے انتہا رحم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے اور جو خدا بے انتہا رحم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہو وہ اپنی مخلوق کے ساتھ نفرت اور ظلم کا سلوک نہیں کرتا۔

☆ ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ یہاں جرمنی میں خاص طور پر کچھ پارٹیز یہ سوال اٹھاتی ہیں کہ اسلام جرمنی کا حصہ ہے یا نہیں اور کیا اس کی تعلیم ہمارے قوانین سے مختلف تو نہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: جس اسلام کو میں جانتا ہوں وہ محبت، امن اور ہم آہنگی کا گہوارہ ہے۔ مجھے نہیں علم کہ وہ اسلام کے بارہ میں اپنی معلومات کہاں سے لیتے ہیں۔ مگر جس اسلام کی تعلیم کو مَیں جانتا ہوں، جو تعلیم قرآن کریم دیتا ہے وہ یہ ہے کہ اپنے خالق سے، اپنے پیدا کرنے والے سے محبت کرو اور بنی نوع انسان سے محبت کرو۔ ہر انسان دوسرے انسان کے حقوق ادا کرے۔

بعد ازاں پرچم کشائی کی تقریب کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ کے چاروں ہالوں کے درمیان ایک کھلے لان میں تشریف لے آئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ امیر صاحب جرمنی نے جرمنی کا قومی پرچم لہرایا۔ لوائے احمدیت لہرانے کے دوران احباب جماعت ''رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْم'' کی دعا پڑھتے رہے۔

mta انٹرنیشنل کی یہاں جلسہ گاہ سے لائیو نشریات صبح سے ہی شروع ہو چکی تھیں۔ پرچم کشائی کی یہ تقریب بھی دنیا بھر میں لائیو نشر ہوئی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کے ساتھ جلسہ کا افتتاح ہوا۔ اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن اخبار بدر شمارہ نمبر 38 مورخہ 22 ستمبر 2016 میں شائع ہو چکا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ تین بجے تک جاری رہا اور یہ خطبہ جمعہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر لائیو نشر ہوا اور مقامی طور پر درج ذیل بارہ زبانوں میں اس کا ترجمہ ساتھ ساتھ کیا گیا۔

جرمن، انگریزی، فرنچ، بنگالی، عربی، بلغارین، ٹرکش، البانین، رشین، بوزنین، فارسی، سواحیلی۔ علاوہ ازیں ان میں سے انگریزی، عربی، فرنچ، بنگالی اور جرمن تراجم براہ راست ایم ٹی اے پر نشر ہوئے۔ اس کے علاوہ ''ایم ٹی اے افریقہ'' پر سواحیلی اور انگریزی کا ترجمہ براہ راست نشر ہوا۔ ریڈیو پر دو مختلف فریکوئنسی میں عربی اور جرمن ترجمہ لائیو نشر کیا جاتا رہا۔

پریس کانفرنس

خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شعبہ نمائش میں تشریف لے آئے جہاں پہلے طے شدہ پروگرام کے مطابق ایک پریس کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ جس میں پانچ ٹیلیویژن چینلز، ایک ریڈیو چینل، تین اخبارات اور دو نیوز ایجنسیز کے نمائندے اور جرنلسٹ موجود تھے۔

☆ ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کا جلسہ پر آکر سب سے بڑا تاثر کیا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میرے لوگ یہاں جلسہ سالانہ پر اکٹھے ہوئے ہیں تا کہ وہ اپنے ایمان اور روحانیت میں آگے بڑھیں اور مزید سیکھیں کہ دوسرے انسانوں کا ان پر کیا حق ہے۔ یہاں انہیں سب کو دیکھ کر میں خوش ہوں۔

☆ ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آج کل کے حالات دُنیا میں بہت خراب ہیں اور اسلام کا لوگوں کے دلوں میں بہت خوف ہے اس بارہ میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا : آپ کی بات درست ہے کہ لوگوں کے دلوں میں اسلام کا خوف بیٹھا ہوا ہے۔ مگر اس خوف کی بنیاد اسلامی تعلیم نہیں ہے بلکہ ان دہشت گرد اور انتہا پسند لوگوں کے عمل ہیں جو اسلام کی تعلیم کے خلاف ہر جگہ فساد کر رہے ہیں اور محض اپنے مفاد کے حصول کے لئے یہ سب کچھ کر رہے ہیں جبکہ اسلام کی حقیقی تعلیم مکمل طور پر امن اور سلامتی والی ہے۔ اگر کوئی مسلمان گروپ اپنے مفادات کے حصول کے لئے ظلم کی راہ پر اُتر آئے تو یہ ہرگز اسلام کی تعلیم نہیں ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا صحافیوں کی ایک خاصی تعداد اور دیگر افراد ان ممالک میں گئے جہاں یہ مظالم ہو رہے ہیں اور داعش کے لوگوں اور دیگر افراد سے پوچھا کہ جو کچھ آپ کر رہے ہیں وہ تو اسلامی تعلیم کی پیروی معلوم نہیں ہوتی۔ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں یہ علم نہیں کہ جو ہم کر رہے ہیں وہ اسلامی تعلیم اور قرآن کریم کے مطابق ہے یا نہیں یا اسلامی تعلیم کیا ہے؟ ہم صرف اتنا جانتے ہیں کہ ہمارے رہنماؤں نے کہا ہے کہ ایسا کرو، اس لئے ہم ایسا کر رہے ہیں۔ بلکہ ان میں سے بعض جن کو اسلامی تعلیم کا کچھ علم تھا یہ بھی کہا گو ہمیں پتہ ہے کہ خودکش حملے وغیرہ اسلام کی تعلیم نہیں لیکن ہم لوگ جو ایسا کر رہے ہیں اس کو روکنا بھی نہیں چاہتے۔ یہ سب باتیں ریکارڈ پر ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ جو کچھ بھی کر رہے ہیں وہ اسلام کی خاطر نہیں بلکہ محض اپنے مفاد کی خاطر کر رہے ہیں۔ لہٰذا کسی کو اسلام سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔

حضور انور نے فرمایا ساتھ ساتھ ہم احمدی امن کے پیغام کو پھیلا رہے ہیں مگر جب کوئی تشدّد پسند واقعہ ہوتا ہے یا ظلم کیا جاتا ہے تو پریس اور میڈیا اس کی زیادہ کوریج کرتا ہے اور جب اس کے بالمقابل ہم اسلام کی حقیقی تعلیم یعنی محبت، امن اور ہم آہنگی کا پرچار کرتے ہیں تو ہمیں پریس اور میڈیا اتنی کوریج نہیں دیتا لہٰذا پریس اور میڈیا کو اپنا کردار ادا کرنا چاہئے اور اسلام کی حقیقی تصویر دکھانی چاہئے۔

☆ ایک جرنلسٹ نے یہ سوال کیا کہ آج کل بہت رفیوجیز ان ممالک میں آرہے ہیں یہ سب کس طرح اچھے طریقے سے معاشرے میں جذب ہو سکتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: انٹیگریشن کیا چیز ہے؟ مجھے تو آج تک کسی بھی شخص نے انٹیگریشن کی کوئی کامن تعریف نہیں بتائی۔ میڈیا اور پریس کچھ ڈیفینیشن دیتا ہے جو سیاست دان ہیں وہ اس کا کچھ اور مطلب بیان کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: میرے نزدیک انٹیگریشن یہ ہے کہ جب اس ملک میں آجاتے ہیں اور اس ملک کے شہری بن جاتے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق وطن کی محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے وہ ایمان کا حصہ بنالیں تو جب ایمان کا حصہ ہو جائے گا تو ہر شخص (immigrant) جو یہاں آئے گا اس کو ملک کے قانون کی پابندی کرنے والا ہونا چاہئے۔ اس کو اپنے اس ملک کی خدمت کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہئے۔ ملک کی ترقی کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا انٹیگریشن اگر یہ ہے کہ میں کلب میں جانا شروع کردوں تو میرے نزدیک یہ انٹیگریشن نہیں ہے۔ اگر انٹیگریشن یہ ہے کہ مَیں اپنی مذہبی رسومات کو جو کسی ملک کے قانون سے نہیں ٹکرا رہیں، ان کو چھوڑ دوں تو یہ کوئی انٹیگریشن نہیں ہے۔ انٹیگریشن یہ ہے کہ مَیں اپنے مذہب پر بھی قائم رہوں اور ملک کا وفادار بھی رہوں اور ملک کی ترقی کے لئے کوشش بھی کروں۔ یہ انٹیگریشن ہے اور یہی میرا پیغام ہر جگہ ہوتا ہے۔

☆ ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ اگلے ماہ رفیوجیز کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ یونان میں جمع ہو رہے ہیں۔ اگلے ماہ آنے شروع ہو جائیں گے تو اس بارہ میں آپ کیا کہتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا اندازہ لگایا گیا ہے کہ اگلے مہینہ میں مزید رفیوجیز کی آمد متوقع ہے لیکن حالیہ رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ پچھلے سال تعداد ایک ملین تھی اور اب تک امسال صرف تین لاکھ ہے۔ لہٰذا پچھلے سال کی نسبت اس سال تعداد کم ہوئی ہے۔ اس کا انحصار ان ممالک کے حالات پر ہے اور اس کی باقاعدہ پالیسی ہونی چاہئے۔ اگر مغربی حکومتیں سمجھتی ہیں کہ وہ تمام رفیوجیز کو ایڈجسٹ نہیں کرسکتیں تو ان کو ان رفیوجیز کے ہمسایہ ممالک سے پوچھنا چاہئے اور ان کی مدد کرنی چاہئے۔ اس طرح سے وہ ان کو اپنے ممالک میں رفیوجیز کیمپ کا اجراء کرکے رہائش فراہم کرسکتے ہیں۔ اس حوالہ سے مَیں نے دوسرے خطابات میں بھی تفصیل سے بات کی ہے۔ میرے نزدیک تمام رفیوجیز کو یہاں مغرب میں ایڈجسٹ نہیں کرسکتے۔ آپ کو اس کا کوئی حل نکالنا ہوگا۔ بہترین طریقہ وہ ہے جو افغانی رفیوجیز کے ساتھ برتا تھا۔ افغانی رفیوجیز کی کثیر تعداد میں پاکستان آمد ہوئی اور وہ وہاں آٹھ سے بارہ سال رہے اور مغربی حکومتوں اور یُواین او نے پاکستانی حکومت کی مدد کی کہ ان رفیوجیز کے انتظامات کرسکیں اور کچھ عرصہ بعد ان رفیوجیز کی کثیر تعداد واپس اپنے ملک چلی گئی کیونکہ ان کو محسوس ہوا کہ حالات اب ٹھیک ہو گئے ہیں۔ یہی اصول یہاں اس صورتحال پر بھی لاگو ہونا چاہئے۔

☆ ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کیا آپ اپنی کمیونٹی احمدیہ کمیونٹی کے اسائیلم سیکرز کی مدد کرتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دیکھیں جہاں تک ہماری استطاعت ہے ہم کرتے ہیں۔ لیکن ہم مسلمان ممالک میں بطور چیرٹی رجسٹرڈ نہیں ہیں اس لئے سرعام ہم کوئی ایسی مدد نہیں کرسکتے۔ اس کے باوجود جو لوگ مدد کے لئے ہمارے پاس آتے ہیں یا رابطہ کرتے ہیں ہم ان کے مسائل حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور امداد مہیا کرتے ہیں۔

یہ پریس کانفرنس تین بج کر 55 منٹ پر ختم ہوئی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پروگرام کے مطابق 9 بجے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائی نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

3/ستمبر 2016 بروز ہفتہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے پانچ بجے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج پروگرام کے مطابق لجنہ جلسہ گاہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خواتین کے جلسہ سے خطاب تھا۔ آج لجنہ کے جلسہ گاہ میں، صبح کے اجلاس کا آغاز دس بجے حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا العالی کی زیر صدارت ہوا جو دوپہر ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہا۔ اس سیشن میں تلاوت قرآن کریم، اس کا اردو ترجمہ اور اردو اور جرمن زبانوں میں دو نظموں کے علاوہ تین تقاریر ہوئیں۔

پروگرام کے مطابق دوپہر بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ ناظمہ اعلیٰ و نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی نے اپنی نائب ناظمات کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور خواتین نے والہانہ نعرے بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔

لجنہ کے اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ درّ عجم ہیوبش صاحبہ نے کی اور اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزہ عائشہ محمود صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام

لوگو سنو! کہ زندہ خدا وہ خدا نہیں
جس میں ہمیشہ عادت قدرت نما نہیں

خوش الحانی سے پیش کیا۔

تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات میں اسناد کی تقسیم

بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی 75 طالبات کو اسناد عطا فرمائیں اور حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا العالی نے ان طالبات کو میڈل پہنائے۔

تعلیمی ایوارڈ حاصل کرنے والی ان خوش نصیب طالبات کے اسماء درج ذیل ہیں۔

(1)صوفیہ ایاز۔ پی ایچ ڈی (میڈیکل) (2)عطیۃ الوہاب۔ پی ایچ ڈی (کیمسٹری) (3)عدیلہ ثنا۔ ماسٹرز اِن فلاسفی اِن بایو کیمسٹری اینڈ مالیکیولر بایولوجی (4)مہ جبیں۔ ماسٹرز اِن فلاسفی اِن زُولوجی (5)ماریہ ناصر مجوکہ۔ ماسٹرز آف سائنس اِن اِکونومکس (6)ارم شاہد احمد۔ ماسٹرز آف آرٹس اِن انگلش (7)نائلہ افتخار۔ سٹیٹ اِگزامنیشن اِن میڈیکل (8)فاخرہ احمد رانا۔ سٹیٹ اِگزامنیشن اِن میڈیکل (Dentistry) (9)باریہ احمد باجوہ۔ سٹیٹ اِگزامنیشن اِن میڈیکل (10)مہ پارہ سلطان۔ سٹیٹ اِگزامنیشن اِن میڈیکل (11)ماریہ زبیر۔ سٹیٹ اِگزامنیشن اِن میڈیکل (12)عائشہ معین لنگا۔ سٹیٹ اِگزامنیشن اِن میڈیکل (13)ملیحہ صدف ملک۔ سٹیٹ

اِگزامنیشن اِن میڈیکل (14) بشریٰ اعجاز باجوہ۔فرسٹ سٹیٹ اِگزامنیشن اِن ٹیچنگ (15) فائزہ نیازی چوہدری۔فرسٹ سٹیٹ اِگزامنیشن اِن ٹیچنگ (16) سفینہ یاسمین غفار۔فرسٹ سٹیٹ اِگزامنیشن اِن ٹیچنگ (17) سحر جاوید۔فرسٹ سٹیٹ اِگزامنیشن اِن ٹیچنگ (18) انیلہ نواز۔سٹیٹ اِگزامنیشن اِن ٹیچنگ اِن پرائمری اسکولز (19) تابندہ غفار۔ فرسٹ سٹیٹ اِگزامنیشن اِن لاء (20) باسلہ خان۔سٹیٹ اِگزامنیشن اِن فارمیسی (21) ماہم نصیر۔میجسٹر آرٹیم اِن اسلامک اینڈ رِلیجئس سٹڈیز (22) مریم احمد۔میجسٹر آرٹیم اِن اسلامک سائنس (23) عالیہ بشش چوہدری۔ ماسٹر آف آرٹس اِن رِلیجئس فلاسفی (24) عائشہ جاوید۔ ماسٹر آف سائنس اِن فُوڈ کیمسٹری (25) طاہرہ احمد۔ ماسٹر آف سائنس اِن بزنس ایجوکیشن (26) ہبۃ النور مریم۔ ماسٹر آف سائنس اِن میٹیریل سائنس (27) نازش بھٹی۔ ماسٹر آف سائنس اِن مالیکیولر اینڈ سیلولر بایولوجی (28) نداء الفتح گوندل۔ماسٹر آف ایجوکیشن اِن ہسٹری اینڈ ایجوکیشن سائنس (29) ثنا احمد۔ماسٹر آف سائنس سٹریٹیجک انفارمیشن مینجمنٹ (30) یاسمین مونوز نوینس۔ماسٹر آف آرٹس اِن ایجوکیشنل سائنس (31) سدرہ مہوش شاہد نیازی۔ ماسٹر آف آرٹس اِن انٹرنیشنل سٹڈیز /پیس اینڈ کانفلکٹ ریسرچ (32) منزّہ افضل۔ ماسٹر آف آرٹس اِن ہسٹری (33) شمائلہ احسان اللہ۔ ماسٹر آف سائنس اِن میتھ میٹکس (34) وردہ انعام۔ ایم بی بی ایس وِد ڈِسٹنکشن (35) کنول نصیر خان۔ڈپلوما اِن سوشل سائنس (36) ردا عبیر۔بیچلر آف سائنس اِن کلینکل نیوٹریشن اینڈ ڈائیٹیز (37) مہوش سلیم۔ بی ایس آنرز اِن فزکس (38) زہرہ کنول۔ بیچلر آف سائنس (آنرز) اِن اکاؤنٹنگ اینڈ فائننس (39) قرۃ العین سعید۔بیچلر آف آرٹس اِن کمیونیکیشن ڈِزائن (40) سائرہ احمد۔بیچلر آف آرٹس اِن سوشیولوجی (41) ہبۃ الحبیب ناصر۔بیچلر آف آرٹس اِن میڈیا کانسپشن اینڈ پروڈکشن (42) ہما احمد۔ بیچلر آف آرٹس اِن رِلیجئس سائنس (43) عائشہ شاہین۔ بیچلر آف آرٹس اِن ہسٹری اینڈ اسلامک سائنس (44) عطیہ قادر صادق گھمن۔ بیچلر آف آرٹس اِن اسلامک سائنس (45) آصفہ وسیم احمد۔بیچلر آف سائنس اِن آرکی ٹیکچر (46) آنیہ اسلام بیگ۔ بیچلر آف سائنس اِن میتھ میٹکس (47) فاریہ خان احمد۔بیچلر آف آرٹس اِن جینڈر سٹڈی اینڈ اِنڈولوجی (48) انعم ملک۔ بیچلر آف آرٹس کمبائنڈ سٹڈی۔(49) طاہرہ اللہ۔بیچلر آف سائنس اِن جیوگرافی (50) لبنہ جاوید۔بیچلر آف آرٹس اِن ٹیچنگ آف پرائمری اینڈ لوئر سیکنڈری (51) مہک ثمین سرفراز۔ بیچلر آف آرٹس اِن ایجوکیشن سائنس (52) سعدیہ بشارت چوہدری۔ بیچلر آف آرٹس اِن انٹرنیشنل مینجمنٹ (53) خولہ منیر۔ بیچلر آف آرٹس اِن رِلیجئس سٹڈی (54) عالیہ نازک بٹ۔ بیچلر آف آرٹس اِن ایجوکیشنل سائنس (55) منتہا شفیق۔ بیچلر آف سائنس اِن ہیلتھ سائنس (56) نایاب مبشر گوندل۔بیچلر آف آرٹس اِن سوشیولوجی (57) محسنہ محمود شاہین باجوہ۔بیچلر آف آرٹس اِن سوشل آرٹس (58) سیماب آصف۔بیچلر آف آرٹس اِن سوشیولوجی (59) رافعہ محی الدین۔بیچلر آف آرٹس اسلامک سٹڈیز (60) ریحانہ فاروق محمود۔ بیچلر آف آرٹس اِن بزنس ایڈمنسٹریشن (61) عائشہ وہاب۔ بیچلر آف سائنس اِن سائیکولوجی (62) خولہ خان۔ اے۔لیولز (ابی ٹیور) (63) سرناب چیمہ۔ اے۔لیولز (ابی ٹیور) (64) مبدء الانعم احمد۔ اے۔لیولز (ابی ٹیور) (65) صبیحہ بشارت سیّد۔اے۔لیولز (ابی ٹیور) (66) سائرہ احمد بندیشہ۔اے۔لیولز (ابی ٹیور)

سویڈن

(67) عائشہ صدیقہ احمد شرما۔ پی ایچ ڈی (میڈیکل) (68) عالیہ احمد شرما۔ اَپر سیکنڈری اسکول (69) ڈاکٹر آمنہ ورک۔بیچلر آف میڈیسن، بیچلر آف سرجری (ایم بی بی ایس) (70) عاتقہ حمید۔ اَپر سیکنڈری اسکول (71) عائشہ رحمان۔سیکنڈری اسکول (72) نتاشہ حمید۔ اَپر سیکنڈری اسکول (73) ثمن نوید الحق۔ اَپر سیکنڈری اسکول (74) ثناء الحق۔اَپر سیکنڈری اسکول (75) سائرہ احمد شرما۔اَپر سیکنڈری اسکول

تقسیم ایوارڈ کی تقریب کے بعد ساڑھے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

مستورات سے حضور انور کا خطاب

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج کل دنیا میں عورت اور مرد کے حقوق کی بڑی بات ہوتی ہے۔اور اس کے اظہار میں اس قدر شور مچایا جانے لگا ہے کہ دنیا والے اس بات پر غور کرنے سے انکاری ہیں کہ حقوق کی حدود کو بھی متعین کر لیں۔ یہ دیکھ لیں کہ کہاں انسان کی بناوٹ کے اعتبار سے جس میں جسمانی بناوٹ بھی ہے اور فطری صلاحیتیں بھی ہیں، فرق کی ضرورت ہے۔ ان بناوٹوں میں جو فرق ہے تو اس کو بھی دیکھنا چاہئے۔کون کون سے حقوق ہیں جو مرد اور عورت کے ایک جیسے ہونے چاہئیں اور کہاں ان میں فرق کی ضرورت ہے اور اگر عورت اور مرد کے حقوق میں فرق کئے جانے کی ضرورت ہے تو کس لئے؟ کیا مرد کی برتری ثابت کرنے کیلئے، کیا عورت کو اس کی کمزوری کا احساس دلانے کیلئے، کیا عورت کی فطرت سے ناجائز فائدہ اُٹھانے کیلئے؟ اگر تو اس لئے عورت اور مرد کے حقوق میں غور کیا جائے اور اس فرق کو قائم کرنے کی کوشش کی جائے تو یہ یقیناً عورت پر ظلم ہے۔

دنیا داروں نے تو اس ظلم کے خلاف آج آواز اُٹھائی ہے۔اسلام نے تو آج سے چودہ سو سال پہلے اس ظلم کے خلاف آواز اُٹھائی تھی۔اس کی قرآن کریم کے حوالے سے کچھ تفصیل میں جلسہ سالانہ یوکے میں لجنہ کی تقریر میں بیان کر چکا ہوں۔لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ ان حقوق کے بارے میں آجکل بہت کچھ کہا جاتا ہے اور یہاں جرمنی میں بھی اس بارے میں بہت شور مچایا جاتا ہے۔اور ہماری بچیاں اور عورتیں بھی بعض دفعہ اس بات سے متاثر ہو جاتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ عورتوں کے حقوق کے بارے میں شاید یہی عورتوں کے حقوق کے چیمپین ہیں اور ہمارے حقوق قائم کرنے کی کوشش جو یہ کر رہے ہیں حقیقتاً قابل تعریف ہے۔ یہ اُن عورتوں کے حقوق دلوانے کی کوششوں میں تو شاید قابل تعریف ہوں جو ہمیشہ سے حقوق سے محروم تھیں اور جن کو نہ مذہب نے حقوق دیئے جن کی وہ حقدار تھیں اور نہ ملکی قانون نے وہ حقوق دیئے جن کی وہ حقدار تھیں۔لیکن ایک مسلمان عورت یہ نہیں کہہ سکتی کہ مجھے آزادی دلوانے اور میرے حقوق قائم کروانے میں عورتوں کے حقوق دلوانے کی تنظیموں کا کوئی ہاتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جو تعلیم قرآن کریم میں دی ہے اور تفصیل سے ہر طبقے کے جو حقوق قائم کئے ہیں اس کا مقابلہ نہ کوئی قانون کر سکتا ہے نہ ہی کوئی قانون قائم کرنے والی تنظیموں کے دستوروں میں ان کو اس نظر سے دیکھا گیا ہے جس نظر سے قرآن کریم نے دیکھا ہے۔اور جس طرح اسلام دیکھتا ہے۔ہاں اسلام پر اعتراض کرنے والے یہ اعتراض بیشک کر سکتے ہیں کہ ان حقوق کی پاسداری اور ان پر سو فیصد عمل یا اکثر حصے پر عمل ہمیں اسلامی حکومتوں میں اسلامی ممالک میں نظر نہیں آتا لیکن یہ اعتراض اسلام کی تعلیم پر نہیں ہو سکتا کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اسلام عورتوں کے حقوق کی حق تلفی اپنے قوانین میں کرتا ہے۔ یہ نہیں کہہ سکتے کہ مسلمانوں کو اپنی جس شرعی کتاب پر ناز ہے وہ ہر معاملے کا حل پیش کرتی ہے اور بہترین حل پیش کرتی ہے اس نے تو عورتوں کے حقوق کی نفی کی ہے یا انکا خیال نہیں رکھا۔اگر کوئی یہ اعتراض کرتا ہے تو ظلم کرتا ہے۔ ہاں اسلام میں عورت مرد کے حقوق کی فلاسفی اور دنیاوی قوانین یا سوچ کے تحت بنائے گئے حقوق کی تعریف میں فرق ضرور ہے۔

اسلام دین فطرت ہے اور عورت اور مرد کے حقوق کا تعین بھی دونوں کی فطرتی خصوصیات کے مطابق کرتا ہے۔ یا ہم کہہ سکتے ہیں کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دو قسموں میں تقسیم کیا ہے یعنی مرد اور عورت۔ اس لئے ان کے حقوق و فرائض بھی ان دو قسموں کے مطابق رکھے ہیں۔ پس حقوق کا قائم ہونا اسلام کے نزدیک اس فرق کو سامنے رکھتے ہوئے ہونا چاہئے۔ ہاں جہاں ان دونوں قسموں میں اشتراک پایا جاتا ہے جو مشترک ہیں جس کا ذکر میں بڑی تفصیل سے لجنہ یوکے کی تقریر میں کر چکا ہوں۔کہاں کہاں اللہ تعالیٰ ایک جیسے مردوں اور عورتوں کو حقوق دلواتا ہے۔ ان کے اعمال کی جزا ہے اور دوسرے بہت سارے کام ہیں وہاں تو ان کے حقوق جہاں اشتراک ہے وہاں حقوق مشترک ہیں جہاں اختلاف پایا جاتا ہے وہاں مختلف حقوق اور ضروریات کو بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً خوراک ہے، پانی ہے زندگی کو قائم رکھنے کے لئے یہ ضروری چیزیں ہیں۔ مرد بھی کھاتا ہے اور عورت کے لئے بھی اپنی زندگی کو قائم رکھنے کے لئے خوراک کی ضرورت ہے۔لیکن بعض حالات میں جب عورت حمل اور بچے کی پیدائش کے دور سے گزر رہی ہو اس کو بہترین غذا کی بھی ضرورت پڑتی ہے اور اس کو سب دنیا دار بھی تسلیم کرتے ہیں ڈاکٹر بھی تسلیم کرتے ہیں کیونکہ اس عرصہ میں عورت کے جسم کے بعض حصے ایسی غذا چاہتے ہیں جو اس وقت عورت اور بچے کے لئے ضروری ہے۔ اسلام نے کس قدر باریکی میں جا کر ان باتوں کا خیال رکھا ہے کہ بچہ کو دودھ پلانے کے دوران عورت کے حق کا تحفظ کس طرح کیا ہے۔ اگر عورت مرد کی طلاق ایسے وقت میں ہو جائے جب عورت اپنے اور اس مرد کے بچے کو دودھ پلا رہی ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بچہ کے دودھ پلانے کے دوران ماں کا کھانے پینے کا تمام خرچ مرد کے ذمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَ كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ اور جس کا بچہ ہے اس کے ذمہ حسب دستور دودھ پلانے کے دوران اس عورت کا کھانا اور اس کی پوشاک ہے یعنی یہ چیزیں مرد کے ذمہ ہیں اور کھانے اور کپڑے سے مراد اس کے اخراجات ہیں نہ کہ صرف روٹی اور لباس مراد ہے کہ جس طرح نوکر کو دے دیا۔نوکر نہیں ہے عورت وہ اس کے بچے کی ماں ہے۔ اور معروف سے مراد باپ کی مقدرت کے لحاظ سے ہے۔یعنی امیر اپنی طاقت کے لحاظ سے اور غریب اپنی طاقت کے مطابق دے۔ یہ ذکر طلاق کے ضمن میں کر کے واضح کر دیا کہ یہاں عام دودھ پلانے والی عورت مراد نہیں۔ یہاں اس کا ذکر نہیں ہو رہا کہ جو تم بعض دفعہ بعض قبیلوں میں رواج تھا اس زمانے میں بھی اور پُرانے زمانے میں بھی کہ دودھ پلانے والی عورتیں رکھ لیتی تھیں۔ان کے کھانے پینے کے خرچ کا ذکر نہیں ہو رہا بلکہ بچہ کی ماں کے کھانے پینے کا ذکر ہو رہا ہے۔ جہاں ماں پر فرض ہے کہ مقررہ وقت تک دودھ پلائے جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق زیادہ سے زیادہ دو سال ہے۔وہاں باپ پر بھی فرض ہے کہ بچہ کی ماں کا تمام خرچ اُٹھائے اور عام نوکر یا مزدور کی طرح نہیں اُٹھائے بلکہ فرمایا کہ اپنی طاقت کے مطابق جو تمہارے وسائل ہیں اس کے مطابق خرچ کرو۔ یہ نہیں کہ جب بیوی تھی تو زیادہ خرچ کرتے تھے جب طلاق دے دی تو اور سلوک ہونے لگ جائے۔ جب تک بچہ ماں کا دودھ پی رہا ہے ماں کا خرچ اسی طرح دینا باپ پر فرض ہے جس طرح وہ پہلے بیوی کی حیثیت سے اس کا خرچ اُٹھاتا تھا۔ یہ کوئی احسان نہیں ہے جو عورت پر کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ احسان نہیں ہے بلکہ عورت کا حق ہے جو تم نے اسے دینا ہے اور اللہ تعالیٰ نے عورت کو اس کا یہ حق دلوایا ہے۔ یہ حق قائم کر کے عورت کو ذلت سے بھی بچایا گیا ہے۔

پس اس طرح بظاہر معمولی باتوں سے بھی اسلام عورت کا حق قائم کر کے مرد کو اس کے فرائض کا احساس دلاتا ہے۔ پس اسلام تو ہر بات میں عورت کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔ جب طلاق کے بعد اتنا خیال رکھنے کا حکم ہے تو بیوی کی حیثیت سے تو اور بھی زیادہ خیال رکھنے کی ضرورت ہے اور مرد کے لئے پھر باوجود اس کے کہ اسلام کہتا ہے کہ مرد اور عورت کی ذمہ داریوں میں فرق ہے جسموں کی بناوٹ مختلف ہے لیکن عقل سے جس طرح اللہ تعالیٰ نے مرد کو نوازا ہے اسی طرح عورت کو بھی نوازا ہے۔ علم حاصل کرنے کا حکم جس طرح مرد کو ہے اسی طرح عورت کو بھی ہے۔ گویا خدا تعالیٰ نے مرد اور عورت کو برابر کی ترقی کرنے کا مادہ بھی دیا ہے اور دونوں کو عقل دی ہے کہ اس کو استعمال کر کے اپنی ذہنی صلاحیتوں کو اجاگر کر کے ایک دوسرے سے آگے بڑھ سکتے ہو۔ نہ مرد یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ عقل اور دماغ صرف مجھے ہی دیا گیا ہے اور میں ہی اس کے ذریعہ ترقی کرنے کا حق رکھتا ہوں نہ عورت اس بات کا دعویٰ کر سکتی

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو عقل دی ہے جو ذہن دیا ہے اس سے علم وعرفان دونوں حاصل کر سکتے ہیں۔ کوئی مرد نہیں کہہ سکتا کہ ایک جگہ پہنچ کر عورت کے علم وعرفان کی صلاحیتیں ختم ہو جاتی ہیں اور مرد کی جاری رہتی ہیں۔ اسی طرح زبان مرد اور عورت کو ایک طرح دی ہے۔ اگر مرد بڑے بڑے مقرر ہو سکتے ہیں اور اپنے علم وعرفان کو بیان کرنے کی صلاحیت رکھ سکتے ہیں تو عورتیں بھی بڑی بڑی مقرر بن سکتی ہیں اور ہیں۔ اور عورت کا یہی علم وعرفان اور ترقی کا معیار ہے جو صحابہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے علم حاصل کرنے کیلئے لیکچر لیتے تھے۔ پس علم وعرفان میں بڑھنے اور مردوں کو بھی پڑھانے کا راستہ اسلام نے چودہ سو سال پہلے کھولا ہے اور جہاں ضرورت ہے اس کو استعمال کیا ہے۔ بالکل کھلی چھٹی نہیں دی بلکہ اگر حقیقت میں ضرورت ہے تو اس کو استعمال کیا ہے لیکن ساتھ ہی عورت کی حیا اور تقدس کا بھی خیال رکھا ہے اور پردے کی رعایت سے ان باتوں کی اجازت دی ہے۔

اسلام ایسا خوبصورت مذہب ہے جو اس فرق کو سامنے رکھتے ہوئے عورت اور مرد کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلاتا ہے۔ دنیا میں مرد نے عموماً عورت پر زیادتی کی اور ہر معاملہ میں اختلاف کرتے ہوئے اپنی برتری ظاہر کرنے کی کوشش کی اور عورت نے بھی اس کے ردّعمل میں اب اپنے حقوق کے لئے ہر بات میں برابری کا مطالبہ کر دیا۔ دونوں کی غلطی ہے جس کی اصلاح ہونی چاہئے۔ اور ہم احمدیوں نے جو حقیقی اسلام پر عمل کرنے والے ہیں اس غلطی کی اصلاح کرنی ہے۔ افسوس یہ ہے کہ ہمارے اندر بھی ایسے مرد ہیں جو عورت کو حقیر سمجھتے ہیں۔ دو چار نہیں کئی عورتیں ہیں جو مجھے زبانی بھی کہتی ہیں اور خط بھی لکھتی ہیں کہ ہمارے خاوند شادی کے بعد چاہتے ہیں کہ ہم اپنے رشتہ داروں سے قطع تعلق کر لیں کیونکہ اب ہم ان کی بیویاں بن گئی ہیں اور بیوی نے بہر حال ہر معاملے میں خاوند کی بات ماننی ہے۔ حتیٰ کہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اپنے ماں باپ سے بھی نہیں ملنا۔ ان سے ملنے سے بھی روک دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ صرف ہمارے رشتہ داروں سے تم نے تعلق رکھنا ہے اور اس حد تک بعض مرد بڑھ جاتے ہیں کہ جیسا کہ میں نے کہا کہ بیویوں کے قریبیوں اور ماں باپ، صرف یہ نہیں کہ ملنا نہیں بلکہ ان کی ذلت اور تحقیر کرنے لگ جاتے ہیں۔ عورتوں کو جذباتی تکلیفیں دیتے ہیں۔ یہ نہیں سوچتے کہ عورت کے بھی جذبات ہیں عورت کے سینے میں بھی دل ہے۔ ہمارے ملکوں میں جہاں ابھی تک جہالت ہے بلکہ وہاں سے آئے ہوئے ان ملکوں میں بھی رہنے والوں میں یہ جہالت ہے اور وہ یہاں آ کر بھی اس جہالت میں گرفتار ہیں اور عورت کے جذبات کی پرواہ نہیں کرتے۔ یہاں میں یہ بھی کہوں گا کہ ان ظلموں کے پیچھے بعض اوقات ساسوں کا بھی ہاتھ ہوتا ہے اور وہ اپنا وقت بھول جاتی ہیں۔ اگر ان کے خاوندوں نے ان سے بُرا سلوک کیا یا ان کے خاوندوں نے اپنی ماؤں کے کہنے پر ان سے بُرا سلوک کیا اور رشتہ داری کے تقاضے پورے کرنے کے بنیادی حقوق سے محروم کیا تو اس کا ردّعمل تو ان بوڑھیوں میں یہ ہونا چاہئے تھا کہ وہ اپنی بہوؤں سے نیک سلوک کرتیں لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ جہالت الٹا ردّعمل دکھاتی ہے۔ اور ساسیں بات بات پر غلط ردّعمل دکھا کر لڑائی شروع کر دیتی ہیں۔ یوکے جلسہ سالانہ پر جب میں نے والدین کے ساتھ حسن سلوک اور ان کا حق ادا کرنے کے بارے میں بیان کیا تو جلسہ کے بعد ایک دوست جو امریکہ سے آئے ہوئے تھے مجھے ملے اور کہنے لگے کہ ساس بہوؤں کے بارے میں بھی انصاف کرنے کے متعلق کچھ آپ کو کہنا چاہئے تھا۔ اسلام تو ہر جگہ پر عدل کا تقاضا کرتا ہے، ہر ایک کو حق دلواتا ہے۔ گو لجنہ کی تقریر میں وہاں میں مختصراً ذکر کر چکا تھا لیکن لگتا ہے کہ خاص طور پر جو ہمارا مشرقی دماغ ہے اپنی روایات اور اپنی سوچ کو بعض معاملات میں مذہب کی تعلیم کے مطابق نہ چلانے میں بہت بڑھا ہوا ہے۔ مذہب پیچھے چلا جاتا ہے اور ان کی سوچیں غالب آ جاتی ہیں۔ پس اپنی سوچوں کو اسلامی تعلیم کے مطابق چلائیں۔ ایک دوسرے کا حق ادا کریں۔ خاوند بیوی کا اور ساس بہو کا اور اسی طرح بہو خاوند اور ساس کا۔ ہر ایک اگر اپنا حق ادا کر رہا ہو تو کبھی حقوق کی تلفی کا الزام اسلام کی تعلیم پر نہیں لگ سکتا۔ بیوی کے رشتہ داروں سے حسن سلوک اور ان کے جذبات کا خیال رکھنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ حسنہ کیا تھا۔ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ آپ کی بیوی ام حبیبہ کی ران پر ان کے بھائی سر رکھ کے لیٹے ہوئے ہیں اور وہ ان کے بالوں میں انگلیاں پھیر رہی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ام حبیبہ کیا آپ کو معاویہ بہت پیارا ہے؟ ابوسفیان کی بیٹی تھیں اور بھائی کا نام معاویہ تھا کہ کیا آپ کو بہت پیارا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ جی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے بھی یہ تمہاری وجہ سے بہت پیارا ہے۔ پس یہ ہے جذبات کا خیال۔ اسی طرح اگر مرد جذبات کا خیال رکھنے والے ہوں تو عورتوں کو بھی غلط قسم کے مطالبات سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اگر مرد اپنی ذمہ داریوں کے فرق کو سمجھ کر اس پر عمل کرنے والے ہوں تو حقوق کے غلط مطالبات بھی کبھی نہ ہوں۔ بعض عورتیں ہوتی ہیں جو زیادتی کرتی ہیں لیکن اگر حقوق ادا ہو رہے ہوں تو پھر میرا نہیں خیال کہ کوئی عورت زیادتی کرے۔ بعض دفع دنیا والے لوگ بھی مجھ سے سوال کرتے ہیں کہ دنیا میں امن قائم کرنے کیلئے کیا کرنا چاہئے۔ کس طرح معاشرے کو پُر امن بنانا چاہئے۔ تو میرا جواب اکثر ان کو یہی ہوتا ہے اور اکثر لوگ اس کو پسند بھی کرتے ہیں کہ امن قائم کرنے کے لئے ہر ایک اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اس کو ادا کرنے کی کوشش کرے اور حقوق کا مطالبہ کرنے کی بجائے، یہ مطالبہ کرنے کی بجائے کہ مجھے حق دو حقوق دینے کی طرف توجہ دے۔ دوسروں کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دے۔ جب ہر ایک حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دے رہا ہوگا تو کسی کا حق غصب ہی نہیں ہوگا اور یہی اسلام کی تعلیم ہے۔ جب وہ حق غصب نہیں ہو رہا تو کوئی پاگل نہیں ہے کہ بلا وجہ مطالبات کرتا رہے۔ عورت یہ دیکھے کہ اس کے فرائض کیا ہیں اور انہیں اس نے کس طرح احسن رنگ میں ادا کرنا ہے۔ ساس بھی بہو بھی بیٹی بھی ماں بھی اور مرد دیکھے کہ اس کے فرائض کیا ہیں اور اس نے انہیں احسن رنگ میں کس طرح ادا کرنا ہے تو گھروں کے جھگڑے بھی ختم ہو جائیں۔ اور عورتیں جو یہ مطالبہ کرتی ہیں کہ ہمیں حقوق دیئے جائیں وہ ختم ہو جائیں۔ اگر عورت یہ سمجھتی ہے کہ بچے کی تربیت اس کا اوّلین فرض ہے اور اسلام کی یہ تعلیم ہے اور اسلام یہ فرض عورت پر ڈالتا ہے کہ بچے کی تربیت تمہارا اوّلین فرض ہے تو وہ نوکریاں کرنے اور بلا وجہ باہر سہیلوں کے ساتھ گھومنے اور مجلسوں میں وقت ضائع کرنے کی بجائے بچوں کی تربیت پر توجہ دے گی۔ وہ صرف اپنے بچے کی تربیت نہیں کر رہی ہوگی بلکہ قوم کے بچوں کی تربیت کر کے انہیں ملک وقوم کا فعال حصہ بنا رہی ہوگی۔ بچوں کی اچھی تربیت ہی جماعت کے لئے بھی اور ملک وقوم کے لئے بھی بہترین اور کارآمد وجود پیدا کر رہی ہوگی۔ حکومتیں بڑی سکیمیں بناتی ہیں کہ بچوں کو پالنے کے لئے انتظام کرے اور مائیں اپنی نوکریوں پر توجہ دیں۔ یہاں بھی شاید کوئی ایسی سکیم بن رہی ہے۔ یہ عورتوں کے حق قائم کئے جانے کے لئے کوشش ہے۔ لیکن ایک وقت میں ان کو احساس ہوگا کہ بچے کی اصل تربیت ماں کی گود ہی ہے۔ ماں کا پیار اور بچوں کی تربیت کا انداز دوسرا کوئی اپنا ہی نہیں سکتا اور اس انداز میں اور اس طریق سے کوئی دوسرا کر ہی نہیں سکتا۔ جائزہ لے کر دیکھ لیں کہ جو بچے سوشل سروس والوں کے ذریعہ پلتے ہیں ان میں سے بہت بڑی تعداد ہے جو بگڑ جاتی ہے۔ پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ حکومت ایسی پالیسی بھی بنا رہی ہے کہ مائیں کام کریں اور باپوں کو حکومت کچھ الاؤنس دے جو بچوں کے ساتھ رہیں۔ اگر تو صرف خاص اعلیٰ تعلیم یافتہ کسی خاص مقصد میں کسی خاص فیلڈ میں کام کرنے والی عورت ہے اس کی ضرورت ہے تو اور بات ہے اگر اس کو عمومی اصول بنا دیا گیا تو بڑے خطرناک نتائج نکلیں گے۔ یہ ان کی خام خیالی ہے کہ بڑی کامیابی ہو جائے گی ان کی۔ ایک وقت آئے گا جب ان کو خیال ہوگا کہ یہ غلط پالیسی ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ عورت کی گود ہی بچے کی صحیح پرورش گاہ اور تربیت گاہ ہے اور یہی سچ ہے۔ یہاں میں ان عورتوں سے بھی کہوں گا جن کے بچے وقف نو میں ہیں اور جو سمجھتی ہیں کہ ان کی تربیت کرنا اور ان کو مکمل طور پر سنبھالنا اب جماعت کی ذمہ داری ہے۔ جماعت کی تربیت کی ذمہ داری دینی اور دنیاوی تعلیم کیلئے رہنمائی کرنے کی حد تک تو ہے لیکن بچوں کی بچپن سے نیک ماحول میں اُٹھان اور انہیں دینی تربیت دینا انہیں دین کی اہمیت سمجھانا انہیں جماعت کے لئے ایک مفید وجود بنانا یہ ماؤں کی ذمہ داری ہے اور باپوں کا بھی اس میں تعاون ضروری ہے کیونکہ مرد اس سے اپنے آپ کو بری الذمہ نہیں کر سکتے۔ یہاں دونوں کو اپنے فرائض ادا کرنے ہوں گے۔ اور عورت کا حق یہ ہے کہ مرد اس معاملے میں اس سے مکمل تعاون کرے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے یہ بہت خوبصورت بات بیان فرمائی کہ بچوں کی صحت اور خوبصورتی کے لئے تم بڑی کوشش کرتی ہو بڑی بے چین ہو جاتی ہو لیکن روح کی خوبصورتی کا جب سوال پیدا ہوتا ہے تو اس کی پرواہ نہیں کرتی۔ اگر ایسا کریں گی تو بہت ظالم ہوں گی کہ روح کی خوبصورتی کا احساس نہ کیا جائے۔ اس کی طرف توجہ نہ دی جائے۔ دنیاداری کی طرف زیادہ توجہ رہے۔ پس احمدی مائیں جو یہ عہد دہراتی ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گی اس وقت تک اس عہد کو نبھانے والی نہیں ہو سکتیں جب تک اپنے بچوں کے دین کو سنوارنے کیلئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ کوشش نہیں کرتیں اور اپنے عہد کو اگر یہ کوشش نہیں کرتیں تو پھر اپنے عہد کو پورا بھی نہیں کر رہیں۔

پس آج ہماری بچیاں دنیاداروں کے عورت کے حق دلوانے کی تنظیموں سے متاثر ہو کر صرف اپنے اس حق کا مطالبہ نہ کریں جو اپنی ذات تک اور دنیاداری تک محدود رہتا ہے اس سے آگے نہیں نکلتا۔ بلکہ اس حق کا نعرہ بلند کریں جو مردوں کے ذہنوں میں ان کی بچپن کی تربیت سے بلند ہوتا رہے۔ جو بچوں اور لڑکوں میں ان کی بچپن کی تربیت کے دوران سے بلند ہونا شروع ہو جائے کہ تم نے بیوی بیٹی ماں کے حق کو قائم کر کے انہیں معاشرے میں ایک اعلیٰ مقام دینا ہے۔ وہ مقام دینا ہے جو اسلام نے ان کو دیا ہے۔ جہاں جہاں ان کو برابری کے حق ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو وہ حق دیئے ہوئے ہیں۔ اعمال کی جزا اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کو برابر دی ہے۔ تعلیم حاصل کرنے کیلئے برابر کے مواقع ہیں اور بہت ساری ضروریات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے حق برابر کے دیئے ہوئے ہیں۔ وہ سب حق قائم کرنے ہیں لیکن جہاں بچوں کی تربیت کا معاملہ ہے، اولاد کی تربیت کا معاملہ ہے اگلی نسلوں کو سنبھالنے کا معاملہ ہے اگلی نسلوں میں حقوق قائم کرنے کی جو حقیقی روح ہے وہ پیدا کرنے کا معاملہ ہے وہ عورت کی ذمہ داری لگا دی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ دعا کرلیں (دعا)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا مکمل متن حسب طریق علیحدہ شائع ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب ایک بج کر تیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔ اس کے بعد ممبرات لجنہ اور ناصرات کے مختلف گروپس نے عربی، اردو، جرمن، انگلش، سپینش، ترکی، بوزنین، اور انڈونیشین زبان میں نظمیں اور ترانے پیش کئے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کم عمر والے بچوں کے ہال میں بھی تشریف لے گئے۔ حضور انور کو اپنے درمیان پا کر خواتین اور بچوں کی خوشی دیدنی تھی۔ یہاں پر بھی دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے گئے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بج کر پچاس منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

جرمن مہمانوں سے حضور انور کا خطاب

پروگرام کے مطابق چار بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جرمن مہمانوں اور دوسری مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے مہمانوں کے ساتھ ایک پروگرام میں شرکت کیلئے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ ان مہمانوں کے ساتھ یہ پروگرام کچھ وقت پہلے سے جاری تھا۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَیں اس وقت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں خاتم النبیین قرار پایا ہوں جب کہ آدم ابھی تخلیق کے مراحل میں تھے۔ (مسند احمد)

طالبِ دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کیلئے مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔ یعنی میں اچھے اور اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کیلئے مبعوث ہوا ہوں۔ (مؤطا امام مالک)

طالبِ دعا: ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، حیدرآباد

اس پروگرام میں شامل ہونے والے مہمانوں کی تعداد ایک ہزار ایک تھی۔ جرمنی کے مختلف شہروں سے آنے والے جرمن مہمانوں کی تعداد 370، عرب مہمانوں کی تعداد 280، اور یوروپین ممالک بیلجئم، فرانس، ہالینڈ، سپین، بلغاریہ، میسیڈونیا، بوزنیا، البانیا، کوسوو، لتھوانیا، لاتویا، کروشیا، ہنگری، مالٹا، قزاخستان اور اسٹونیا سے آنے والے مہمانوں کی تعداد 232 تھی۔ جبکہ ایشین ممالک سے تعلق رکھنے والے مہمانوں کی تعداد 102 اور افریقن ممالک سے تعلق رکھنے والے مہمانوں کی تعداد 13 تھی۔

حضور انور کی آمد کے بعد پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم سعید گیسلر صاحب (ایڈیشنل سیکرٹری جائداد برائے سومساجد) نے کی اور اس کا جرمن زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں چار بج کر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا:-

تشہد وتعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تمام معزز مہمانان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں آپ سب پر ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ مسلم جماعت جرمنی ایک بار پھر یہاں کالسروئے میں اپنا سالانہ جلسہ منعقد کرنے کی توفیق پا رہی ہے۔ احمدیہ مسلم جماعت کے لئے یہ تین دن بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ وہ احمدی جو یہاں اکٹھے ہوئے ہیں وہ اس نیت کے ساتھ اکٹھے ہوئے ہیں کہ اپنی روحانی اور دینی علم کو بڑھا سکیں۔

پس آج ہم یہاں اکٹھے ہوئے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ دنیا کا امن تباہی کے دہانہ پر پہنچ چکا ہے۔ ہر گزرتے دن کے ساتھ ہم مشاہد کرتے ہیں کہ دنیا میں باہمی اختلاف اور بے چینی بڑھتی جارہی ہے۔ یہ ایک عجیب اور المناک تضاد ہے کہ اگرچہ ہم پہلے سے زیادہ جڑے ہوئے ہیں لیکن حقیقت میں ہم دن بدن پہلے سے زیادہ دور ہوتے جارہے ہیں۔ گزشتہ سال کے دوران خاص طور پر پناہ گزینوں کی بڑی تعداد میں یورپ میں آمد اور ماضی قریب میں مختلف دہشت گرد حملوں کی وجہ سے یورپ کا استحکام واضح طور پر انحطاط کا شکار ہے۔ بلاشک نام نہاد مسلمانوں اور خاص شدت پسند افراد کے بُرے اقدامات کی وجہ سے معاشرہ کو ناقابل بیان نقصان پہنچ رہا ہے۔ اور عام لوگوں کے دلوں میں اسلام کا خوف بڑھ رہا ہے۔ اس وجہ سے کچھ لوگوں کو تحفظات اور خوف بھی ہوگا کہ ہزاروں مسلمان اس ہفتے کے اختتام پر اپنے جلسہ کے لئے اکٹھے ہو رہے ہیں۔ اگرچہ یہ جلسہ کئی سالوں سے منعقد ہو رہا ہے اور اس سے قبل بہت سے لوگ اس سے ناواقف تھے لیکن اب موجودہ حالات میں اس جلسہ کی آگاہی زیادہ ہوگئی ہے۔ اور کچھ لوگ متردد اور خوف زدہ بھی ہونگے کہ اتنے زیادہ مسلمان اس جگہ اکٹھے ہو رہے ہیں۔ یقیناً آپ میں سے بعض جو میرے سامنے بیٹھے ہیں ان کو بھی تحفظات اور غلط فہمیاں ہوں گی۔ اس لئے ان تحفظات کے باوجود آپ کی یہاں حاضری خاص طور پر قابل ذکر ہے اور آپ کی نیک فطرت کی عکاس ہے۔

آپ نے ایک اسلامی مذہبی پروگرام میں شامل ہو کر مثالی جرأت کا مظاہرہ کیا ہے۔ جبکہ میڈیا کے اسلام کا غلط چہرہ دکھانے اور پروپیگنڈا کے نتیجہ میں یہ خیال پیدا ہو چکا ہے کہ مسلمان سارے کے سارے ہی دہشت گرد اور شدت پسند ہیں۔ آپ کی یہاں موجودگی یہ بھی ثابت کرتی ہے کہ باوجود اسلام کے بارہ میں غلط معلومات اور پروپیگنڈا کے آپ احمدی مسلمانوں کے بارہ میں مثبت اور ہمدردانہ رائے رکھتے ہیں۔ آپ کے اس رویہ اور دوستی اور خلوص کے اظہار پر میں آپ سب کا بے حد شکر گزار ہوں۔ یہاں ایسے بھی لوگ شامل ہوں گے جو باوجود اسلام کے بارہ میں خوف رکھنے کے اپنے تجسس کی وجہ سے یہاں آئے ہیں۔ میں ان سب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور انکے اسلام کے بارہ میں علم حاصل کرنے کے ارادہ اور اس پروگرام میں دلچسپی لینے کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔

آگے چلنے سے قبل میں اپنے تمام مہمانوں کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ وہ اسلام جو مغربی میڈیا پیش کرتا ہے وہ کسی صورت بھی اسلام کی سچی تعلیمات کی عکاسی نہیں کرتا۔ خدانخواستہ اسلام ایسا مذہب ہرگز نہیں ہے جو شدت پسندی اور تشدد کو فروغ دیتا ہو بلکہ ایک ایسا مذہب ہے جو امن، برداشت اور عدل کی تعلیم معاشرہ کے ہر طبقہ کیلئے دیتا ہے۔ بلاشبہ کچھ مسلمان گروپس ہیں اور افراد ہیں جن سے اسلام کے نام پر قبیح افعال سرزد ہو رہے ہیں اور بجائے اسلام کی خدمت کے وہ اس کی سچی تعلیمات کے منافی اسے بدنام کر رہے ہیں۔ دہشتگردوں کے مکمل برعکس احمدیہ مسلم جماعت ایک پُرامن مذہبی جماعت ہے جو تمام دنیا میں برداشت، مفاہمت اور عقیدہ کی آزادی پھیلانے کی کوشش کر رہی ہے۔ لیکن آپ یہ نہ سمجھیں کہ ہم نے اسلام کی نئی تعریف بنا لی ہے یا اس کی تعلیمات میں کسی بھی قسم کی تبدیلی کر لی ہے۔ ہمارے پُرامن ہونے کی اور ہمارا بنی نوع انسان سے پیار اور خیال رکھنے نیز دنیا میں پیدا ہو جانے والی تفریقوں کو دور کرنے کی واحد وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ ہم اسلام کی تعلیمات کی پیروی کرتے ہیں یہ صرف اس وجہ سے ہوا ہے کہ ہم نے قرآن مجید کے سچے مطلب کو سمجھا ہے۔ اسی وجہ سے ہم احمدی مسلمان اپنی زندگی اس طرح پر امن انداز میں بسر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہر کام جس کے بارے میں ہم کہتے ہیں یا کرتے ہیں وہ اس تعلیم سے مطابق ہے جو ہم نے قرآن مجید اور بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سیکھی ہے۔

یہ سن کر آپ میں سے بہت سے یہ سوال کر سکتے ہیں کہ اگر اسلام اتنا ہی پُرامن مذہب ہے تو پھر کیوں مسلمان شدت پسند گروہ مسلم دنیا میں اور مغربی دنیا میں تدریجاً فساد پھیلا رہے ہیں؟ وہ کیوں معصوم لوگوں کو سنگ دلی سے قتل کر رہے ہیں؟ ماضی قریب میں فرانس اور بیلجئم میں ہونے والے مذموم حملے آپ کے ذہن میں تازہ ہوں گے۔ سب سے بڑھ کر گزشتہ چند مہینوں میں جرمنی میں ہونے والے حملوں کے تسلسل نے آپ کو بے چین اور خوف زدہ کر دیا ہوگا۔ مثلاً مئی میں جرمن ریلوے اسٹیشن میں ایک حملہ ہوا اور اس کے بعد جولائی میں ایک اور بڑا حملہ ٹرین میں کیا گیا۔ اسی طرح پناہ گزینوں کی طرف سے گزشتہ چند ہفتوں میں مختلف شہروں میں کچھ حملے ناکام ہوئے۔ معصوم لوگوں نے اپنی زندگیاں گنوائیں۔ یا بری طرح زخمی ہوئے۔ قدرتی طور پر ایسے حملوں نے عوام کو خوف زدہ کیا ہے۔ اور مقامی لوگوں کے دل و دماغ میں اسلام کا خوف پیدا کیا ہے۔ یہ ایک بہت بڑا المیہ ہے کہ یہ حملے اسلام کی طرف منسوب کئے جارہے ہیں کیونکہ اس ظلم وستم اور اسلام کے مطلب کے درمیان شرق وغرب کا فاصلہ ہے۔ اسلام تو وہ مذہب ہے جو معصوموں کے قتل اور انہیں نقصان پہنچانے کو سخت ترین الفاظ میں کالعدم قرار دیتا ہے۔ پھر بھی وہ دہشت گرد جو اسلام کے نام پر عمل کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں وہ معصوم اور نہتے لوگوں پر حملہ کرنے کے مجرم ہیں وہ ان معصوم افراد کو ذبح کر رہے ہیں جنہوں نے کبھی جنگ نہیں کی اور نہ کسی کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے اور بے شک اس بربریت کی انتہا وہ واقعہ ہے جہاں فرانس میں ایک پادری کی گردن کاٹی گئی۔ ایسی بربریت کسی بھی صورت حال اور زمانہ میں ناقابل جواز اور سمجھ سے بالا ہے۔ اگر کچھ مغربی حکومتوں نے کسی مسلم حکومت کو اس کے ملک میں باغیوں یا کچھ گروہوں سے لڑنے کے لئے مدد فراہم کی ہے تو یہ انہیں ہرگز یہ جواز فراہم نہیں کرتا کہ وہ اپنی نفرت اور برے اعمال مغربی دنیا کو برآمد کریں۔ ایسے لوگوں کو بانی اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نمونہ اور نصیحت کو دیکھنا چاہئے۔

تاریخ گواہ ہے کہ ابتدائے اسلام میں جو جنگیں ہوئیں وہ سب مسلمانوں پر مسلط کی گئیں اور مکمل طور پر مدافعانہ تھیں۔ پھر (جنگ کے) ان حالات میں بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسلمان سپاہیوں کیلئے سخت قانون بنائے، جن پر انہیں عمل کرنا پڑتا تھا۔ مثلاً آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حکم دیا کہ کسی چرچ یا پادری یا کسی مذہبی رہنما پر حملہ نہیں کرنا اور اس سے بڑھ کر یہ کہ کسی عورت، بچے اور بوڑھے پر حملہ نہیں کرنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک حکم دیا کہ جنگ کے دوران ماحول کو بھی نقصان نہیں پہنچانا اور کسی درخت کو بھی نہیں کاٹنا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیمات اس قدر واضح ہیں تو پھر مسلمانوں کو کیسے اجازت دی جاسکتی ہے کہ متنازعہ علاقہ سے ہزاروں میل دور رہنے والے معصوم لوگوں کو قتل یا نقصان پہنچایا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان حملوں کا کوئی جواز نہیں ہے۔ اور نہ کبھی ہوسکتا ہے۔

میں جیسا کہ پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ حالت جنگ میں اسلام نے بہت سخت قوانین جاری کئے ہیں جیسا کہ قرآن مجید کی سورہ نمبر 8 اور آیت نمبر 68 میں ذکر ہے کہ کسی نبی کے لئے جائز نہیں کہ زمین میں خوں ریز جنگ کئے بغیر قیدی بنائے۔ کہ صرف انہیں ہی قیدی بنایا جاسکتا ہے جو براہ راست جنگ میں شامل ہوں۔ سو کسی مسلمان کے لئے اجازت نہیں ہے کہ کسی ایسے شخص کو قیدی بنائے جو براہ راست جنگ میں شامل نہ ہو۔ قتل کرنے کا تو سوال ہی نہیں ہے۔ پھر بھی آج کل مسلمان خودکش اور دوسرے دہشت گرد حملوں میں ملوث ہوتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں ان معصوم لوگوں کا سفاکانہ قتل کرتے ہیں جو ہزاروں میل دور شہروں میں رہتے ہیں۔ اور انہیں ان کی یا جھگڑے کی خبر بھی نہیں ہوتی۔ ایسے مکرہ اور ناقابل بیان اعمال سے اسلام کی تعلیمات بدنام ہوتی ہیں۔ جو بھی اس طرح جنگ کا حصہ بنتا ہے چاہے گروپ کے ساتھ مل کر یا انفرادی طور پر وہ اسلام کی پیروی کرنے والا نہیں ہے۔ بلکہ وہ اپنے ذاتی مفادات کو حاصل کرنے والے ہیں۔ یا اپنے لیڈروں کے خود غرضانہ مقاصد اور مفادات کو حاصل کرنے والے ہیں۔ اگرچہ کہ اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ سب سے بڑی وجہ آج کے فساد کی مسلمان ملکوں میں پائی جاتی ہے لیکن میرے خیال میں پھر بھی ہم باقی فریقوں کو اس کی ذمہ داری سے مکمل طور پر مبرا قرار نہیں دے سکتے۔ کچھ مغربی حکومتوں اور سپر پاورز نے بھی غلطیاں کی ہیں۔ اور مسلمان ملکوں سے تعلقات کے تناظر میں غیر دانشمندانہ اور غیر منصفانہ پالیسیاں بنائی ہیں جس کا مسلمان دنیا کے بعض حصوں میں بہت منفی اور شدید ردعمل ہوا ہے۔ ایسی خارجہ پالیسیوں کے نتیجہ میں عدم استحکام اور تفریق پیدا ہوئی اور اس کے نتیجہ میں شدت پسندی اور دہشت گردی کر فروغ ملا۔ اس صورت حال کا سیدھا نتیجہ بہت بڑی تعداد میں پناہ گزینوں کا اچانک یورپ میں آمد کی صورت میں نکلا۔ اتنی بڑی تعداد میں ان کی آمد سے مقامی لوگوں میں خوف وہراس پیدا ہوا ہے۔ اس کے ساتھ بعض ممالک خاص طور پر جرمنی کی آمادگی ان پناہ گزینوں کو قبول کرنے کے متعلق رحم دلی، ہمدردی اور یک جہتی کا اظہار ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اتنے زیادہ لوگوں کو جذب کرنا آسان نہیں ہے اور اس میں بہت سے خطرے درپیش ہیں۔ ان پناہ گزینوں کے مسئلہ کی وجہ سے یورپ اچانک ایک زیادہ خطرناک اور مستحکم جگہ بن گیا ہے۔ جیسے کہ اس سے دہشت گرد گروپوں کو موقع مل گیا ہے کہ وہ اپنے بندے پناہ گزینوں کے روپ میں اس براعظم میں بھیج سکتے ہیں۔ ان حملوں کے علاوہ جن میں وہ براہِ راست ملوث ہوتے ہیں یہ شدت پسند کوشش کرتے ہیں کہ یہاں پہلے سے رہنے والے مسلمانوں کو شدت پسند بنا کر اپنے دہشت گردی کے نیٹ ورک کو بڑھائیں۔ وہ شدت پسند انکی ذاتی مایوسیوں کا فائدہ اُٹھاتے ہیں اور انہیں ابھارتے ہیں کہ وہ یہاں خودکش حملے یا دوسرے ظلم وستم کریں۔ ہم اس کی الم ناک مثالیں گزشتہ مہینوں میں دیکھ چکے ہیں۔ اس سے بڑھ کر ایک اور منفی نتیجہ جو ان پناہ گزینوں کی وجہ سے سامنے آیا ہے وہ یورپ میں ان کے خلاف رویہ میں سختی کا پیدا ہونا ہے۔ بہت سے ممالک میں قدامت پسند قومی پارٹیوں کے اثر ورسوخ اور شہرت میں اضافہ ہوا ہے۔ اور جرمنی میں بھی ایسا ہی ہوا ہے۔ ایک سال قبل جرمنی کی اکثریت نے جو رحم دلی ان پناہ گزینوں کے متعلق دکھائی تھی اب اس میں کافی کمی ہوئی ہے۔ اور اس کی جگہ پناہ گزینوں کے بارہ میں خوف اور دشمنی کے ملے جلے جذبات نے لے لی ہے۔ مختلف میڈیا رپورٹس اور سروے اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ لوگوں کی بڑی تعداد اس بات کی قائل ہے کہ گزشتہ سال جرمن حکومت کا پناہ گزینوں کیلئے اپنے بارڈرز کھولنے کا فیصلہ سنگین غلطی تھی۔ رویہ میں یہ تبدیلی پریشان کن ہے اور خاص طور پر اس کے نتیجہ میں قدامت پسند جماعتوں کا اُبھرنا گہری تشویش کا باعث ہے۔ اور قوم کے امن اور تحفظ کیلئے خطرہ ہے۔

کلامُ الامام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کیلئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ۔‘‘ (ملفوظات جلد 4، صفحہ 615)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

’’یہ زندگی جس پر فخر کیا جاتا ہے ہیچ ہے اور ہمیشہ کی خوشی کی وہی زندگی ہے جو مرنے کے بعد عطا ہوگی۔‘‘

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 616)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین۔ صدر وامیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

اس کی ایک واضح مثال جولائی میں میونخ شہر میں ایک شاپنگ سنٹر پر حملہ ہے جہاں متعدد جوان لوگ مارے گئے تھے۔ اس المناک سانحہ کا مجرم آخر میں قدامت پسندوں کا ہمدرد نکلا۔ یہ ایک انتہائی مثال ہے لیکن یہ بات درست ہے کہ عام سطح پر لوگ اس بڑے پیمانے پر ہجرت کے اثر سے دن بدن زیادہ خوف اور تشویش میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ مقامی لوگ ناانصافی محسوس کرتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں تارکین وطن کے بارے میں ان کے غصہ میں اضافہ ہو رہا ہے کہ وہ جرمن گورنمنٹ سے اس پیسے سے فائدہ حاصل کر رہے ہیں جو جرمن ٹیکس ادا کرنے والے اپنی آمدنیوں میں سے ادا کرتے ہیں۔ مزید یہ رائے بھی قائم ہو رہی ہے کہ یہ تارکین وطن جو جرمن حکومت سے فوائد حاصل کر رہے ہیں وہ اس کے وفادار اور خیر خواہ نہیں ہیں۔ اور اصل میں اس کا نقصان چاہتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم انتہائی نازک وقت میں سے گزر رہے ہیں اس لئے یہ بہت ضروری ہے کہ انتظامیہ ان امور کو معمولی طور پر نہ لے بلکہ گورنمنٹ کو اس صورت حال کو بے قابو ہونے سے قبل کنٹرول کرنا ہوگا۔ ایسی پالیسیاں بنانی پڑیں گی جن سے جرمن شہریوں کے حقوق کا تحفظ ہو اور ان کے حقوق کسی صورت میں متاثر نہ ہوں۔ حکومت کو مستحق تارکین وطن کو آباد کرنے میں مدد کرنی چاہئے اور انہیں اپنے پاؤں پر کھڑا کرنا چاہئے۔ بہت دفعہ میں یہ کہہ چکا ہوں اور کچھ عرصہ قبل سویڈن میں اس سال کے شروع میں ایک پروگرام میں توجہ دلائی تھی کہ پناہ گزینوں کو حکومت سے صرف فوائد ہی حاصل نہیں کرنے چاہئیں بلکہ ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے کہ وہ خدمت کے کاموں (لیبر فورس) میں شامل ہوں اور جتنی جلدی ممکن ہو سکے معاشرہ کیلئے تعمیری کردار ادا کریں۔ میرے خیال میں اس سے فوراً ایک مثبت اثر پڑے گا اور وہ خطرناک خلیج جو ان پناہ گزینوں اور مقامی لوگوں کے درمیان پیدا ہو چکی ہے وہ کم ہوگی۔

مزید برآں آپ دہشت گردوں اور شدت پسندوں کے اس ملک میں داخلے کے خطرے کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ اس لئے گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ شہریوں کی حفاظت کے ہر ممکن قدم اُٹھائے اور ان کی شناخت کرے جو انہیں نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ جب بھی اور جہاں بھی کوئی اپنے مذہب کو ظلم اور ناانصافی کیلئے استعمال کرے یا دوسروں کے حقوق غصب کرنے یا حکومت کے خلاف کوئی قدم اٹھانے کیلئے استعمال کرے تو یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ ایسے اقدامات کو فوراً روکے۔

دنیا میں امن قائم کرنے کیلئے میں نے متعدد بار عدل ومساوات کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے اور اسلام بتاتا ہے کہ امن کی کنجی معاشرہ کے ہر طبقہ میں عدل وانصاف اور ایمانداری ہے۔ مزید برآں اسلام صرف عدل کی تعلیم ہی نہیں دیتا بلکہ اس کے وہ معیار بھی بیان کرتا ہے جن کی ضرورت ہے۔ قرآن مجید کے سورۃ 5 آیت 9 میں آتا ہے: اے وہ لوگوں جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔‘‘

یہ ہمارا ایمان ہے کہ اس تعلیم کا اکمل واتم مظہر بانی اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ اس لئے اب ہم آپ کی مثال دیکھتے ہیں ، ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ مسلمانوں نے دو دشمنانِ اسلام کو قتل کر دیا جنہیں وہ خطرہ تصور کرتے تھے، اس سے قبل کہ وہ انہیں قتل کرتے وہ دونوں خانہ کعبہ کی مقدس حدود میں پناہ لینے کیلئے داخل ہو گئے۔ جب دشمنانِ اسلام نے اس واقعہ کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتایا تو آپ نے مسلمانوں کو جو اس واقعہ میں ملوث تھے سخت تنبیہ اور سرزنش فرمائی اور اس واقعہ کو صریح ناانصافی قرار دیا اور عرب میں رائج رسم کے مطابق فوراً مقتولین کے ورثاء کو خون بہا ادا کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ یہ اس قرآن مجید کی تعلیم کی عملی مثال ہے کہ اپنے دشمن کے معاملہ میں بھی عدل وانصاف سے کام لو۔ جب ایک معاملہ فیصلہ کیلئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے یہ نہیں دیکھا کہ کون ان کا پیروکار ہے اور کون ان کے دشمنوں میں سے ہے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف یہ دیکھا کہ کیا صحیح ہے اور انصاف پر مبنی ہے۔ یہ انصاف کا وہ اعلیٰ معیار ہے جس کی اسلام مسلمانوں سے توقع رکھتا ہے۔ اس لئے یہ بات واضح ہو جانی چاہئے کہ معصوموں پر حملہ چاہے وہ اسٹیشنز پر ہو، ٹرین پر ہو، کلبوں میں ہو یا کسی اور جگہ ہو ان کا بالکل بھی کوئی جواز نہیں بنتا اور ان کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کرنی چاہئے۔ میں نے ابھی ابتدائی اسلام کی تاریخ سے صرف ایک مثال بیان کی لیکن ایسی ان گنت مثالیں اور بھی ہیں جو اسلام کی بے مثال تعلیم کی گواہی دیتی ہیں۔ ان تعلیمات کی روشنی میں جماعت احمدیہ مضبوطی سے اس عقیدہ پر قائم ہے کہ کسی کو بھی ملکی قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں ہے۔ یقیناً یہ ہمارا پختہ ایمان ہے کہ اسلام جو عزت اور شرف انسانی زندگی اور اس کی آزادی کو دیتا ہے وہ یقیناً تمام بنی نوع انسان کی تاریخ میں بے مثال ہے۔ قرآن مجید کی سورۃ نمبر 5، آیت نمبر 33 میں آتا ہے:

’’جس نے بھی کسی ایسے نفس کو قتل کیا جس نے کسی دوسرے کی جان نہ لی ہو یا زمین میں فساد نہ پھیلایا ہو تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے اُسے زندہ رکھا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو زندہ کر دیا۔‘‘

اس طرح اگر کوئی اسلام کی تعلیم کو انصاف کی نظر سے جانچتا ہے تو جلد ہی وہ جان جاتا ہے کہ باوجود یکہ دہشت گرد کیا دعویٰ کرتے ہیں یا میڈیا مذہب کی کیسی تصویر پیش کرتا ہے آجکل دنیا میں جو دہشت گردی اور شدت پسندی پھیلی ہوئی ہے اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ تشدد اور شدت پسندی کو پھیلاتے ہیں وہ اسلام کی نیک تعلیمات کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور وہ صرف اپنے ذاتی مفادات اور طاقت کی خواہش رکھتے ہیں۔ حقیقت میں اسلام کا لفظی مطلب امن ، صلح جوئی اور تمام لوگوں کو تحفظ دینے کا ہے اور جو اس کے برخلاف چلتا ہے وہ مذہب کی تعلیم کے منافی عمل کرتا ہے۔

ان تمام باتوں کی روشنی میں یہ احمدیہ مسلم جماعت ہی ہے جس نے اسلام کی سچی تعلیمات تمام دنیا میں پھیلانے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ یہ احمدیہ مسلم جماعت ہی ہے جو دنیا میں صحیح اور دیرپا امن قائم کرنے کیلئے کوشش کر رہی ہے۔ یہ احمدیہ مسلم جماعت ہی ہے جو دنیا کے تمام قوموں ، نسلوں ، مذہب اور عقیدہ والوں کو پاس لانے کی کوشش کر رہی ہے تاکہ وہ باہمی محبت کے ساتھ اکٹھے رہ سکیں۔ یہ احمدیہ مسلم جماعت ہی ہے جو انسانیت کو پیار اور رحم کی چھتری تلے اکٹھا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ان مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے ہم ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ سو ایک ایسے وقت میں جہاں دنیا تنازعات اور تفرقوں میں گھر رہی ہے ہم امن کے پُل بنا رہے ہیں جو لوگوں کو قریب لا رہے ہیں۔

مزید برآں ہم انسانیت کی خدمت کیلئے اپنی بھرپور کوشش کر رہے ہیں۔ ہم ضرورت مندوں کی مدد کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور انہیں اور ان کے بچوں کو بہتر مستقبل دیتے ہیں۔ اس لئے ہم نے دنیا کے مختلف پسماندہ حصوں میں خدمت انسانیت کے مختلف منصوبے شروع کر رکھے ہیں، مثلاً ہم نے سینکڑوں سکول بنائے ہیں اور بنا رہے ہیں اور درجنوں ہسپتال افریقہ کے دُور افتادہ مقامات پر بنائے ہیں، جو مقامی لوگوں کو بلا امتیاز مذہب اور رنگ ونسل تعلیم اور صحت کی سہولتیں فراہم کر رہے ہیں۔ ’’زندگی کیلئے پانی ‘‘ کے منصوبے کے تحت ہم دُور افتادہ مقامات پر رہنے والے لوگوں کے صاف پانی پینے کی فراہمی کو یقینی بنا رہے ہیں۔ اسی طرح ہم دوسری بنیادی ضروریات زندگی مہیا کر رہے ہیں تاکہ ان کی تکلیف دُور ہو سکے اور وہ نسبتاً آسانی سے زندگی گزار سکیں۔ ہم کوئی تعریف یا پہچان نہیں چاہتے کیونکہ ہم صرف وہ کر رہے ہیں جو ہمارا مذہب ہمیں تعلیم دیتا ہے۔ یہ حقیقی اسلام ہے اور مجھے یقین ہے کہ آپ اس سے اتفاق کریں گے کہ جو میڈیا اس کی تصویر پیش کرتا ہے یہ اس سے کوسوں دُور ہے۔ اس لئے آپ کو اسلام سے خوف زدہ ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے اور نہ اسے کوئی خطرہ خیال کریں۔ لیکن ان دہشت گردوں اور شدت پسندوں سے یقیناً خوف زدہ ہونے کی ضرورت ہے جو اسلام کی تعلیمات کے خلاف عمل کرتے ہیں۔ یہ نہ صرف غیر مسلم دنیا کیلئے بلکہ مسلمانوں کیلئے بھی بہت بڑا خطرہ ہیں۔ اگر ہم تجزیاتی رپورٹس کا جائزہ لیں تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ وہ لوگ جو اسلام کے نام پر تشدد کو روا رکھتے ہیں اور مسلمان ممالک میں مسلمانوں کے خلاف بے پناہ ظلم وستم کرتے ہیں وہ خود مسلمان ہی ہیں۔ پس یہ اسلام نہیں ہے جو آپ پر حملہ کر رہا ہے یا آپ کے حقوق غصب کر رہا ہے بلکہ یہ لوگوں اور گروپس کے اپنے سفلی مقاصد اور ایجنڈے ہیں جن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

احمدی مسلمان ہونے کے ناتے ہم دنیا میں اپنے الفاظ، عمل اور دعاؤں سے امن قائم کرنے کی پوری کوشش کرتے ہیں اور ہم ہمیشہ ایسا کرتے رہیں گے۔ انشاءاللہ۔ امن کو پھیلانا اور اس کیلئے کام کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے ورنہ دنیا ایک تباہ کن عالمی جنگ کے دہانے پر کھڑی ہے جس کے تباہ کن نتائج ناقابل تصور ہیں۔ پس ہم سب کو برائی کی قوتوں کے خلاف متحد ہو کر کھڑے ہو جانا چاہئے ، نیز امن اور ہم آہنگی کیلئے ہم متحد ہو جائیں۔ ایک دوسرے کے خلاف نفرت اور دشمنی پیدا کرنے کی بجائے ہمیں آپس میں امن اور باہمی آہنگی کیلئے کوشش کرنی چاہئے۔ تمام لوگوں اور تنظیموں کو اکٹھے ہو کر انسانی قدروں کی بحالی کیلئے کوشش کرنی چاہئے اور اس دنیا کو پہلے سے زیادہ بہتر اور ہم آہنگی والی جگہ بنانا چاہئے۔ اللہ تمام لوگوں کو عدل اور برداشت کے ساتھ کام کرنے کی توفیق دے اور دنیا میں حقیقی امن پیدا ہو سکے۔ اللہ دنیا کے لوگوں کو دانائی عطا فرمائے تاکہ وہ دنیا جو ہم اپنے بچوں کیلئے چھوڑ کر جائیں وہ اس سے زیادہ خوشحال اور امن والی ہو۔ آمین۔

اب آخر میں مَیں دوبارہ اپنے مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے ہماری دعوت کو قبول کیا۔ اللہ آپ سب پر فضل فرمائے۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب پانچ بجے تک جاری رہا۔ خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)............

......☆......☆......☆......

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
.... a desired destination for royal wedding & celebrations.
2-14-122/2-B, Bushra Estate
Hydrabad Road, Yadgir - 85201
Contact Number : 09440023007, 0847329644

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

جماعت احمدیہ برطانیہ کے پچاسویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ مرتبہ: حافظ محمد ظفراللہ عاجزؔ اور فرّخ راحیل)

جلسہ سالانہ کا دوسرا دن
13/اگست 2016ء (حصہ سوم آخر)

ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت صدارت میں اجلاس کے دوسرے حصہ کا آغاز ہوا۔تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ سعید الرحمن صاحب نے کی اور ترجمہ بھی پیش کیا۔بعدازاں مکرم مصور احمد صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا پاکیزہ منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا۔بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

خلاصہ خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

● خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک دنیا کے 209 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے گزشتہ 32 سالوں میں 118 ممالک اللہ تعالیٰ نے احمدیت کو عطا فرمائے ہیں۔

● اس سال دو نئے ممالک پیراگوئے (Paraguay) اور کیمن آئی لینڈز (Cayman Islands) میں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے جو ساؤتھ امریکہ کا ملک ہے۔مقامی زبان سپینش ہے ۔ اسی طرح کیمن آئی لینڈز (Cayman Islands) شمالی امریکہ کا ملک ہے تین جزائر پر مشتمل ہے۔یہاں چار افراد نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت قبول کی۔

● اس سال پاکستان سے باہر دنیا بھر میں جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں انکی تعداد 721 ہے۔علاوہ ازیں 964 نئے مقامات پر اس بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔

● اس سال جماعت نے جو مساجد بنائیں یا تعمیر کیں یا ملیں ان کی مجموعی تعداد 299 ہے جن میں سے 120 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور 179 بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔حضور انور نے مساجد کے تعلق میں بعض ایمان افروز واقعات بھی سنائے۔

● ہمارے مشن ہاؤسز میں 121 کا اضافہ ہوا ہے۔اب تک گزشتہ سالوں کو شامل کر کے 124 ممالک میں ہمارے مشن ہاؤسز کی کل تعداد 2594 ہوگئی ہے۔مشن ہاؤسز کے قیام میں انڈیا کی جماعت سرفہرست ہے جہاں دوران سال 17 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا۔

● قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ مع مختصر تفسیری نوٹس ازسر نو ٹائپ سیٹنگ کر کے طبع کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ حضرت مسیح موعودؑ کی درج ذیل کتب انگریزی میں طبع ہوئی ہیں جو بک سٹال پر موجود ہیں۔کشتی نوح۔براہین احمدیہ حصہ چہارم، کشف الغطا۔راز حقیقت۔احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟ محمود کی آمین۔اسی طرح اسلامی اصول کی فلاسفی کا صومالین ترجمہ شائع ہوا ہے۔

● 126 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق دوران سال 891 مختلف کتب، پمفلٹ اور فولڈر وغیرہ 58 زبانوں میں ایک کروڑ چھپن لاکھ بیس ہزار اڑسٹھ کی تعداد میں طبع ہوئے۔مختلف ممالک میں مختلف عناوین پر مشتمل تین ہزار ایک سوسترہ کتب،فولڈرز اور پمفلٹس ایک کروڑ چونتیس لاکھ بارہ ہزار سے اوپر کی تعداد میں مفت تقسیم کئے گئے۔کل دو کروڑ چالیس لاکھ سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔

● اب تک 380 سے زائد ریجنل اور مرکزی لائبریریوں کے مختلف ممالک میں قیام ہو چکے ہیں جن کے لئے لندن اور قادیان سے کتب بھجوائی گئیں۔

● دوران سال ہندوستان کے مختلف اضلاع میں 103 ضلعی لائبریریاں قائم کی گئیں۔شعبہ پریس اور میڈیا کو بھی فعال کیا گیا ہے اخبارات میں شائع ہونے والی مخالفانہ خبروں کی فوری تردید کرنے اور جماعتی مؤقف کی صحیح رنگ میں اشاعت کیلئے بھی خصوصی کوشش کی گئی۔شعبہ نورالاسلام کے کاموں میں بہتری پیدا کی گئی اور مخالفین کے اعتراضوں کے جواب بھی دیئے جارہے ہیں۔

● اس سال دنیا بھر میں 580 بک فیئرز میں جماعت نے حصہ لیا۔اس کے علاوہ 1566 نمائشیں اور 13453 بک سٹالز کا انعقاد ہوا۔ ان پروگراموں کے ذریعہ چالیس لاکھ انیس ہزار سے زائد افراد تک جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچا۔

● دنیا بھر کے 101 ممالک میں ایک کروڑ گیارہ لاکھ سے زائد لیف لیٹس تقسیم ہوئے اور دو کروڑ چھیانوے لاکھ سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔

● حضور انور نے عربک ڈیسک ،رشین ڈیسک، فرنچ ڈیسک، بنگلہ ڈیسک، ٹرکش ڈیسک، چینی ڈیسک کے تحت ہونے والے کاموں کا اختصار کے ساتھ ذکر فرمایا اور بتایا کہ کس طرح ان ڈیسکس کے تحت کتب کے تراجم، خطبات کے تراجم اور لٹریچر کی اشاعت وغیرہ کے کام ہو رہے ہیں۔

● دوران سال جماعت احمدیہ کے متعلق دنیا بھر میں پانچ ہزار سے زائد مضامین اور آرٹیکل مختلف اخباروں میں شائع ہوئے اور ملینز کی تعداد میں لوگوں تک پیغام پہنچا۔ باون مختلف خبریں مختلف دنیا کے ٹی ویز پر نشر ہوئیں۔نیشنل ریڈیو چینلز پر 157 انٹرویو نشر ہوئے۔میڈیا کی تمام مشہور آؤٹ لٹس پر جماعت احمدیہ کو کوریج ملی جن میں بی بی سی ٹی وی، بی بی سی ریڈیو، بی بی سی ویب سائٹ، سکائی نیوز، دی ٹائمز، گارڈین، اُبزرور، ڈیلی ٹیلی گراف، سنڈے ٹائمز، ایل بی سی، اکانومسٹ وغیرہ شامل ہیں۔کل 85 پریس ریلیز جاری کیں۔

● ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ سے بڑا کام ہو رہا ہے۔ یکم اگست 2016ء کو ایم ٹی اے افریقہ کا افتتاح ہوا۔ گھانا، نائیجیریا، سیرالیون ،تنزانیہ اور یوگنڈا میں باقاعدہ ایم ٹی اے کی ٹیمیں بن چکی ہیں اور وہاں مختلف پروگرام ہوں گے۔ برکینا فاسو میں امسال پہلے لوکل جماعتی ٹی وی چینل کا افتتاح ہوا اور 3/مارچ 2016ء کو لوکل ایم ٹی اے چینل کی ٹیسٹ ٹرانسمشن کا آغاز کیا اور 3/جولائی 2016ء کو اس ٹی وی چینل کا باقاعدہ آغاز ہو چکا ہے۔

● جماعت احمدیہ کے اپنے ریڈیو اسٹیشنز کی تعداد 20 ہو چکی ہے جن میں سے مالی میں پندرہ ہیں۔ برکینا فاسو میں چار۔ سیرالیون میں ایک۔ ان ریڈیو سٹیشنز میں سے مالی میں دس ریڈیو سٹیشنز پر روزانہ اٹھارہ گھنٹے اور پانچ ریڈیو سٹیشنز پر روزانہ گیارہ گھنٹے کی نشریات پیش کی جاتی ہیں۔ یوکے میں اس سال جماعتی ریڈیو سٹیشن voice of Islam شروع ہوا اس کی بھی اب سننے والوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔

● 77 ممالک میں ٹی وی اور ریڈیو چینل کے ذریعہ سے اسلام کا پیغام پہنچ رہا ہے۔اس سال دو ہزار چھ سو چھتیس 2636 ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ چودہ سو تیس 1430 گھنٹے وقت ملا۔ان پروگراموں کے ذریعہ محتاط اندازے کے مطابق ساٹھ کروڑ سے زائد افراد تک پیغام حق پہنچا۔

● 4651 اخبارات نے 6272 جماعتی مضامین، آرٹیکل اور خبریں شائع کیں۔ان اخبارات کے قارئین کی مجموعی تعداد تقریباً چونسٹھ کروڑ اُناسی لاکھ سے اوپر بنتی ہے۔

● واقفین نَو کی تعداد میں 3441 کا اضافہ ہوا ہے۔اس اضافے کے بعد واقفین کی کل تعداد 60259 ہوگئی ہے۔اس میں دنیا بھر کے 111 ممالک سے واقفین شامل ہیں۔لڑکوں کی تعداد چھتیس ہزار چار سو سینتیس 36437 ہے۔لڑکیوں کی تعداد تینتیس ہزار آٹھ سو بائیس 23822 ہے۔

● نصرت جہاں اسکیم کے تحت افریقہ کے بارہ ممالک میں چھتیس ہسپتال اور پانچ ہومیو پیتھک کلینک کام کر رہے ہیں جن میں ہمارے 41 مرکزی ڈاکٹرز اور پندرہ مقامی ڈاکٹر خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ تیرہ ممالک میں ہمارے 714 ہائر سیکنڈری سکول جونیئر سیکنڈری سکول اور پرائمری سکول کام کر رہے ہیں جن میں ہمارے سترہ مرکزی اساتذہ خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

● انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹکس اینڈ انجنیئرز کے ذریعہ بعض پراجیکٹس چل رہے ہیں۔کم قیمت پر بجلی پیدا کرنے کے متبادل ذرائع۔ پینے کے لئے صاف پانی مہیا کرنا وغیرہ۔اس سال برکینا فاسو، مالی اور یوگنڈا میں 149 پمپ لگائے گئے۔ مجموعی طور پر 1704 واٹر پمپ افریقہ کے دور دراز مقامات پر لگ چکے ہیں۔مزید 203 جگہوں پر پمپ لگ رہے ہیں جن سے پندرہ سے سترہ لاکھ افراد تک پینے کا صاف پانی پہنچے گا۔ سولر سسٹم کے ذریعہ بجلی پہنچائی جا رہی ہے۔ افریقہ کے آٹھ ممالک میں سولہ ماڈرن ویلیج کی تعمیر ہوئی ہے۔مزید بنائے جارہے ہیں۔

● حضور انور نے ہیومینٹی فرسٹ، چیریٹی واکس، فری میڈیکل کیمپس،خون کے عطیات، قیدیوں سے رابطہ اور ان کی خبر گیری وغیرہ رفاہی کاموں کے متعلق بھی بعض اعداد وشمار پیش فرمائے اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان سب کاموں کا بھی نیک اثر ہو رہا ہے۔

● نومبائعین سے رابطے کی بحالی کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا کہ اس سال چھبیس ہزار سات سو تریسٹھ نومبائعین سے رابطہ بحال کیا گیا۔ پانچ ہزار بانوے جماعتوں میں تربیتی کلاسز، تعلیمی کلاسز اور ریفریشر کورس نومبائعین کی تربیت کے لئے کئے گئے جن میں شامل ہونے والے افراد کی تعداد تین لاکھ اکتالیس ہزار ایک سو بتیس ہے۔

● اس سال بیعتوں کی تعداد پانچ لاکھ چوراسی ہزار سے اوپر ہے۔119 ممالک سے تقریباً 303 اقوام احمدیت میں داخل ہوئیں۔حضور انور نے بیعتوں کا ذکر کرتے ہوئے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

● حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبات اور خطابات کے ذریعہ ہونے والی بیعتوں کے ایمان افروز واقعات کا ذکر فرمایا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعوت الی اللہ میں روکیں ڈالنے والوں کے انجام کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کی گرفت فرماتا ہے اور عبرت انگیز نشانات دکھاتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ داعین الی اللہ کی حفاظت فرماتا ہے۔اور ان کی غیر معمولی نصرت وتائید فرماتا ہے۔

● خطاب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’یہ لوگ تو چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو بجھا دیں مگر خدا اپنے گروہ کو غالب کرے گا۔تُو کچھ بھی خوف نہ کر۔مَیں تجھے غلبہ دوں گا۔ ہم آسمان سے کئی بھید نازل کریں گے اور تیرے مخالفوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر کو ہم وہ باتیں دکھلائیں گے جن سے وہ ڈرتے تھے۔ پس تُو غم نہ کر۔ خدا ان کی تاک میں ہے۔خدا تجھے نہیں چھوڑے گا اور نہ تجھ سے علیحدہ ہوگا جب تک کہ وہ پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلائے۔کوئی نبی دنیا میں ایسا نہیں بھیجا گیا جس کے دشمنوں کو خدا نے رسوا نہ کیا۔ہم تجھے دشمنوں کے شر سے نجات دیں گے۔ہم تجھے غالب کریں گے اور مَیں عجیب طور پر دنیا میں تیری بزرگی ظاہر کروں گا۔مَیں تجھے راحت دوں گا اور تیری بیخ کنی نہیں کروں گا اور تجھ سے ایک بڑی قوم بناؤں گا اور تیرے لئے میں بڑے بڑے نشان دکھاؤں گا۔

وہ چاہتے ہیں کہ تیرا کام ناتمام رہے لیکن خدا نہیں چاہتا مگر یہی کہ تیرا کام پورا کر کے چھوڑے۔خدا تیرے آگے آگے چلے گا اور اس کو اپنا دشمن قرار دے گا جو تیرا دشمن ہے۔جس پر تیرا غضب ہوگا میرا بھی اُسی پر غضب ہوگا۔اور جس سے تو پیار کرے گا مَیں بھی اسی سے پیار کروں گا۔ خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور انجام کار ان کی تعظیم ملوک اور ذوی الجبروت کرتے ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔......میری فتح ہوگی اور میرا غلبہ ہوگا مگر جو وجود لوگوں کے لئے مفید ہے مَیں اس کو دیر تک رکھوں گا۔ تجھے ایسا غلبہ دیا جائے گا جس کی تعریف ہوگی اور کاذب کا خدا دشمن ہے اس کو جہنم میں پہنچائے گا۔‘‘ (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 588 تا 590)

حضور انور نے فرمایا اللہ کرے کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے جلد ہماری زندگیوں میں پورے ہوں اور ہم کامیابیوں اور کامرانیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ اللہ حافظ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے ساتھ یہ اجلاس شام 6 بجکر 19 منٹ پر اپنے اختتام کو پہنچا۔..........(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 23/ستمبر 2016)

نماز جنازہ

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 23/اگست 2016 بروز منگل نماز ظہر و عصر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم محمد ہارون صاحب

(ابن مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب، لندن)

19/اگست 2016 کو طویل علالت کے بعد 64 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ 1970 کی دہائی میں یوکے آئے اور مسجد فضل کے قریب ہی رہائش اختیار کی۔ شدید بیماری کے دوران بھی باقاعدہ مسجد میں آتے تا کہ نماز کے علاوہ خلیفۂ وقت کا دیدار بھی ہوتا رہے۔ جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کو بڑے شوق سے اپنے گھر میں ٹھہراتے۔ عزیزوں اور دوستوں کی مشکل اور تکلیف کے وقت ہمیشہ مدد کیا کرتے تھے۔ آپ انتہائی ہمدرد، صلہ رحمی کرنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی ایک بیٹی سیکرٹری ناصرات برطانیہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہی ہیں، جنہیں امسال جلسہ سالانہ پر مستورات میں تقریر کرنے کا بھی موقعہ ملا۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ صادقہ منیر صاحبہ (اہلیہ مکرم منیر الدین صاحب ناصر کارکن نظامت تعمیرات، قادیان)

24/جولائی 2016 کو 52 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم ملک بشیر احمد صاحب درویش قادیان کی بیٹی اور مکرم دین محمد صاحب ننگلی درویش قادیان کی بہو تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، خوش مزاج، ملنسار اور غرباء کی ہمدرد خاتون تھیں۔ لجنہ میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ تین سال سے حلقہ دارالانوار کی صدر لجنہ تھیں۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مستورات کی قیام گاہوں میں منتظمہ کے طور پر بڑے جذبے اور ہمت وحوصلے سے خدمت بجالاتی رہیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم محمد شفیع اللہ صاحب مرحوم

(ابن مکرم بی ایم عبدالرحیم صاحب مرحوم آف بنگلور)

17/اگست 2016 کو 85 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو مختلف حیثیتوں میں چالیس سال سے زائد عرصہ تک جماعتی خدمات کی توفیق ملتی رہی۔ لمبا عرصہ جماعت بنگلور کے امیر رہے۔ صوبہ کرناٹک وگووا کے صوبائی امیر کے طور پر بھی خدمت بجالاتے رہے۔ خلافت خامسہ میں جب زونل امارتوں کا نظام قائم ہوا تو آپ جنوبی کرناٹک کے زونل امیر مقرر ہوئے اور 2012 تک فعال رنگ میں خدمت کی توفیق پائی۔ دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں مرکزی نمائندگان کے ساتھ دیہاتی جماعتوں کے لمبے دوروں میں شامل ہوتے تھے۔ مخالفتوں کے وقت حکام سے رابطہ کر کے مسائل حل کرنے کا اچھا ملکہ حاصل تھا۔ صوبہ کے مبلغین اور معلمین کی اچھے رنگ میں نگرانی کرتے اور سلسلہ کے اموال کی حفاظت کا بہت خیال رکھتے تھے۔ آپ ایک مرتبہ اپنی اہلیہ کے ساتھ حج کیلئے بھی گئے، لیکن مخالفین کے پیچھا کرنے کی وجہ سے آپ کو واپس آنا پڑا۔ روزانہ باقاعدگی سے دن کے وقت مسجد جایا کرتے تھے۔ وفات سے چند دن قبل بھی خود گاڑی چلا کر مسجد گئے اور نماز ظہر کے بعد سہ پہر تک وہاں رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ضعیف العمر اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرم ماسٹر محمود احمد صاحب (آف خانیوال)

20/جون 2016 کو 72 سال کی عمر میں بوجہ کینسر وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ انتہائی نیک، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور بہترین داعی الی اللہ تھے۔ مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ ضلعی مجلس عاملہ میں 18 سال سے بطور جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری اصلاح وارشاد خدمت کی توفیق پارہے تھے۔ چندوں کی بروقت ادائیگی کیا کرتے تھے۔ مرحوم خدا کے فضل سے موصی تھے۔

(4) مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم سیٹھ محمد صادق صاحب مرحوم، محلّہ دارالصدر شمالی، ربوہ)

26/اپریل 2016 کو 87 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نماز روزہ کی پابند، باہمت، باخلاق، ہمدرد، ملنسار، مہمان نواز اور غریب پرور خاتون تھیں۔ بہت نڈر داعی الی اللہ تھیں۔ موصیہ تھیں۔ مرحومہ مکرم عبد الحق نور صاحب شہید کرونڈی کی بیٹی تھیں۔

(5) مکرمہ صادقہ پروین صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد حنیف مجاہد سیلونی صاحب، آف ربوہ)

کچھ عرصہ قبل بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ محلّہ میں بچوں کو قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن مجید پڑھاتی رہیں۔ لجنہ اماء اللہ میں بطور سیکرٹری دعوت الی اللہ لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ بڑی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔

(6) مکرم شوکت علی صاحب

(سابق گیٹ کیپر دفتر لجنہ اماء اللہ ربوہ)

21/جولائی 2016 کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو لجنہ ہال میں خدمت کی توفیق ملی۔ بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم مبشر احمد طاہر مرحوم (مربی سلسلہ) کے خسر تھے۔

(7) مکرم مشتاق احمد صاحب (من ہائم، جرمنی)

25/جولائی 2016 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت بابو مولا بخش صاحب (آف ننگل باغبان) کے بیٹے تھے۔ آپ کی والدہ حضرت ریشم بی بی صاحبہ بھی صحابیہ تھیں اور ان کا حضرت اماں جان سے قریبی تعلق تھا۔ آپ نے اپنے حلقہ میں بحیثیت صدر جماعت لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے اور اپنا چندہ باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے۔

(8) مکرمہ عنایت بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری بشیر الدین صاحب مرحوم، آف کینیڈا)

30/جون 2016 کو 94 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت حکیم رحمۃ اللہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہو تھیں۔ بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(9) عزیزم محمد بلال (ابن مکرم مبشر احمد پنڈت صاحب، محلّہ طاہر آباد شرقی، ربوہ)

12/جون 2016 کو کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ میں رنگ روغن کے کام کے دوران چھت سے گر کر 18 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ جماعتی خدمت کا جذبہ رکھنے والے، اطاعت گزار، مخلص اور بہت نیک خصلت نوجوان تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین ☆......☆

بقیہ خطبہ بطرز سوال وجواب از صفحہ نمبر 8

لئے بھی تمام احتیاطوں کے ساتھ ایسا انتظام ہونا چاہئے کہ لمبا عرصہ لوگوں کو انتظار بھی نہ کرنا پڑے اور کسی طرح ان کو تکلیف بھی نہ ہو۔ جو داخلی گیٹ اور جلسہ گاہ کی انٹرنس (entrance) ہے اس میں بار بار یہ اعلان بھی ہوتے رہیں کہ آنے والے اپنے کارڈ بھی سامنے رکھیں اور لائنوں کو بھی قائم رکھیں تا کہ جلد اور تیزی سے لوگ گزر سکیں۔

سوال شعبہ صفائی کو حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی ؟

جواب حضور انور نے فرمایا، اگر معاونین بار بار اعلان کر کے توجہ دلاتے رہیں کہ صفائی کی طرف بھی توجہ دیں کہ پاکیزگی اور نظافت بھی ایمان کا حصہ ہے تو اس لئے اگر مہمان اپنے ماحول کو بھی صاف رکھیں اور غسل خانوں کو بھی صاف کر دیا کریں تو کوئی حرج نہیں۔ عموماً لوگ تعاون کرتے ہیں۔ اگر کوئی تعاون نہ بھی کرے تو کارکن خود صفائی کر دیں یہی ان کی ڈیوٹی ہوتی ہے۔ اور اس بات کا خیال رکھیں کہ ان کی طرف سے کسی طرح بھی بدخُلقی کا مظاہرہ نہیں ہونا چاہئے اور کبھی بھی انہوں نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا۔

سوال جلسہ گاہ کی عمومی صفائی کے متعلق کارکنوں کو حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی ؟

جواب اسی طرح جلسہ گاہ کی عمومی صفائی کارکنوں کا کام ہے کہ اگر کوئی گند جلسے کے علاقے میں دیکھیں تو اس کی صفائی ساتھ ساتھ کرتے رہیں۔ وائنڈ اَپ کرنے والے کارکنوں کو آسانی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ وہاں سے صرف مارکیاں اُٹھانا اور باقی جو بڑا بڑا سامان ہے وہ اٹھانا ہی کام نہیں ہوتا بلکہ وہاں سے ہر طرح کے گند کو اٹھانا بھی، ہر کاغذ کو اٹھانا بھی ضروری ہوتا ہے تب کونسل کلیئرنس دیتی ہے۔ بہرحال اس طرف بھی مہمانوں کو آرام سے بار بار توجہ دلاتے رہنا چاہئے کہ ٹِن، ڈبے وغیرہ اِدھر اُدھر ڈالنے کے بجائے ڈسٹ بِن میں پھینکیں۔

سوال جلسہ کے کارکنوں کو حضور انور نے کیا عمومی نصیحت فرمائی ؟

جواب شعبہ تربیت اس لحاظ سے بھی فعّال ہونا چاہئے کہ جلسہ میں شامل ہونے کے لئے جو لوگ آتے ہیں ان کو جلسے کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔ انہیں ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ نصیحت یاد رکھنی چاہئے جو مَیں نے پہلے بھی بیان کی کہ ہر حالت میں خوش اخلاقی کا مظاہرہ ہونا چاہئے۔ اسی طرح ہر کارکن کو عموماً ہر وقت ہوشیار بھی رہنا چاہئے۔ ہر شعبے کا ہر کارکن اپنے اپنے ماحول میں نظر رکھنے والا ہونا چاہئے۔ کارکنوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جلسہ ختم ہونے کے بعد صرف وائنڈ اَپ کے کارکن ہی وہاں موجود نہ ہوں بلکہ ہر کارکن کو اس وقت تک جلسہ گاہ میں رہنا چاہئے، جب تک کہ کوئی بھی مہمان وہاں موجود ہے یا جب تک ان کے متعلقہ افسر اُن کو رخصت نہیں دے دیتے کہ اب آپ فارغ ہیں چلے جائیں۔

سوال جلسہ کے کارکنوں اور تمام افراد جماعت کو حضور انور نے کیا دعا کرنے کی تلقین فرمائی ؟

جواب حضور انور نے فرمایا، سب سے بڑھ کر کارکنوں کو بھی اور عمومی طور پر تمام افراد جماعت کو بھی یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو احسن رنگ میں اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سوال حضور انور نے جلسے کے کارکنان اور افراد جماعت کے لئے کیا دعا کی ؟

جواب حضور انور نے دعا کی کہ (اللہ تعالیٰ) تمام کارکن جو اِس وقت وہاں جلسہ گاہ میں کام کر رہے ہیں ان کو ہر طرح سے محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ جلسے کو ہر لحاظ سے بابرکت اور کامیاب بھی فرمائے۔ کسی بھی مخالف اور بدفطرت کے شر سے اللہ تعالیٰ جماعت کو ہر طرح محفوظ رکھے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر کارکن کو توفیق دے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلسہ پر آئے ہوئے مہمانوں کی احسن رنگ میں خدمت سرانجام دیتے رہیں اور خوش خُلقی سے خدمت سرانجام دیتے رہیں۔ کارکنان جو خدمت کے بلند معیار ہر دفعہ پیش کرنے والے ہوں اور اِس دفعہ بھی پہلے سے بڑھ کر خدمت کرنے والے ہوں۔ اس میں کبھی کمی نہیں ہونی چاہئے۔ ہمارا ہر قدم جو ہے آگے بڑھنے والا ہونا چاہئے اور جب ایسی خدمت ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ پھر پیار کی نظر بھی ڈالتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق دے۔

......☆......☆......☆......

جماعتی رپورٹیں

مجلس خدام الاحمدیہ گتے بنور ضلع بلاری، کرناٹک کا پہلا ضلعی اجتماع

۞ مورخہ 8/ مئی 2016 کو جماعت احمدیہ گتے بنور، بلاری میں پہلی مرتبہ مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں 6 مجالس نے شرکت کی۔ افتتاحی تقریب مکرم امیر صاحب بلاری کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے نصائح فرمائیں، جس کے بعد خدام واطفال کے علمی وورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام واطفال کے مابین اختتامی تقریب میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ خدام واطفال میں مزید مسابقت کی روح پیدا کرے اور اس اجتماع کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

(نورالحق خان، مبلغ انچارج ضلع بلاری، کرناٹک)

جماعت احمدیہ احمد آباد میں ایک تربیتی کیمپ کا انعقاد

۞ جماعت احمدیہ احمد آباد میں مورخہ 25 تا 30 مئی 2016 کو ایک تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں اردگرد کی جماعتوں (نانی کشول، کھیڑا، سورت، رام نگر، راج پلی اور پنڈار پور وغیرہ) سے 70 افراد جماعت اور بچوں نے شرکت کی۔ تربیتی کلاسز میں شاملین کو قرآن کریم ناظرہ اور دیگر دینی معلومات سکھائی گئیں۔ پروگرام کے دوران علاقہ کے ایم. ایل. اے بھی تشریف لائے۔ موصوف کو جماعتی عقائد سے متعارف کرایا گیا اور جماعتی کتب اور لیف لیٹس کا تحفہ پیش کیا گیا۔ اختتامی پروگرام میں تلاوت و نظم کے بعد بچوں کے علمی معیار کو بڑھانے کے سلسلہ میں تقاریر ہوئیں۔ کیمپ کے دوران ہونے والے علمی وورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے بچوں کو انعامات دئے گئے۔ دعا کے ساتھ پروگرام کا اختتام ہوا۔

(رئیس الدین احمد خان، مبلغ انچارج احمد آباد، گجرات)

جماعت احمدیہ شموگہ میں ہفتہ مال اور محفل سوال وجواب کا انعقاد

۞ جماعت احمدیہ شموگہ میں مورخہ 16 تا 22/ مئی 2016 کو حلقہ نور اور حلقہ محمود کی جانب سے مشترکہ ہفتہ مال منایا گیا۔ روزانہ اس حوالہ سے ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں چندوں کی اہمیت کے متعلق مختلف موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ نیز مالی قربانی کے ایمان افروز واقعات بیان کئے گئے۔ مورخہ 22/ مئی 2016 کو مجلس خدام الاحمدیہ شموگہ کی جانب سے ایک محفل سوال وجواب کا انعقاد کیا گیا۔ مکرم ایم. بشیر احمد صاحب سیکرٹری مال اور خاکسار نے سوالوں کے جوابات دیئے، جبکہ مکرم طارق احمد ادریس صاحب نے اس پروگرام کی میزبانی کی۔ بہترین سوال پیش کرنے والے احباب ومستورات کو انعامات دیئے گئے۔

(عبدالواحد خان شاہد، مربی سلسلہ شموگہ، کرناٹک)

جلسہ یوم خلافت

۞ جماعت احمدیہ پونچھ میں مورخہ 27/ مئی 2016 کو مکرم عبدالمنیب صاحب صدر جماعت احمدیہ پونچھ کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مختار احمد صاحب نے کی۔ خاکسار نے عہد وفائے خلافت دہرایا۔ نظم کے بعد مکرم بشارت احمد صاحب زعیم انصار اللہ نے خلافت احمدیہ اور انصار اللہ کی ذمہ داریاں اور مکرم مبارک احمد شمس صاحب معلم سلسلہ نے خلافت کی اہمیت وبرکات کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد ازاں اطفال نے ایک ترانہ خوش الحانی سے پڑھا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(رفیق احمد طارق، مبلغ سلسلہ پونچھ)

۞ جماعت احمدیہ ساونت واڑی میں مورخہ 27/ مئی 2016 کو مکرم عبدالشکور ہریکر صاحب صدر جماعت احمدیہ ساونت واڑی کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مجیب احمد سندی صاحب نے کی۔ مکرم عمران فاروق ہریکر صاحب نے عہد وفائے خلافت دہرایا۔ مکرم عطاء السلام صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم پرویز خان صاحب بجلی، عزیز شیخ صمد احمد اور خاکسار نے یوم خلافت کی مناسبت سے تقریر کی۔ آخر پر عزیز محفوظ احمد نے ایک نظم پڑھی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(عبدالستار، مبلغ سلسلہ، ساونت واڑی)

۞ جماعت احمدیہ عثمان آباد میں مورخہ 27/ مئی 2016 کو مسجد بیت الغالب میں مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب امیر ضلع عثمان آباد کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم عبدالصمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم مولوی مامون خان صاحب نے پڑھی۔ اطفال نے خلافت کے متعلق خلفاء کرام کے ارشادات پڑھ کر سُنائے۔ بعد ازاں خاکسار اور مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے یوم خلافت کی مناسبت سے تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(عبدالرحیم، مبلغ انچارج، عثمان آباد، مہاراشٹرا)

مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور کی جانب سے مثالی وقار عمل وشجر کاری

۞ جماعت احمدیہ بنگلور میں مورخہ 31/ جولائی اور 14/ اگست 2016 کو مجلس خدام الاحمدیہ کی جانب سے صبح 8 تا 11 بجے دو روزہ مثالی وقار عمل کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں خدام واطفال نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مورخہ 15/ اگست 2016 کو لوکل اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ کے موقع پر شام 4:30 بجے شجر کاری کا انعقاد کیا گیا۔

(میر عبدالحمید شاہد، مبلغ انچارج بنگلور)

مجلس انصار اللہ بنگلور کے سالانہ اجتماع کا انعقاد

۞ مورخہ 7/ اگست 2016 کو مجلس انصار اللہ بنگلور کے سالانہ اجتماع کا انعقاد ہوا۔ افتتاحی اجلاس 10:30 بجے مکرم مصدق احمد صاحب امیر جماعت بنگلور کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم خواجہ کمال الدین صاحب سیکرٹری تربیت نومبائعین نے کی۔ عہد انصار اللہ خاکسار نے دہرایا۔ مکرم محمود سہگل صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ مکرم محمد اسماعیل صاحب منتظم عمومی نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ خاکسار نے استقبالیہ تقریر کی۔ مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب نے مجلس انصار اللہ کے قیام کی غرض وغایت کے عنوان پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ افتتاحی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ بعد ازاں انصار کے علمی مقابلہ جات ہوئے۔ مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کو انعامات دیئے گئے۔ نماز ظہر وعصر اور کھانے کے وقفے کے بعد انصار کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ ٹھیک چار بجے خاکسار کی زیر صدارت اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ مکرم برکت اللہ احمدی صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی۔ خاکسار نے عہد انصار اللہ دہرایا۔ مکرم محمد اسمعیل صاحب منتظم عمومی نے نظم پڑھی، بعد ازاں مکرم حشمت اللہ صاحب نائب امیر جماعت بنگلور اور مکرم مولوی میر عبدالحمید شاہد صاحب نے تقریر کی۔ تقسیم انعامات، صدارتی خطاب ودعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(سید شارق مجید، زعیم مجلس انصار اللہ بنگلور)

ضلع کچھ (گجرات) عید الفطر کی ادائیگی

۞ مورخہ 7/ جولائی 2016 کو احمدیہ مسجد گاندھی دھام ضلع کچھ میں احمدی احباب وخواتین کے علاوہ غیر احمدی اور ہندو احباب بھی نماز عید الفطر کی ادائیگی کیلئے حاضر ہوئے۔ علاقہ کے سب سے بڑے اخبار "کچھ مترا" نے عید کی خبر شائع کرتے ہوئے لکھا کہ "گاندھی دھام میں احمدیہ مسلم جماعت کی طرف سے عید کی خوشی کا تہوار"۔ اخبار نے لکھا کہ "محبت سب سے، نفرت کسی سے نہیں" ایسے اصولوں کے ساتھ احمدیہ مسلم جماعت آگے بڑھ رہی ہے۔ گاندھی دھام میں احمدیہ مسلم جماعت کی مسجد میں بھائی چارہ کے ساتھ عید کی تقریب میں امام نوید الفتح صاحب کے ساتھ ہندو مسلم سارے عید کی نماز میں شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین

(نوید الفتح، مبلغ سلسلہ، گجرات)

دعا کی درخواست

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے چھوٹے بھائی مولوی سید فہیم احمد صاحب مربی سلسلہ بھوٹان کو مورخہ 18/ اگست 2016 کو تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ الحمدللہ۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام سید حزیم احمد تجویز فرماتے ہوئے اسے وقف نو میں شامل فرمایا ہے۔ نومولود مکرم سید سلام الدین صاحب مرحوم آف سورو کا پوتا اور مکرم شیخ ہدایت اللہ صاحب مرحوم آف سورو کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک صالح خادم دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین۔

(سید نعیم احمد، جماعت احمدیہ سورو)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

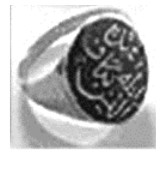

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-16522243-0794 , 2248-5222
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7934: میں ڈاکٹر نعیم احمد ولد مکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 59 سال پیدائشی احمدی، ساکن 45-Nottingham Road, Ravenshead, Notts, England۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 3/جولائی 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک مکان Ranvenshead, Nottinghamshire برطانیہ میں جس میں خاکسار کا نصف حصہ ہے، مکان بمقام Truro, Cornwall برطانیہ جس میں خاکسار کا نصف حصہ ہے، مکان اور دکان بمقام آرا، صوبہ بہار، ہندوستان جس میں خاکسار کا حصہ 44% ہے، مکان اور دکان بمقام اروَل، صوبہ بہار، ہندوستان جس میں خاکسار کا حصہ 6.7% ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 5300 پاؤنڈ ماہوار اور آمد از جائداد 900 پاؤنڈ ماہوار ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ڈاکٹر عرفان ملک   العبد: ڈاکٹر نعیم احمد   گواہ: ممتاز احمد

مسل نمبر 7941: میں Akeeba Maryam بنت مکرم Mohammad Laiz صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 21 سال، موجودہ پتہ: ابوظہبی، مستقل پتہ: کاسلے 104، ولینسیا، منگلور، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم/جولائی 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک عدد چین 25 گرام، دو عدد کڑے 29.75 گرام، ایک عدد پینڈنٹ 13.80 گرام، ایک جوڑی بالی کا سیٹ 2.70 گرام، ایک جوڑی بالی 6 گرام، تین عدد انگوٹھیاں 8 گرام، ایک انگوٹھی 4.75 گرام (کل وزن 90 گرام)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار AED 300 ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: Daood Malik   الامۃ: Akeeba Maryam   گواہ: Mohammad Laiz

مسل نمبر 7942: میں علی احمد ولد مکرم عبد الرزاق صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 25 سال، ساکن پٹنا پرم ڈاکخانہ کاواشیری ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 13/مئی 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/14,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: غلام احمد   العبد: علی احمد   گواہ: حسیب احمد

مسل نمبر 7943: میں S.L.Sintha ولد مکرم لطیف صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 44 سال تاریخ بیعت 1992، ساکن 93E/9/A4 ہمیم پورم، ساؤتھ 3۔ اسٹریٹ ڈاکخانہ میلا پالم ضلع ترونل ویلی صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20/مئی 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک مکان 9.5x47ft واقع ہمیم پورم، میلا پالم۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم. عبد الجبار   العبد: S.L.Sintha   گواہ: ایم. جے. اکبر علی

مسل نمبر 7944: میں محسنہ ایم اشرف بنت مکرم محمد اشرف صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 18 سال تاریخ بیعت 2002، ساکن mottammal ڈاکخانہ پتھا پریم، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 21/مئی 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: غلام احمد اسماعیل   الامۃ: محسنہ. ایم. اشرف   گواہ: انور سعادت بی. کے

مسل نمبر 7945: میں شاہدہ یاسمین زوجہ مکرم محمد احمد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی، ساکن 97/134 محلّہ طلاق محل، کانپور صوبہ یوپی، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 6/اگست 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/5000 روپئے، زیور طلائی: ایک سیٹ ہار، کانوں کی بالی، ایک انگوٹھی، ہاتھوں کے کنگن، ماتھے کا ٹیکہ 4 تولہ، جھومر 1 تولہ، ایک عدد ہاتھ کا چوڑا 1 تولہ، گلے کا لاکٹ، کان کی بالیاں، ایک انگوٹھی 1 تولہ، زیور نقرئی: پایل، سیٹ، چابی کا گچھہ 8 تولہ (کل وزن زیور طلائی 7 تولہ، زیور نقرئی 8 تولہ)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد خالد احمد ملکانہ   الامۃ: شاہدہ یاسمین   گواہ: محمد بشارت خان

مسل نمبر 7946: میں مبارکہ اسرار زوجہ مکرم اسرار احمد صدیقی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی، ساکن 88/409 ہمایوں پارک ڈاکخانہ چمن گنج ضلع کانپور صوبہ یوپی، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 8/اگست 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 عدد چوڑا، 2 عدد ہار، 1 عدد ہار بوندے و انگوٹھی، 1 جوڑی جھمکی، 1 عدد نتھ، 3 عدد چوڑی، 1 عدد چین، 1 تولہ سونا، 1 عدد لاکٹ، 1 عدد انگوٹھی، 1 جوڑی بالی، 4 عدد ناک کی کیل، زیور نقرئی: تقریباً 500 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی عبد الناصر   الامۃ: مبارکہ اسرار   گواہ: محمد خالد احمد ملکانہ

مسل نمبر 7947: میں افضل خان ولد مکرم یوسف علی صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ کاشتکاری عمر 56 سال پیدائشی احمدی، ساکن اودے پور کٹیّا ضلع شاہجہانپور صوبہ یوپی، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 19/جولائی 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 25 بیگھہ زرعی زمین، 4 بیگھہ زمین پر آم کا باغ (جو کہ تین بھائیوں میں تقسیم کرنا باقی ہے)، (خاکسار نے 15 بیگھہ زمین تحفۃً بھتیجوں کو دیدی ہے)، میرا گزارہ آمد از کاشتکاری ماہوار -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ضیاء الدین   العبد: افضل احمد   گواہ: محمد خالد ملکانہ

مسل نمبر 7948: میں نساء خان زوجہ مکرم محمد جاوید صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی، ساکن 88/355 چمن گنج ڈاکخانہ ہمایو باغ ضلع کانپور صوبہ یوپی، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 5/اگست 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک سیٹ کان کے بوندے ہار، انگوٹھی نتھ 25 گرام، ایک چین گلے کی 20 گرام، ایک جوڑی جھمکا 20 گرام، ایک ٹیکہ 2.5 گرام، تین انگوٹھیاں 6 گرام، ایک جوڑی بالی 4 گرام، تین ناک کی کیل 1 گرام، زیور نقرئی: ایک جوڑی پائل، ہاتھ پھول، کمر پیٹی، ایک گچھہ 300 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد خالد ملکانہ   الامۃ: نساء خان   گواہ: بشارت خان

مسل نمبر 7949: میں سفیر احمد ولد مکرم رئیس احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی، ساکن اودے پور، کٹیّا ڈاکخانہ گسگاواں ضلع شاہجہانپور صوبہ یوپی، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 19/جولائی 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی عبد الناصر   العبد: سفیر احمد   گواہ: محمد خالد ملکانہ

سٹڈی ابراڈ
* Certified Agent of the British High Commission
* Trusted Partner of Ireland High Commission
* Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Study Abroad
10 Offices Across India

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements
• NAFSA Member Association , USA.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

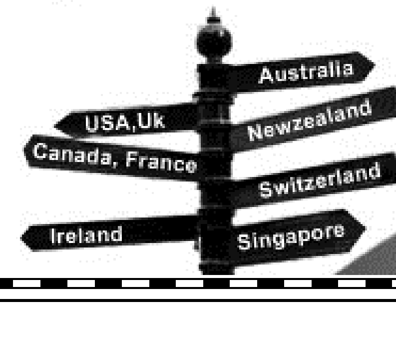

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبد القدوس نیاز
098154-09445
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدر الدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

Satnam Singh Property Dealer
کوٹھیاں، پلاٹ، زمین بیچنے اور خریدنے کیلئے رابطہ کریں
ستنام سنگھ پراپرٹی ڈیلر
کالونی ننگل باغبان، قادیان

+91-9915227821, +91-8196808703

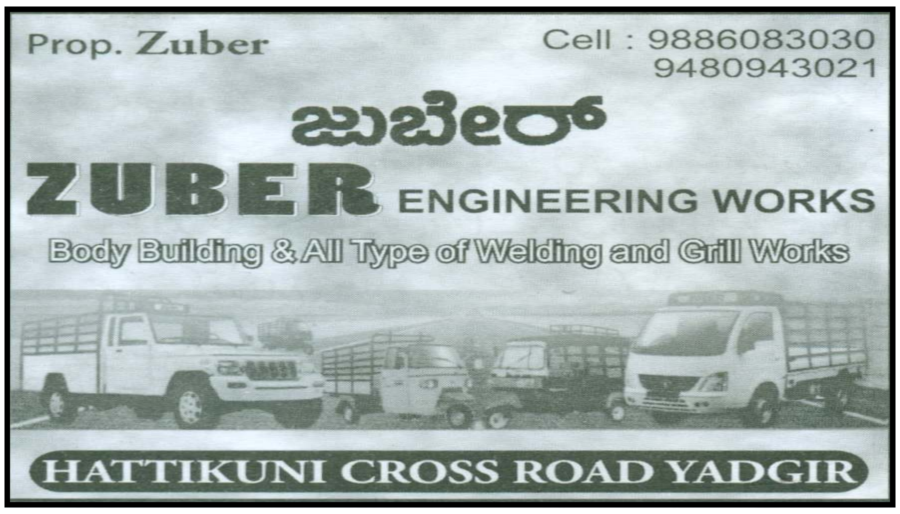

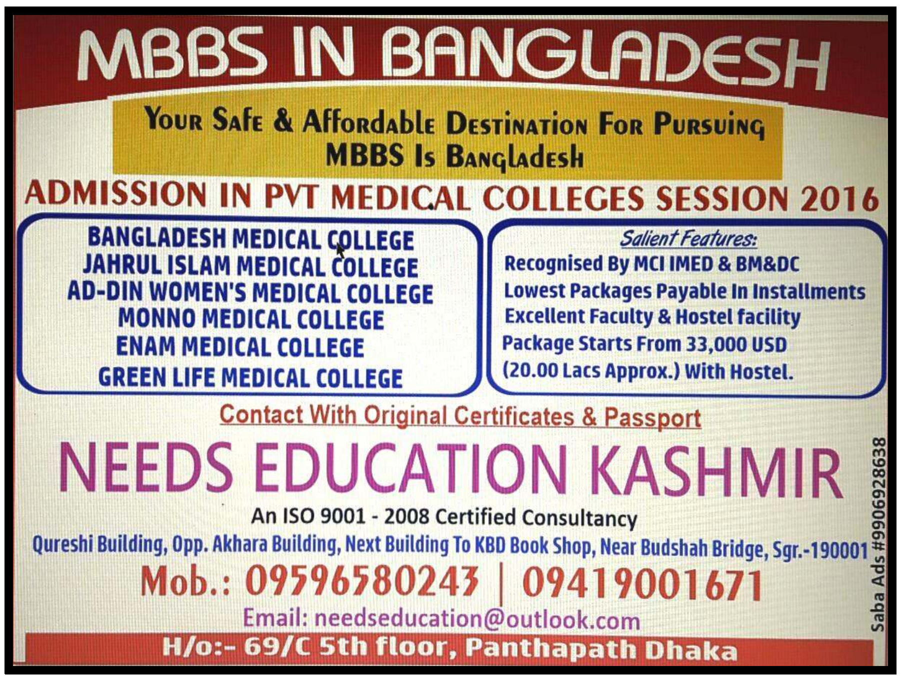

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 20

کینسر کی diagnose کے بعد گلاسگو ملنے گیا تو اُسے بہت متوکل انسان پایا ان کی والدہ نے کہا کہ یہ ہمیشہ یہ کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے احسانات کو ہمیشہ یاد کرتے رہیں۔

حافظ فضل ربی صاحب کہتے ہیں کہ قرآن کریم سیکھنے کا بے حد شوق تھا بڑی پیاری اور پرسوز آواز میں تلاوت کیا کرتے تھے اور جامعہ آنے سے پہلے بھی نیشنل تعلیم القرآن کلاس میں شامل ہونے کے لئے اپنی فیملی کے ہمراہ گلاسگو سے لندن آیا کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ بعض امیگریشن کے ان کے مسائل تھے۔ کیس پاس نہیں ہو رہا تھا اس کی وجہ سے جامعہ میں پڑھنے کے باوجود ہر دوسرے ہفتے گلاسگو جانا پڑتا تھا میں نے کہا کہ تمہیں بڑی تکلیف ہوتی ہوگی تو کہنے لگا کہ کسی عظیم مقصد کے لئے چھوٹی چھوٹی تکلیفیں کوئی تکلیف نہیں ہوتیں۔ ایک استاد ہیں وسیم فضل صاحب جامعہ کے وہ کہتے ہیں کہ مظہر احسن بہت باہمت سنجیدہ باادب مستقل مزاج طالبعلم تھا۔ عزیزم کا شمار ان چند طلباء میں سے ہوتا تھا جو اپنی ذمہ داری کو نہایت خلوص و وفا اور محبت اور جانفشانی سے سرانجام دیتے تھے۔ انتظامی امور میں بہت اچھے تھے۔

حافظ مشہود صاحب کہتے ہیں کہ کچھ عرصہ قبل جب عزیزم سے فون پر بات ہوئی تو عزیزم نے اظہار کیا کہ میں جلد از جلد صحت یاب ہو کر بطور مبلغ دین کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ نیز کہا کہ اب جبکہ میرا علاج ہو رہا ہے میں نے اپنی مقامی جماعت میں کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ ملک اکرم صاحب مربی سلسلہ نے لکھا کہ مظہر احسن صاحب کی فیملی جب دبئی سے گلاسگو شفٹ ہوئی تو خاکسار سکاٹ لینڈ میں بطور مربی خدمت بجا لا رہا تھا جس روز یہ فیملی گلاسگو میں آئی اسی روز مسجد میں کوئی فنکشن ہو رہا تھا جس میں یہ فیملی بھی شریک ہوئی اور ہم نے دیکھا کہ مظہر احسن صاحب سلام دعا کے بعد سیدھے کچن میں چلے گئے اور کچن ٹیم کے ساتھ تمام کام محنت اور جانفشانی سے کرتے رہے۔ پہلے دن سے لے کر جب تک وہ جامعہ احمدیہ میں گئے ہمیشہ مسجد اور جماعت کی بھرپور خدمت کرتے رہے۔ نہایت کم گو نفیس طبیعت کے مالک ظاہر بھی صاف اور باطن بھی صاف۔ نہ کبھی گپ شپ میں شامل ہوئے نہ کبھی وقت ضائع کیا۔ انہیں وقت کے صحیح استعمال کا سلیقہ آتا تھا۔ ان کی یہ دلی خواہش اور تڑپ تھی کہ ان کا وقف قبول ہو جائے اور جامعہ احمدیہ میں دینی تعلیم حاصل کر کے مبلغ بنیں اور خدمت دین کریں اور جس دن ان کو جامعہ میں داخلہ ملا اس دن وہ اتنے خوش تھے کہ گویا دنیا جہان کی نعمتیں مل گئی ہیں۔

ایک مربی ان کے کلاس فیلو شیخ ثمر کہتے ہیں ہمیشہ مسکراتے اور لوگوں کو خوش رکھتے کبھی کسی کے ساتھ لڑائی نہیں کی۔ دل اس کا بہت بڑا تھا۔ ہر موقع پر تبلیغ کرتا کوئی بھی موقع تبلیغ کا ہاتھ سے نہ جانے دیتا۔ ہسپتال میں تھا تو ادھر بھی بہت مشہور تھا کہ یہ مسلمان ہے جو ہر ایک کو تبلیغ کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے کبھی کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچی کبھی کسی کو برا بھلا نہیں کہا۔ دوسروں کی جتنی مدد کر سکتا تھا۔ ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز کا خیال رکھتا۔ ہر ایک سے پیار اور محبت کے ساتھ رہتا۔

ساحر محمود مربی ان کے کلاس فیلو کہتے ہیں۔ ایسی عمدہ شخصیت کے ساتھ سات سال گذارنے کا موقع ملا ہے۔ بیشمار خوبیوں کے مالک تھے۔ مہمان نواز، عاجزی اور انکساری میں اعلیٰ نمونہ تھے ہمیشہ حسن ظنی کا مظاہرہ کرنے والے تھے۔ کہتے ہیں ایک مرتبہ خاکسار نے کوئی غلطی کر دی جس پر انہوں نے مجھے ڈانٹا اور پھر چند منٹ کے بعد میرے پاس آکر معافی مانگنے لگ پڑے اور رو پڑے۔ بڑے نرم دل کے انسان تھے۔ کہتے ہیں کبھی میں بیمار ہوتا تو میرے اٹھنے سے پہلے میرے بستر کے پاس ناشتہ لا کر رکھ دیا کرتا اور کبھی نزلہ ہوا تو بغیر پوچھے مجھے فوری طور پر میرے لئے گرم پانی شہد میں ڈال کر لے آتا۔ مختصر یہ کہ زندہ دل مخلص عاجز نیک دین کا سچا مجاہد تقویٰ شعار محنتی یہ تمام الفاظ مظہر کے لئے استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ ایک خوبی یہ بھی تھی کہ جو چیز اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے دوستوں کے لئے بھی پسند کرتا اور کھانے پینے کے لئے کوئی چیزیں لاتا تو دوستوں کے لئے بھی لے کر آتا۔ سادگی سے زندگی بسر کرتا اور فضول خرچی کرتے بالکل نہیں دیکھا۔ صفائی کا بہت خیال رکھنے والا نماز تہجد کا باقاعدگی سے اہتمام کرتا راتوں کو اٹھ کر نفل ادا کرتا تھا بلا ناغہ ہفتہ وار نفلی روزے بھی رکھتا اور چندوں کا بڑا اہتمام کرتا۔ ہر چیز میں ترتیب تھی۔ اپنے وقت کو بڑی عقل مندی سے تقسیم کرنے والا۔ جامعہ کی روزانہ کی تدریس کے علاوہ ان کی یہ روٹین تھی کہ قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرے پھر جماعتی کتب کا کچھ مطالعہ کرے پھر خواہ کیسا ہی موسم ہو ہر روز ورزش کرے باقاعدگی سے اخبار کا مطالعہ کرے اور پھر دوپہر کو کچھ آرام بھی کرے جو صرف چند منٹ کا ہو اور پھر سونے سے پہلے باقاعدگی سے ڈائری لکھنا۔ یہ تھیں اس کی خصوصیات۔ اور خطبہ جمعہ کے باقاعدہ نوٹس لیتا اور پھر خطبہ کے پوائنٹس کو اپنے دوستوں میں ڈسکس کرتا۔ کبھی خلیفہ وقت یا نظام جماعت کے خلاف کوئی بات برداشت نہ کرتے۔ ہر تحریک پر لبیک کہتے دوسروں کو بھی یاددہانی کراتے۔ اپنے آپ کو خلیفہ وقت کے سپاہی سمجھتے اور یقینا تھے۔ اکثر کہا کرتے تھے خلافت کے لئے میں جان قربان کرنے کے لئے تیار ہوں اور پھر وہ الفاظ نہیں ہوتے تھے بلکہ جذبات ظاہر کر رہے ہوتے تھے کہ حقیقت میں وہی کچھ ہے جو کہہ رہا ہے۔

ان کے ایک دوست مربی شرجیل لکھتے ہیں۔ نہایت اعلیٰ اخلاق والے اور پیارے دوست تھے۔ بہت سی خوبیوں کے مالک، خلافت کے مقام کا حقیقی طور پر ادراک رکھنے والے توکل علی اللہ بہت مضبوط تھا۔ جماعت کے لئے سب کچھ قربان کرنے والے تھے۔ ایک فدائی تھے۔ کبھی کسی کو تکلیف یا نقصان نہ پہنچاتے ہر وقت مسکراتے رہتے کوئی انہیں کتنا ہی تنگ کرتا کبھی غصہ نہیں دکھاتے کبھی جوش میں نہیں آتے۔ کبھی فضول باتیں نہیں کیں لغو باتوں سے اجتناب کرتے آج تک کبھی انہیں برے الفاظ یا بدگوئی کرتے نہیں دیکھا۔ ہر وقت ہر کام کو بڑے صبر اور حوصلہ سے اور بڑی لگن اور محنت سے اور بڑی ذمہ داری سے کرتے۔ کبھی کسی کام کو چھوٹا نہیں سمجھتے تھے۔ ہر ایک کی مدد کرتے۔ سستی کا ان میں نام ونشان بھی نہیں تھا جامعہ سے بہت محبت تھی قوت ارادی بہت مضبوط تھی تکلیف کے باوجود ہمت نہیں ہاری اور آخر وقت تک بڑی ہمت سے اپنی بیماری کو بھی برداشت کیا۔ کبھی کسی کا مذاق نہیں اڑایا بلکہ لوگوں کو اس سے روکتے۔ ان میں وہ اوصاف تھے جو ایک مربی میں پائے جاتے ہیں۔ لڑکے ان کے دوست کہتے ہیں کہ ممہدہ سے ہی کامل مربی تھے تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے والے تھے۔ کسی قسم کا تصنع نہیں تھا۔ جیسے اندر سے تھے ویسے ہی باہر تھے قول و فعل میں مطابقت تھی۔ قرآنی احکامات کے پابند تھے۔

حضور انور نے فرمایا: انتہائی وفادار اور اپنی زندگی کے مقصد کو سمجھنے والا احمدی بچہ تھا اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس پر رحمتیں برساتا رہے اس کے درجات بلند کرتا رہے ہمیشہ اس کو ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی پایا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے پیاروں کے قدموں میں جگہ دے اور اس جیسے ہزاروں واقفین ایسے بھی پیدا ہوں جو اس باریکی سے اپنے مقصد کو سمجھنے والے ہوں اور خاص طور پر ان کے والدین کے لئے بہنوں کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں صبر اور حوصلے میں بڑھاتا چلا جائے۔

حضور انور نے فرمایا: ابھی نماز جمعہ کے بعد میں ان کا نماز جنازہ بھی پڑھاؤں گا جنازہ حاضر ہے میں نیچے جاؤں گا احباب یہیں صفیں درست کر لیں۔

......☆......☆......☆......

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 65 Thursday 6 Oct 2016 Issue No. 40

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

ہمارے اجتماعات کی اصل روح تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آپس میں محبت و اخوت میں بڑھا جائے

ہر شخص جو انصار اللہ کا ممبر ہے اسلام کی مضبوطی اور احمدیت پر سچے دل سے قائم ہونے کی کوشش کرے اور یہ بات خدا تعالیٰ سے تعلق کے بغیر پیدا نہیں ہوسکتی

لجنہ اماء اللہ اپنی تمام دنیاوی خواہشات کو پیچھے کرکے اپنی عملی حالت کو مذہب کی تعلیم کے مطابق ڈھالے

وہ اخلاص و وفا اور عمل کا ایک نمونہ تھا، اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند فرماتا چلا جائے

جامعہ احمدیہ یُو.کے کے ایک ہونہار طالب علم عزیزم مظہر احسن کی وفات پر ان کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 30 ستمبر 2016 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (لندن)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج سے مجلس انصار اللہ یو.کے اور لجنہ اماء اللہ کا اجتماع شروع ہو رہا ہے۔ ہمارے اجتماعات کی اصل روح تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آپس میں محبت و اخوت میں بڑھا جائے۔ علمی پروگرام اور مقابلے اس روح کے ساتھ ہونے چاہئیں کہ ہم نے ان باتوں سے کچھ سیکھ کر اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا ہے۔ بعض کھیلوں کے بھی پروگرام ہوتے ہیں تو اس لئے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے صحت مند جسم بھی ضروری ہے ورنہ نہ ہی انصار اللہ کی کھیل کود کی عمر ہے اور نہ ہی بائیس تیئس سال کی عمر کے بعد عموماً عورتیں کھیلوں میں کوئی زیادہ شوق رکھتی ہیں۔ پس ورزشی مقابلوں کا مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ اپنی جسمانی صحت کی طرف توجہ رہے اور صرف مقابلوں میں حصہ لینے والے نہیں بلکہ دوسرے بھی کم از کم سَیر یا پھر ہلکی پھلکی ورزش سے اپنے جسموں کو چست رکھیں۔ بہرحال ان اجتماعوں کا مقصد یہ ہے کہ ہمیں اپنی دینی اور علمی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کی طرف توجہ ہو۔

انصار اللہ کی عمر تو ایک ایسی عمر ہے جس میں انسان کی سوچ پختہ ہوتی ہے اور خود انہیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہونا چاہئے۔ ہر شخص جو انصار اللہ کا ممبر ہے اسلام کی مضبوطی اور احمدیت پر سچے دل سے قائم ہونے کی کوشش کرے اور یہ بات خدا تعالیٰ سے تعلق کے بغیر پیدا نہیں ہوسکتی۔ اس کے لئے ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے اور انصار اللہ کے معیار سب سے اعلیٰ ہونے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتا جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق نہ ہو جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے خود ہمیں حکم دیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیجو اس کی طرف توجہ دو۔ پس یہ بہت ضروری چیز ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا حق ادا کرنا ہے۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے تکمیل اشاعت اسلام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے اور احمدیت پر سچے دل سے قائم ہونا تبھی ثابت ہوگا جب ہم اشاعت اسلام اور تبلیغ اسلام میں بھرپور حصہ لیتے ہوئے اپنے آپ کو انصار اللہ ثابت کریں گے۔ پس ایک تو یہ ذمہ داری ہے۔

پھر آپ نے ایک عہد یہ بھی کیا کہ خلافت احمدیہ سے وفا کا تعلق اور اس کی حفاظت کے لئے کوشش کریں گے۔ یہ کوشش کس طرح ہوگی۔ یہ کوشش تبھی ہوگی جب انصار خلافت کے کاموں اور پروگراموں کو آگے بڑھانے کے لئے اس کے مددگار بنیں گے اور یہ تبھی ہوسکتا ہے جب انصار اپنے آپ کو خلیفہ وقت کی باتوں کے سننے کی طرف متوجہ رکھیں گے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس زمانے میں ایم.ٹی.اے کی نعمت بھی عطا فرمائی ہے۔ پس انصار اللہ کو اپنے آپ کو اس کے ساتھ جوڑنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح اپنی اولادوں کو بھی۔ یہ بھی عہد کیا کہ اولادوں کو بھی خلافت سے جوڑیں گے تو اولادوں کو بھی اس ذریعہ سے خلافت کے ساتھ جوڑ دیں تا کہ نسلاً بعد نسلٍ یہ وفاؤں کے سلسلے چلتے رہیں اور قائم رہیں تا کہ خدمت اسلام اور اشاعت اسلام کا کام ہمیشہ جاری رہے کیونکہ اشاعت اسلام کا کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آپ کے ہی اعلان کے مطابق قدرت ثانیہ کے ذریعہ سے ہونا ہے جو نظام خلافت ہے۔ پس اس کے لئے ہر قربانی کے عہد پر نظر رکھیں یہ عہد آپ نے کیا کہ ہر قربانی آپ کریں گے تو اس پر نظر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے سب کو۔

اسی طرح جیسا کہ میں نے کہا کہ لجنہ اماء اللہ کا اجتماع بھی ہو رہا ہے۔ لجنہ اماء اللہ کا بھی ایک عہد ہے جس کو انہیں ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ کی اکثریت ماشاء اللہ دین پر وفا کے ساتھ قائم ہے۔ اعتقادی لحاظ سے اکثر مضبوط ہیں لیکن ہر احمدی عورت کو اپنی عملی حالتوں کو بھی اس معیار پر لانا ہوگا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ لجنہ اماء اللہ کا بھی ایک عہد ہے کہ ہم اپنے مذہب کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہیں گی تو پہلی قربانی جو مذہب مانگتا ہے وہ یہ ہے کہ اپنی تمام دنیاوی خواہشات کو پیچھے کرکے اپنی عملی حالت کو مذہب کی تعلیم کے مطابق ڈھالیں۔ ایک احمدی عورت میں سچائی کے اعلیٰ معیار ہونے چاہئیں۔ پھر عورت سے متعلق جو احکامات ہیں اس پر عمل کرنے کی کوشش ہے۔ عورت کو اپنے تقدس اور اپنی عصمت کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو باتیں بتائی ہیں ان میں پردے کو بہت اہم قرار دیا ہے۔ اگر اس میں کسی احمدی عورت میں کمزوری ہے تو وہ عملاً اپنے عہد کو پورا نہیں کر رہی۔ پس نہ معاشرے کا خوف نہ ہی اپنی دنیاوی خواہشات ایک احمدی کو مذہب کی تعلیم سے دور کرنے والی ہو بلکہ ہر احمدی عورت کو اپنی عملی حالت کو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق گزارنے والا ہونا چاہئے۔

پھر ایک عہد سچائی پر ہمیشہ قائم رہنے کا عہد ہے اس میں ہر ایک کو اپنے معیاروں کو دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم سچائی کی حقیقی روح کے ساتھ اس پر قائم ہیں کہ نہیں۔ اسی طرح اولاد کی تربیت کا عہد ہے اس کو بھی بھرپور طور پر پورا کرنے کی کوشش ہونی چاہئے خلافت سے بچوں کو جوڑنا اور اس کے لئے کوشش کرنا جیسا باپوں کا کام ہے ویسا ہی ماؤں کا بھی کام ہے۔ پس اس اہم ذمہ داری کو ہر ماں کو سمجھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی توفیق عطا فرمائے۔

اسی طرح ناصرات الاحمدیہ کا اجتماع بھی لجنہ کے ساتھ ہو رہا ہے ناصرات بھی عہد کرتی ہیں ان کو بھی اپنے عہدوں کو نبھانا چاہئے۔ چودہ پندرہ سال کی عمر ہوش کی عمر ہوتی ہے اور اچھا برا سمجھنے کی عمر ہوتی ہے اور اس عمر میں ہی بہت ساری خواہشات بھی ہوتی ہیں۔ اگر دنیا کی طرف نظر ہو تو دنیاوی خواہشات دین پر حاوی ہو جاتی ہیں اس لئے ہر احمدی بچی کو بہت محتاط رہنے کی ضرورت ہے اور اپنے عہد کو بار بار دہراتے رہنے کی ضرورت ہے تا کہ ہر احمدی بچی بجائے فضول دنیاوی خواہشات کے پیچھے چلنے کے اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لئے کوشش کرنے والی ہو۔ اور وہ اعلیٰ مقاصد ناصرات کے عہد میں بیان کئے گئے ہیں۔

اجتماع کے حوالے سے اس مختصر بات کے بعد اب میں ایک پیارے عزیز کا ذکر خیر کرنا چاہتا ہوں جو گذشتہ دنوں ہم سے جدا ہوا۔

جس بچہ کا میں ذکر کر رہا ہوں اس کا نام مظہر احسن تھا۔ بیماری کی وجہ سے آخری سال کا امتحان نہیں دیا تھا لیکن جیسی اس عزیز نوجوان نے زندگی گزاری ہے وہ مربی اور مبلغ ہی تھا امتحان پاس کرتا یا نہ کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس نوجوان کے اندر ایک جوش پیدا کیا ہوا تھا کہ کس طرح دین کی خدمت کرنی ہے۔ کس طرح اپنے اخلاق اور اپنی حالت کو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حکموں کے مطابق ڈھالنا ہے اور اس پر عمل کرنا ہے ہر انسان جو دنیا میں آیا اس نے ایک دن یہاں سے جانا ہے لیکن خوش قسمت ہوتے ہیں وہ جو اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس میں کامیاب بھی ہو جاتے ہیں۔

اس پیارے عزیز کے بارے میں جامعہ احمدیہ کے طلباء اس کے دوست اس کے اساتذہ مجھے لکھ رہے ہیں اور یہ صرف رسمی باتیں نہیں ہیں کہ ایک شخص فوت ہو گیا تو اس کا ذکر خیر کرو بلکہ میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ وہ اخلاص و وفا اور عمل کا ایک نمونہ تھا۔ اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔ عزیز مرحوم والدین کا اکلوتا بیٹا تھا اس کی دو بہنیں ہیں والدین نے، خاص طور پر والدہ نے صبر کا اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہونے کا بہترین نمونہ دکھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی جزا دے اور ان کو صبر میں بڑھاتا رہے۔ ان سب کو اپنی جناب سے تسکین اور صبر کے سامان مہیا فرمائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا کہ یاد رکھو کہ مصیبت کے زخم کے لئے کوئی مرہم ایسا تسکین دہ اور آرام بخش نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ پر ہی ہمیشہ بھروسہ ہونا چاہئے۔ اس بچہ کو کینسر ہوا تھا اور اللہ کے فضل سے علاج سے اس کی شفاء بھی ہو گئی تھی لیکن بعد میں کوئی ایسی سینہ کی انفیکشن ہوئی جس کا ڈاکٹروں کو پتا نہیں چل سکا جس کی وجہ سے وفات ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کے پڑدادا حضرت مستری نظام الدین صاحب حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی تھے اور ان کے نانا محترم چوہدری منور علی خان صاحب اور دادا حاجی منظور احمد صاحب دونوں درویشان قادیان میں سے تھے۔

ان کی والدہ یہ کہتی ہیں کہ مجھے مشورہ دینے والا میرا رازدان اور ایک استاد کی طرح میری تربیت کرنے والا تھا۔ اس کو یہ بھی پتا تھا کہ میری ماں کن چیزوں سے خوش ہوتی ہے اور کن سے نفرت کرتی ہے۔ اکثر وہ مجھ سے خلافت کے نظام، خلیفہ وقت اور جماعت اور سب سے بڑھ کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ اور آپ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتیں کیا کرتا تھا اور یہی topic اسے پسند تھے۔ اگر دنیاوی باتیں بیچ میں آجاتیں تو کہتا چھوڑیں ہمارا ان سے کیا مطلب۔ بیماری کے دوران اس کے مزاج میں مزید ٹھہراؤ اور نرمی آگئی تھی اور کبھی بھی کوئی چڑچڑا پن اور غصہ اس کی طبیعت میں نہیں دیکھا گیا۔ جب یہ پہلی بیماری سے ٹھیک ہو گیا تو امیر صاحب سکاٹ لینڈ سے اس نے کہا کہ مجھ سے کچھ جماعتی کام لیں۔

اسی طرح ناصرات اور لجنہ کا اجتماع تھا سکاٹ لینڈ کا تو وہاں اس نے ان کے لئے سندات ڈیزائن کیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا باقاعدہ مطالعہ کرنے والا۔

ہسپتال میں نماز تلاوت اور ایم.ٹی.اے پر خطبات ضرور سنتا تھا۔ ڈاکٹروں کو پیس کانفرنس، جلسہ اور جماعت کی مختلف ایکٹوٹیز کے حوالے سے ہمیشہ تبلیغ کرتا رہتا تھا۔ حضور انور نے فرمایا: یہاں جلسہ کے بعد جو مربیان کی میٹنگ ہوتی ہے اس کی کلاس بھی پاس ہو کر میٹنگ میں شامل ہوئی تو ان کو پیغام دیا کہ جو بھی میٹنگ کے پوائنٹس ہیں مجھے بھی لکھ کر بھیجیں تا کہ میں بھی اُنہیں اپنی زندگی کا حصہ بناؤں۔ خلافت سے انتہائی پیار تھا اسے۔

chemotherapy کے دوران بھی ڈاکٹروں کو تبلیغ کرتا رہا۔ اللہ پر بڑا توکل تھا اور کسی بات کی فکر نہیں تھی ہمیشہ یہی کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرے گا مجھے بہرحال اللہ تعالیٰ اب یہاں سے لے کے گیا ہے تو انشاء اللہ اگلے جہان میں امید ہے اس کی خواہشات پوری ہو رہی ہوں گی۔ ڈاکٹر حفیظ صاحب کہتے ہیں کہ میں مظہر کو

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad